اے شہنشاہِ مدینہ الصلوٰۃ والسلام
زینت عرش معلیٰ الصلوٰۃ والسلام

قبالۂ بخشش

از

مداح الحبیب حضرت مولانا جمیل الرحمٰن قادری رضوی علیہ الرحمہ
بریلی شریف

PDF software by:
Mubashir Younus
mubashirlakhana@gmail.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	حمد ہے اس ذات کو جس نے مسلماں کر دیا	4
2	قبول بندۂ در کا سلام کر لینا	5
3	ہے ذکر میرے لب پر ہر صبح و شام تیرا	6
4	دو عالم میں روشن ہے اکا تمہارا	9
5	خدا نے جس کے سر پر تاج رکھا اپنی رحمت کا	13
6	خداوند جہاں جب خود ہے پیارا تیری صورت کا	15
7	بیاں تم سے کروں کس واسطے میں اپنی حالت کا	17
8	وہ حسن ہے اے سید ابرار تمہارا	19
9	خدا نے اس قدر اونچا کیا پایہ محمد کا	22
10	ہمارے دل کے آئینہ میں ہے نقشہ محمد کا	24
11	کون ہے وہ جو لکھے رتبۂ اعلیٰ ان کا	26
12	جان و دل یارب ہو قربانِ حبیب کبریا	28
13	کسی کا نہ کوئی جہاں یار ہوگا	31
14	بحمد اللہ عبد اللہ کا نور نظر آیا	32
15	شاہِ کونین جلوہ نما ہو گیا	33
16	افلاک سے اونچا ہے ایوان محمد کا	35
17	شاہا دو جہاں میں ہے شہرہ تری رحمت کا	36
18	غیر ممکن ہے ثنائے مصطفیٰ	39
19	نام لیوا ترا کوچہ سے ترے شاد آیا	41
20	سلطان جہاں محبوب خدا تری شان و شوکت کیا کہنا	42
21	وہ ماہ عرب آج کعبہ میں چمکا	43
22	کرتے ہیں جن و بشر ہر وقت چرچا غوث کا	44
23	خدا کے فضل سے ہم پر ہے سایہ غوث اعظم کا	47
24	درد اپنا دے اس قدر یارب	54
25	چودھویں کا چاند ہے روئے حبیب	56
26	عاشقو! ورد کرو صل علیٰ آج کی رات	57
27	کروں کیا حالِ دل اظہار یا غوث	60
28	پردہ رخ انور سے جو اٹھا شب معراج	63
29	ذکرِ حضورِ پاک ہے میرے لیے غذائے روح	67
30	روشن ہے دو عالم میں مہ روئے محمد	67
31	ہر شے میں ہے نورِ رخِ تابانِ محمد	68
32	آنکھوں کا تارا نام محمد	70
33	دل کہتا ہے ہر وقت صفت ان کی لکھا کر	71
34	اس کو کب ہو گل و گلزار عزیز	75
35	رکھتا جو ہے غوث اعظم سے نیاز	75
36	مجھ کو پہنچا دے خدا احمدِ مختار کے پاس	76
37	ہے یہ جو کچھ بھی جہاں کی رونق	77
38	جان و دل سے تم پہ میری جان قرباں غوث پاک	78
39	کیا لکھوں عز و علائے غوث پاک	81
40	شکر تیرا ہو سکے کس طرح رحمٰن رسول	82
41	ایسی قدرت نے تری صورت سنواری یارسول	84
42	دل میں ہو میرے جائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم	86
43	جا کے صبا تو کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم	88
44	اے شہنشاہِ مدینہ الصلوٰۃ والسلام	89
45	شہ عرشِ اعلیٰ سلام علیکم	90
46	ترے جد کی ہے بارہویں غوث اعظم	91
47	ہے دل کو تری جستجو غوث اعظم	92
48	نہیں میرے اچھے عمل غوث الاعظم	93
49	گل بوستان نبی غوث اعظم	95
50	تری مدح خواں ہر زباں غوث اعظم	97
51	حق کے محبوب کی ہم مدح و ثنا کرتے ہیں	99
52	اے شکیب جان مضطر رحمۃ للعٰلمیں	101
53	میرے مولا میرے سرور رحمۃ للعٰلمیں	102
54	امنگیں جوش پر آئیں ارادے گدگداتے ہیں	105

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
55	ہوا ہے جلوہ نما وہ نگار آنکھوں میں	106
56	ہم رسول مدنی کو نہ خدا جانتے ہیں	108
57	قمر کے دو کیے انگلی سے طاقت اس کو کہتے ہیں	110
58	خدا کے پیارے نبی ہمارے رؤف بھی ہیں رحیم بھی ہیں	113
59	یہ وہ محفل ہے جس میں احمد مختار آتے ہیں	114
60	نہ میں باغی ہوں نہ منکر نہ نکوکاروں میں	116
61	کیے کون و مکاں روشن تری تنویر کے قرباں	118
62	عالم میں کیا ہے جس کی کہ تجھ کو خبر نہیں	119
63	یارسول اللہ آ کر دیکھ لو	121
64	ہر جگہ ہیں جلوہ گستر دیکھ لو	122
65	باغِ دو عالم دم سے تمہارے ہے گلزار رسول اللہ	123
66	تمہیں نے تو کیا ہم کو مسلماں یارسول اللہ	124
67	ترے دربار کے جبریل درباں یارسول اللہ	126
68	کیوں کر نہ ہو مکہ سے سوا شان مدینہ	128
69	یارب! مرے دل میں ہے تمنائے مدینہ	131
70	کیا لکھوں میں بھلا رسول اللہ	133
71	کر لو مقبول یارسول اللہ	137
72	بیاں ہو کس سے کمال محمد عربی	139
73	بشر سے غیر ممکن ہے ثنا حضرت محمد کی	141
74	ہمارے سر پہ ہے سایہ فگن رحمت محمد کی	143
75	آئینہ منفعل ترے جلوے کے سامنے	146
76	شہنشاہ زمانہ با ہزاراں کروفر آئے	147
77	پہنچوں اگر میں روضۂ انور کے سامنے	150
78	دو عالم گونجتے ہیں نعرۂ اللہ اکبر سے	152
79	جو صدق دل سے تمہارا غلام ہو جائے	155
80	عمل سب سے بڑا طاعت حبیب کبریا کی ہے	156
81	مچی ہے دھوم تحمید و ثنا کی	157
82	آؤ محفل میں غلامان رسول عربی	160
83	عزتِ عرش و فلک پائے رسول عربی	161
84	یا خدا ہر دم نگہ میں ان کا کاشانہ رہے	163
85	یہ دل عرش اعظم بنا چاہتا ہے	164
86	دست قدرت نے عجب صورت بنائی آپ کی	166
87	حبیب خدا عرش پر جانے والے	167
88	کس سے ممکن ہے صفت حضرت رسول اللہ کی	169
89	یا نبی لب پہ آہ و زاری ہے	173
90	محمد مصطفیٰ جب حشر میں تشریف لائیں گے	174
91	ہے کونین کے سر پہ رحمت نبی کی	176
92	نہ چھیڑو ذکرِ جنت اب مدینہ یاد آیا ہے	179
93	مدینہ میں بلا اے رہنے والے سبز گنبد کے	180
94	اے دل تو درودوں کی اول تو سجا ڈالی	183
95	جو داغ عشق شہ دیں ہیں دل پہ کھائے ہوئے	185
96	احمد کی رضا خالق عالم کی رضا ہے	188
97	مچی ہے دھوم پیمبر کی آمد آمد ہے	190
98	نبی آج پیدا ہوا چاہتا ہے	191
99	مومنو! وقت ادب ہے	194
100	بس قلب وہ آباد ہے جس میں تمہاری یاد ہے	198
101	رضائے غوث احمد کی رضا ہے	199
102	آبروئے مومناں احمد رضا خاں قادری	202
103	طبیعت آج کیوں ایسی رسا ہے	205
104	نہ کیوں کر مدینے پہ مکہ ہو قرباں	208
105	مومنو! ہے رحمت حق کا ورود	212
106	رباعیات	219
107	تواریخ	222
108	تواریخ طبع	226

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قبالۂ بخشش

از

مداح الحبیب حضرت مولانا جمیل الرحمٰن قادری رضوی علیہ الرحمہ
بریلی شریف

ناشر
مدرسہ قادریہ
۵۱/۵۷ رڈ۔ نٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک، ممبئی ۹
موبائل : 09819323766

mubashirlakhana@gmail.com
by Mubashir Younus

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

سلسلۂ اشاعت نمبر ۵

نام کتاب : قبالۂ بخشش

کلام : مداح الحبیب مولانا جمیل الرحمٰن قادری رضوی علیہ الرحمہ، بریلی شریف

تصحیح : مولانا ابو مسرور محمد اسلم رضا مصباحی کٹیہاری

کمپوزنگ : امام احمد رضا اکیڈمی، بریلی شریف

تزئین : محمد شاہ نواز قادری برکاتی

طباعت : رضا آفسیٹ، ممبئی ۳

ناشر : مدرسہ قادریہ، ۵۱/۵۷ رڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک، ممبئی ۹

سنہ اشاعت : ۱۴۳۵ھ / ۲۰۱۴ء

تعداد اشاعت : دو ہزار (۲۰۰۰)

بفیض

شہزادۂ اعلیٰحضرت تاجدار اہلسنت

حضور مفتی اعظم آل الرحمٰن

ابوالبرکات محی الدین

حضرت علامہ الشاہ

محمد مصطفےٰ رضا

قادری برکاتی نوری

قدس سرہٗ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد ہے اس ذات کو جس نے مسلماں کر دیا
عشق سلطان جہاں سینہ میں پنہاں کر دیا

جلوۂ زیبا نے آئینہ کو حیراں کر دیا
مہر و مہ کو ان کے تلووں نے پشیماں کر دیا

اے شہ لولاک تیری آفرینش کے لئے
حق نے لفظ کن سے پیدا ساز و ساماں کر دیا

کیا کشش تھی سرور عالم کے حسن پاک میں
سیکڑوں کفار کو دم میں مسلماں کر دیا

ہوگئی کافور ظلمت دل منور ہو گئے
جس طرف بھی اس نے اپنا روئے تاباں کر دیا

نعمت کونین دے کر ان کے دست پاک میں
دونوں عالم کو خدا نے ان کا مہماں کر دیا

یاد فرما کر قسم حق نے زمین پاک کی
خاک نعل مصطفیٰ کو تاج شاہاں کر دیا

دور ہی سے سبز گنبد کی جھلک کو دیکھ کر
عاشقوں نے ٹکڑے ٹکڑے جیب و داماں کر دیا

اس عرب کے چاند کا جلوہ مجھے درکار ہے
جس نے ہر ذرے کو اپنے ماہ تاباں کر دیا

سیکڑوں مردہ دلوں کو نورِ ایماں بخش کر
زندۂ جاوید اے عیسیٰ دوراں کر دیا

گریہ و زاری نے راتوں کو تری ابر کرم
مثل گل صبح قیامت ہم کو خنداں کر دیا

یارسول اللہ اغثنی وقت ہے امداد کا
نفسِ کافر نے مجھے بے حد پریشاں کر دیا

تیری نصرت ایسے نازک وقت میں حامی رہے
نجدیوں نے یا نبی لاکھوں کو شیطاں کر دیا

ہے جمیلؔ قادری یہ فضل اللہ و رسول
تیرا مرشد حضرت احمد رضا خاں کر دیا

*****

قبول بندۂ در کا سلام کر لینا
سگانِ طیبہ میں تحریر نام کر لینا

مرے گناہوں کے دفتر کھلیں جو پیش خدا
حضور اس گھڑی تم لطف عام کر لینا

جو چاہتے ہو کہ ہو سرد آتش دوزخ
دلوں پہ نقش محمد کا نام کر لینا

ملا ہے خوب ہی نسخہ گناہگاروں کو
تمہارے نام سے دوزخ حرام کر لینا

تمہارے حسن میں رکھ کر کشش کہا حق نے
کہ دشمنوں کو دکھا کر غلام کر لینا

یہ ہے حضور ہی کا مرتبہ شب معراج
بغیر واسطہ رب سے کلام کر لینا

حبیب عرش سے بھی پار جا کے رب سے ملے　　کلیم کو تھا میسر کلام کرلینا

خدا نے کہہ دیا محبوب سے کہ محشر میں　　گناہگاروں کا تم انتظام کرلینا

ہے نزع و قبر و قیامت کا خوف اگر تم کو　　تو ورد نام نبی صبح و شام کرلینا

مدینے جاتے ہیں زائر تو ان سے کہتا ہوں　　مری طرف سے بھی عرض اک سلام کرلینا

جمیلؔ قادری اٹھو جو عزم طیبہ ہے
چلو یہ عمر وہیں پر تمام کرلینا

*****

ہے ذکر میرے لب پر ہر صبح و شام تیرا
میں کیا ہوں ساری خلقت لیتی ہے نام تیرا

ہر چیز کا تو ناظر اور ہر مکاں میں حاضر
ظاہر میں ہے اگرچہ طیبہ مقام تیرا

ہر آنکھ دیکھتی ہے تیرے ہی رخ کا جلوہ
ہر کان سن رہا ہے پیارے کلام تیرا

تو نائب خدا ہے محبوب کبریا ہے
ہے ملک میں خدا کے جاری نظام تیرا

مالک تجھے بنایا مخلوق کا خدا نے
اس واسطے لکھا ہے ہر شے پہ نام تیرا

تیرے خدا نے تجھ کو قدرت ہر اک عطا کی
اک معجزہ ہے پیارے یحی العظام تیرا

بٹتا ہے دو جہاں میں تیرے ہی گھر سے باڑا
لینا ہے سب کا شیوہ دینا ہے کام تیرا

اے لمبے لمبے ہاتھوں سے بھیک دینے والے
مجھ کو بھی کوئی ٹکڑا ہے جود عام تیرا

اے پیاری پیاری زلفوں والے نظر ادھر بھی
مدت سے تک رہا ہے تجھ کو غلام تیرا

اے مجرموں کو اپنے دامن میں لینے والے
سب آسرا تکیں گے روز قیام تیرا

نورانی جالیوں میں تشریف رکھنے والے
تڑپا کرے کہاں تک ہندی غلام تیرا

فریاد سننے والے للہ شاد کر دے
بے کس تڑپ رہے ہیں لے لے کے نام تیرا

کیا خوب ہو جو مجھ سے آ کر صبا یہ کہہ دے
پہنچا دیا ہے میں نے شہ کو سلام تیرا

دست عطا میں تیرے رحمت کی کنجیاں ہیں
بٹتا ہے سب کو صدقہ ہر صبح و شام تیرا

انس و ملک کو کیا ہو معلوم تیری رفعت
فہم و قیاس سے ہے باہر مقام تیرا

چوتھے فلک پہ عیسیٰ اور طور پر تھے موسیٰ
کرسی و عرش سے ہے بالا مقام تیرا

تو پیشوا ہے سب کا سب مقتدی ہیں تیرے
اقصیٰ میں کیسے بنتا کوئی امام تیرا

رستہ ہے عرش و کرسی اور لامکاں مکاں ہے
مکہ ہے تیرا مولد طیبہ مقام تیرا

دشمن ترا اسی دم محبوب ہو خدا کا
گر صدق دل سے کہہ دے میں ہوں غلام تیرا

یا شاہ! تیرا منکر مردودِ ایزدی ہے
وہ ہے خدا کا بندہ جو ہے غلام تیرا

دشمن گھٹائیں جتنی عزت بڑھے گی اتنی
منظور ہے خدا کو یہ احترام تیرا

راتوں کو روتے روتے دریا بہائے تو نے
بخشش کو عاصیوں کی یہ اہتمام تیرا

جب قبر میں فرشتے پوچھیں کہ تو ہے کس کا
نکلے مری زباں سے یا شاہ! نام تیرا

دشوار گو بہت ہے راہِ صراط لیکن
اک پل میں طے کریں گے ہم لے کے نام تیرا

وہ دن خدا دکھائے تجھ کو جمیلؔ رضوی
ہو جائے ان کے در پر قصہ تمام تیرا

دو عالم میں روشن ہے اکّا تمہارا
ہوا لا مکاں تک اجالا تمہارا

نہ کیوں گائے بلبل ترانہ تمہارا
کہ پاتی ہے ہر گل میں جلوہ تمہارا

زمیں والے کیا جانیں رتبہ تمہارا
ہے اونچا فلک سے پھریرا تمہارا

پڑھا بے زبانوں نے کلمہ تمہارا
ہے سنگ و شجر میں بھی چرچا تمہارا

چھڑائے گا غم سے اشارہ تمہارا
اتارے گا پل سے سہارا تمہارا

تمہیں ہو جواب سوالات محشر
تمہیں کو پکارے گا بندہ تمہارا

فَتَرْضٰی کی یہ پیاری پیاری صدا ہے
کہ ہوگا قیامت میں چاہا تمہارا

مرے پاس بخشش کی مہری سند ہے
یہ کہتا ہے خط شفیعا تمہارا

پھریں کس لئے تشنہ کامانِ محشر
ہے لبریز رحمت کا دریا تمہارا

بہت خوش ہیں عشاق جب سے سنا ہے
قیامت میں ہوگا نظارہ تمہارا

نہیں ہے اگر زہد و طاعت تو کیا غم
وسیلہ تو لایا ہوں مولیٰ تمہارا

ہو تم حاکم و فاتح باب رحمت
کہ ہے وصف اِنَّا فَتَحْنَا تمہارا

عمل پوچھے جاتے ہیں سرکار آؤ
کہیں ڈر نہ جائے نکما تمہارا

جو انبارِ عصیاں ہیں سر پر تو کیا غم
بہا دے گا اک دم میں اہلا تمہارا

ڈرے آفتاب قیامت سے کیوں کر
جو بندہ ہوا میرے آقا تمہارا

بنایا تمہیں حق نے مختار و حاکم
وہ کیا ہے نہیں جس پہ قبضہ تمہارا

کیا حق نے بحر کمالات تم کو
نہ پایا کسی نے کنارہ تمہارا

میسر کسی کو نہیں ایسی رفعت
کہ جیسا ہوا پایہ بالا تمہارا

رَفَعْنَا کا جلوہ دکھانے کو حق نے
لکھا عرش پر نام والا تمہارا

قبائل کے حصے کئے جب خدا نے
کیا سب سے اعلیٰ قبیلہ تمہارا

اذانوں میں خطبوں میں شادی میں غم میں
غرض ذکر ہوتا ہے ہر جا تمہارا

یہ فرش زمیں ہے تمہاری ہی خاطر
بنا ہے سما شامیانہ تمہارا

منور ہوا آسمان رسالت
اجالا ہے ایسا دل آرا تمہارا

بھرے اس میں اسرار و علم دو عالم
کشادہ کیا حق نے سینہ تمہارا

بحکم خدا تم ہو موجود ہر جا
بظاہر ہے طیبہ ٹھکانا تمہارا

تمہاری صفت حق نے فرمائی شاہد
ہر اک جا ہے موجود جلوہ تمہارا

کسی جا ہے طٰہٰ و یٰسٓ کہیں پر
لقب ہے سِرَاجاً مُّنِیْرا تمہارا

جسے حق کے دیدار کی آرزو ہو
وہ دیکھے میری جان چہرہ تمہارا

خدا ہم کو بخشے وہ چشم خدا بیں
رہے کچھ نہ پردہ ہمارا تمہارا

کیا تم کو نور مجسم خدا نے
زمیں پر نہیں پڑتا سایہ تمہارا

کمالوں کا مخزن جمالوں کا گلشن
خدا نے بنایا گھرانا تمہارا

دل پاک بیدار اور چشم خفتہ
نرالا تھا عالم میں سونا تمہارا

خدا نے کیا اپنے پیارے سے وعدہ
وہ پیارا ہمارا جو پیارا تمہارا

وہی ہے خدا کی قسم بندۂ حق
ہوا جو بھی دنیا میں بندہ تمہارا

صحابہ سے تقدیر والوں کے قرباں
ہے پایا جنہوں نے زمانہ تمہارا

شب وصل میں انبیاء و ملک نے
پڑھا آسمانوں پہ خطبہ تمہارا

گمی عقل کونین راز دَنَا میں
سمجھ میں نہ آیا معما تمہارا

مبدل ہوئے انبیا کے صحائف
محرف نہ ہوگا صحیفہ تمہارا

ہوا کفر کا فور پھیلا اجالا
قدم جب ہوا زیبِ دنیا تمہارا

جو عبد الصنم تھے ہوئے بت شکن وہ
سنا جب نبوت کا دعویٰ تمہارا

مقدر میں تھا جن کے ایمان لانا
وہ فوراً بنا دل سے بندہ تمہارا

رضاعت کے ایام میں یہ حکومت
کہ تھا قرص مہ اک کھلونا تمہارا

شہ دیں تمہاری ولادت کے باعث
ہے جمعہ سے افضل دوشنبہ تمہارا

بتوں سے کیا پاک قبلہ بنایا
ہے ممنون و شاکر یہ کعبہ تمہارا

بھلا کون کعبہ کو کعبہ سمجھتا
جو آقا نہ ہوتا مدینہ تمہارا

جمادات نے دی تمہاری شہادت
پڑھا سنگ ریزوں نے کلمہ تمہارا

صدا دے رہا ہے حجر موم ہو کر
مہ و مہر کی جاں ہے تلوا تمہارا

تمہارے ہی سایہ میں پلتا ہے عالم
ہے کونین کے سر پہ سایہ تمہارا

ازل سے ابد تک دو عالم پلیں گے
مگر کم نہ ہوگا خزانہ تمہارا

خدا ہے تمہارا خدائی تمہاری
یہ عرش و فلک سب علاقہ تمہارا

غریبو! سوائے در مصطفیٰ کے
کہیں بھی نہ ہوگا گزارہ تمہارا

فقیرو! بجز والی بے کساں کے
نہیں ہے کہیں بھی ٹھکانا تمہارا

گداؤں کی ہے بھیڑ جب سے سنا ہے
کہ باب اجابت ہوا وا تمہارا

صدا دیتے آتے ہیں منگتا ہزاروں
کہ داتا رہے بول بالا تمہارا

کوئی بھیج دو ابر رحمت کا ٹکڑا
کہ ہم پر برس جائے جھالا تمہارا

عرب والے پھیرا ہماری طرف بھی
ہے ہر سمت رحمت کا دورہ تمہارا

اسی وقت دھل جائیں عصیاں کے دفتر
شہا جس پہ پڑ جائے چھینٹا تمہارا

خدا نے بہت آستانے بنائے
مگر اصل ہے آستانہ تمہارا

مطالب کا قبلہ ہے گر سبز گنبد
مقاصد کا کعبہ ہے روضہ تمہارا

یہ ہے داب شاہی کہ رب العلا نے
دلایا ملائک سے پہرا تمہارا

سوائے در پاک کے میرے آقا
بتاؤ کہاں جائے منگتا تمہارا

مرے تن میں جب تک رہے سانس باقی
رٹے جاؤں ہر وقت کلمہ تمہارا

نہ بچتے عذابوں سے دنیا میں منکر
جو ان کو نہ ملتا وسیلہ تمہارا

کھدا ہے مرے دل کی انگشتری پر
وہ نام خدا نام والا تمہارا

نکیرین کیا مجھ سے سختی کریں گے
ہے آئینۂ دل میں نقشہ تمہارا

خدایا نکیرین مجھ سے یہ پوچھیں
کہ پہنچا دیں طیبہ کو لاشہ تمہارا

ق

تڑپ کر بصد شوق ان سے کہوں میں
میں بے حد ہی ممنون ہوں گا تمہارا

دعا ہے کہ جب وقت ہو جاں کنی کا
ہو دل میں احد لب پہ کلمہ تمہارا

خدا نے حیات ابد اس کو بخشی
اگر مر گیا کوئی شیدا تمہارا

دعا ہے کہ جب قبر میں مجھ کو رکھیں
مدینے سے اٹھ جائے پردہ تمہارا

سوال نکیرین پر میں لحد میں
دکھا دوں گا مولیٰ یہ طغرا تمہارا

دم نزع و قبر اور روز قیامت
غرض ہر جگہ ہے سہارا تمہارا

گرے سارے منکر جہنم میں پل سے
نہ پھسلا کوئی نام لیوا تمہارا

نہ حوروں کا طالب نہ کچھ فکر جنت
دکھا دے خدا مجھ کو صحرا تمہارا

عجب نکہت جاں فزا ہے تمہاری
کوئی راہ بھٹکا نہ جویا تمہارا

اسی سے ہوئے عنبر و مشک مشتق ہے خوشبو کا مصدر پسینہ تمہارا
جلیں منکران قیام وولادت رہے گا یہ چرچا ہمیشہ تمہارا
سنو! منکران قیام و محافل عجب رنگ کا ہے عقیدہ تمہارا
ق
بتاتے ہو شرک اور ہوتے ہو شامل یہ ہے بے حیائی کا آنا تمہارا

جمیلؔ اب تو خوش ہو ندا آ رہی ہے
کہ مقبول ہے یہ قصیدہ تمہارا

*****

خدا نے جس کے سر پر تاج رکھا اپنی رحمت کا
درود اس پر ہو وہ حاکم بنا ملک رسالت کا
وہ ماحی کفر و ظلمت، شرک و بدعات و ضلالت کا
وہ حافظ اپنی ملت کا وہ ناصر اپنی امت کا
مداوا کیسے فرمائے کوئی بیمار فرقت کا
کہ دیدارِ نبی مرہم ہے اس دل کی جراحت کا
اثر کیا ہو سکے گا مہر محشر کی حرارت کا
ہمارے سر پہ ہوگا شامیانہ ان کی رحمت کا
کبھی دیدارِ حق ہوگا کبھی نظارہ حضرت کا
ہمیں ہنگامۂ عیدین ہوگا دن قیامت کا

نہ کیوں ہو آشکارا تیرا جلوہ ذرہ ذرہ میں
شہنشاہ مدینہ تو ہے پرتو نور وحدت کا

دم آخر سر بالیں خرام ناز فرماؤ
خدارا حال دیکھو مبتلائے درد فرقت کا

دم آخر سر بالیں یہ فرماتے ہوئے آؤ
نہ گھبرا خوفِ مرقد سے نہ کر کھٹکا قیامت کا

ہمیں بھی ساتھ لے لو قافلہ والو ذرا ٹھہرو
بہت مدت سے ارماں ہے مدینہ کی زیارت کا

مری آنکھیں مدینے کی زیارت کو ترستی ہیں
چمک جائے الٰہی! اب تو تارا میری قسمت کا

قسم حق کی وہ دن عیدین سے بڑھ کر میں سمجھوں گا
نظر آئے گا جس دن سبز گنبد ان کی تربت کا

میں سمجھوں گا مری کشتِ تمنا میں بہار آئی
نظر آئے گا جس دن سبز گنبد ان کی تربت کا

کلی کھل جائے گی دل کی جگر ہو جائے گا ٹھنڈا
نظر آئے گا جس دن سبز گنبد ان کی تربت کا

میں سمجھوں گا ہوا جنت میں داخل موت سے پہلے
نظر آئے گا جس دن سبز گنبد ان کی تربت کا

دکھادے فیض استاد حسن حُضّار محفل کو
جمیلؔ قادری پھر ہو بیاں پر لطف مدحت کا

خداوند جہاں جب خود ہے پیارا تیری صورت کا
تو عالم کیوں نہ ہو بندہ ترے حسن و ملاحت کا

شرف حاصل ہوا سرکار تم سے جس کو بیعت کا
اسے مژدہ ملا حق سے دخولِ قصرِ جنت کا

جو خالی ہاتھ آتے ہیں مرادیں لے کے جاتے ہیں
تمہارے در پہ اک میلا لگا ہے اہل حاجت کا

جو ہاتھ اٹھا ہوا ہے ساری خلقت کا تری جانب
بتاتا ہے کہ تو قاسم ہے رب کی جملہ نعمت کا

زمیں سے عرش تک گونجے دو عالم پڑ گئی ہلچل
بجا کعبہ میں نقارہ جو سلطانِ رسالت کا

کہیں صحرا میں موج آئی کہیں دریا میں گرد اٹھی
کہیں بت ہو گئے اوندھے عجب عالم تھا شوکت کا

بتوں کو پوجنے والے بنے دم میں خدا والے
زبانِ پاک سے جس دم سنا دعویٰ نبوت کا

خدا کے نام کو پھیلا دیا سارے زمانے میں
مچا تھا شور دنیا میں بہت شرک و ضلالت کا

وہ اپنی روشنی سے جگمگا دیتا ہے دنیا کو
قمر پر ایک پرتو پڑ گیا تھا ان کی طلعت کا

تو وہ پیارا خدا کا ہے کہ پیارے تیرے صدقے میں
ہوا سب امتوں سے فضل بڑھ کر تیری امت کا

اسی امید پر ہے زندگی عشاق حضرت کی
کبھی تو عمر میں ہوگا نظارہ ان کی تربت کا

مرا دل ہے مدینہ میں مدینہ میرے دل میں ہے
کھچا سینہ میں ہے نقشہ حبیب حق کی تربت کا

کرے گر استغاثہ آپ کے در پر نہ یہ بندہ
تو پھر کس کو سنائے جا کے افسانہ مصیبت کا

تمہارے گیسوئے مشکیں کی کچھ ایسی گھٹا چھائے
برس جائے خدارا ہم پہ جھالا ابر رحمت کا

یہ بے کھٹکے گنہگاروں کا داخل خلد میں ہونا
کرشمہ ہے رسول اللہ کی چشم کرامت کا

گنہگارو چلو دوڑو کہ وقت آیا شفاعت کا
وہ کھولا نائب رحمٰن نے دروازہ جنت کا

اشارے سے قمر کے دو کئے سورج کو لوٹایا
زمیں سے آسماں تک شور ہے مولیٰ کی طاقت کا

تعالی اللہ بحکم حق فرشتے چرخ سے آکر
تماشا دیکھتے تھے جنگ میں مولیٰ کی طاقت کا

وہ ہے زور ید اللّٰہی کہ ہم سر دونوں عالم میں
نہ کوئی ان کی قوت کا نہ کوئی ان کی طاقت کا

رہے گا روز افزوں آپ کا شہرہ قیامت میں
بلاغت کا فصاحت کا شجاعت کا سخاوت کا

غزل اک اور بھی پڑھ اے جمیلؔ قادری رضوی
کہ تجھ پر فیض ہے احمد رضا پیر طریقت کا

*****

بیاں تم سے کروں کس واسطے میں اپنی حالت کا
کہ جب تم پر عیاں ہے حال ہر دم ساری خلقت کا

خدائی بھر کے مالک ہو خدائی تم سے باہر ہے
نہ کوئی ہے نہ ہوگا حشر تک تم سی حکومت کا

نہ کیوں شاہ و گدا پھیلائیں جھولی آستانے پر
کہ رکھا حق نے تیرے سر پہ تاج اپنی کرامت کا

تو وہ ہے ظل حق نور مجسم پر تو قدرت
پسند آیا ترے صانع کو نقشہ تیری صورت کا

مرے والی ترے صدقے میں ہم سے نابکاروں نے
لقب قرآن میں پایا خدا سے خیر امت کا

انہیں کیا خوف ہو عقبیٰ کا اور کیا فکر دنیا کی
جمائے بیٹھے ہیں جو دل پہ نقشہ تیری صورت کا

شرف بخشا انہیں مولیٰ تعالیٰ نے ملائک پر
صلہ پایا یہ جبریل امیں نے تیری خدمت کا

مدینے میں ہزاروں جنتیں ان کو نظر آئیں
نظارہ کر تو لیں اک بار رضواں میری جنت کا

رجاء و یاس و امید و تمنا دل کے اندر ہیں
مرا سینہ نہیں گویا کہ گنجینہ ہے حسرت کا

نہ عابد ہیں نہ زاہد ہیں مگر ہم تیرے بندے ہیں
سہارا ہے ہمیں تیری حمایت کا شفاعت کا

رسول اللہ کا جو ہو گیا رب ہو گیا اس کا
فقط ذات مقدس ہے وسیلہ حق کی قربت کا

بلندی فلک کا جب کبھی مجھ کو خیال آیا
کھچا نقشہ مری آنکھوں میں روضہ کی زیارت کا

بجز دیدار جا سکتی ہے کیوں کر تشنگی اس کی
جو پیاسا ہے مرے مولیٰ تری رویت کے شربت کا

وہ گیسوئے مبارک کیوں نہ جانِ مشک و عنبر ہوں
کہ جن کے واسطے شانہ بنا ہے دست قدرت کا

عبث ہے اس کو اہل بیت سے دعویٰ محبت کا
جو منکر ہو گیا صدیق اکبر کی خلافت کا

منافق جس قدر چاہیں کریں کوشش گھٹانے کی
قیامت تک رہے گا بول بالا اہل سنت کا

ابو جہل لعیں عالم ہے جس کے کفر پر شاہد
تعجب کیا اگر دشمن تھا وہ شانِ رسالت کا

وہابی کلمہ پڑھ کر کرتے ہیں توہین مولیٰ کی ق
بروز حشر لے کر آئیں گے تمغا عداوت کا

وہابی تخم بوجہل لعیں کا ایک پودا ہے
ثمر لاتا ہے محبوب الٰہی کی عداوت کا

علوم غیب کا منکر تری تنقیص کا جویاں
وہابی بن گیا پتلا ضلالت کا خباثت کا

جمیلؔ قادری کی یا نبی اتنی تمنا ہے
چھپا لے روز محشر اس کو دامن تیری رحمت کا

*****

وہ حسن ہے اے سید ابرار تمہارا
اللہ بھی ہے طالب دیدار تمہارا

محبوب ہو تم خالق کل مالک کل کے
کیوں خلق پہ قبضہ نہ ہو سرکار تمہارا

کیوں دید کے مشتاق نہ ہوں حضرت یوسف
اللہ کا دیدار ہے دیدار تمہارا

اللہ نے بنایا تمہیں کونین کا حاکم
اور رکھا لقب احمد مختار تمہارا

بگڑے ہوئے سب کام سنبھل جائیں اسی دم
دل سے کوئی گر نام لے اک بار تمہارا

امت کے ہو تم حامی و غم خوار، طرف دار
اللہ تعالیٰ ہے طرف دار تمہارا

تم اول و آخر ہو تمہیں باطن و ظاہر
رب کرتا ہے یہ مرتبہ اظہار تمہارا

کیا جانیے مَآ اَوْحیٰ میں کیا راز ہیں مخفی
تم جانتے ہو یا وہی ستار تمہارا

تم پیارے نبی نور جلی سرّ خفی ہو
اللہ تعالیٰ ہے خبر دار تمہارا

سر ہے وہی سر جس میں ترا دھیان ہے ہر آن
اور دل ہے وہی جو ہے طلب گار تمہارا

جس کو مرض عشق نہیں ہے وہی بیمار
اچھا تو وہی ہے جو ہے بیمار تمہارا

ہر وقت ترقی پہ رہے درد محبت
چنگا نہ ہو مولیٰ کبھی بیمار تمہارا

دل میں نہیں کچھ اس کے سوا اور تمنا
اللہ دکھا دے ہمیں دربار تمہارا

یہ ارض و سما خوان ہیں مہمان زمانہ
سرکار نہیں کون نمک خوار تمہارا

ہر دم ہے تمہیں اپنے غلاموں پہ عنایت
دن رات کا یہ کار ہے سرکار تمہارا

بے مانگے عطا کرتے ہو من مانی مرادیں
دینا ہی غلاموں کو ہے کردار تمہارا

کیوں عرض کروں مجھ کو ہے اس چیز کی حاجت
کیا چاہتا ہے یہ دلِ بیمار تمہارا

ق

بالیں پہ چلے آؤ دم نزع خدارا
دم توڑتا ہے ہجر میں بیمار تمہارا

لاشے کو کریں دفن مدینہ میں فرشتے
مر جائے اگر ہند میں بیمار تمہارا

پرواز کرے جسم سے جب روح تو دل میں
اللہ ہو اور لب پہ ہو اقرار تمہارا

امت بھی تمہاری ہوئی اللہ کو پیاری
اللہ سے وہ پیار ہے سرکار تمہارا

اٹھ جائے مدینے سے لحد کا مری پردہ
میں دیکھ لوں وہ چاند سا رخسار تمہارا

دن رات جو کرتے ہیں خطاؤں پہ خطائیں
بخشش کے لئے ان کی ہے اصرار تمہارا

ق

اللہ نے وعدہ یہ کیا ہے شب معراج
دوزخ میں رہے گا نہ گنہگار تمہارا

جب تم کو بلایا شب معراج خدا نے
جبریل بنا غاشیہ بردار تمہارا

بندوں کو کسی وقت بھی دل سے نہ بھلایا
ہے امت عاصی پہ عجب پیار تمہارا

کیوں عاصیو! غم سے ہے دل افگار تمہارا
غم خوار تمہارا ہے وہ دل دار تمہارا

لو آیا وہ حامی و مددگار تمہارا
بیڑا ہوا اے اہل سنن پار تمہارا

اے عاصیو! تم اپنے گناہوں سے یہ کہہ دو
سرکارِ مدینہ ہے خریدار تمہارا

میدان قیامت میں بجز ذات مقدس
اے عاصیو! ہے کون خریدار تمہارا

گھبرائے گنہگار تو رحمت نے پکارا
اے عاصیو! آ پہنچا مددگار تمہارا

اعمال نہ کچھ پوچھنا رحمت کے مقابل
جس وقت جمے حشر میں دربار تمہارا

دنیا میں قیامت میں سرِ پل پہ لحد میں
دامن نہ چھٹے ہاتھ سے سرکار تمہارا

اے کاش ملائک سرِ محشر کہیں مجھ سے
لو دھل گیا سب جرموں کا طومار تمہارا

اعدا کو جلانے کے لئے نار حسد میں
ہم ذکر کئے جائیں گے سرکار تمہارا

توحید پہ مرتے ہیں مگر اس سے ہیں غافل
اللہ کا انکار ہے انکار تمہارا

ق

توہین کو توحید سمجھتے ہیں وہابی
سمجھے انہیں رب واحد قہار تمہارا

بلبل ہے جمیلؔ رضوی اے گل وحدت
مل جائے اسے رہنے کو گلزار تمہارا

*****

خدا نے اس قدر اونچا کیا پایہ محمد کا
نہ پہچانا کسی نے آج تک رتبہ محمد کا

بحکم حق اترتے ہیں فرشتے خاص رحمت کے
کیا کرتے ہیں جب اہل سنن چرچا محمد کا

تعجب کیا اگر انساں گزارے عمر مدحت میں
ثنا خواں ہے دو عالم میں ہر اک ذرہ محمد کا

سیہ کاروں کی کیا گنتی کہ درگاہ الٰہی میں
وسیلہ ڈھونڈتے ہیں حضرتِ موسیٰ محمد کا

عدیم المثل ولا ثانی ہے وہ ذات مبارک یوں
بنایا ہی نہیں اللہ نے سایہ محمد کا

بڑھی جب ظلمتِ کفر و ضلالت بزم دنیا میں
تو روشن کر دیا اللہ نے اکّا محمد کا

کسی تیراک کو اس کا کنارہ مل نہیں سکتا
کہ جاری بحرِ وحدت سے ہوا چشمہ محمد کا

شہنشاہِ مدینہ بادشاہِ ہفت کشور ہے
ہوا اللہ کی ہر شے پہ ہے قبضہ محمد کا

تصدق ایسی رفعت پر کہ برسوں قبل دنیا میں
سناتے آئے مژدہ حضرتِ عیسیٰ محمد کا

نرالی پیاری پیاری روشنی ہے شمعِ باری میں
کہ ہے سارا زمانہ دل سے پروانہ محمد کا

مدینہ کے مقدر عرش کی تقدیر پر قرباں
کہاں قسمت کہ اس دل میں ہو کاشانہ محمد کا

رَفَعْنَا کا رکھا ہے تاج سر پر حق تعالیٰ نے
پھریرا عرش اعظم پر اڑا کس کا محمد کا

نہ کیوں کر مشک و عنبر مست ہوں گیسو کی خوشبو سے
کہ حق کا دست قدرت ہو گیا شانہ محمد کا

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ سے یوں آواز آتی ہے
کشادہ کر دیا اللہ نے سینہ محمد کا

بصیرت حق نے دی ہے جن کی آنکھوں کو وہ کہتے ہیں
ہے روشن مہر و مہ سے بڑھ کے ہر ذرہ محمد کا

خرابی آنکھ کی ہے گر نہ دیکھے ان کے جلوے کو
کہ عالم میں کسی سے بھی نہیں پردہ محمد کا

بلا وصلِ نبی وصلِ الٰہی غیر ممکن ہے
خدا کے گھر پہنچنے کو ہے دروازہ محمد کا

گنہگاروں کی اس سے مشکلیں آسان ہوتی ہیں
نہ کیوں کر سب سے بڑھ کر نام ہو پیارا محمد کا

نہیں ہے جو غلام مصطفیٰ بندہ ہے شیطاں کا
وہی ہے بندۂ حق جو ہوا بندہ محمد کا

جمیلؔ قادری ایسی سنا رنگیں غزل کوئی
کہ بے خود ہو یہاں ہر ایک مستانہ محمد کا

ہمارے دل کے آئینہ میں ہے نقشہ محمد کا
ہماری آنکھ کی پتلی میں ہے جلوہ محمد کا

خس و خاشاک سے بدتر ہے بیگانہ محمد کا
اسے ہوشیار سمجھو جو ہے دیوانہ محمد کا

تمہارے ہی لئے تھا اے گنہگارو! سیہ کارو!
وہ شب بھر جاگنا اور رات بھر رونا محمد کا

جگر ہوتا ہے ٹکڑے ٹکڑے جس دم یاد آتا ہے
وہ شب بھر جاگنا اور رات بھر رونا محمد کا

غلامانِ محمد کے سروں سے بارِ عصیاں کو
اڑا لے جائے گا اک آن میں جھونکا محمد کا

سیہ ہیں نامۂ اعمال اپنے گرچہ اے زاہد!
مگر کافی ہے دھلنے کے لئے چھینٹا محمد کا

ندا ہوگی یہ محشر میں گنہگارو نہ گھبراؤ
وہ دیکھو ابرِ رحمت جھوم کر اٹھا محمد کا

اگرچہ عابدوں کے پاس سامانِ عبادت ہے
گنہگاروں کو کافی ہے فقط ایما محمد کا

لحد کا خوف کیوں ہو روزِ محشر کا ہو کیا کھٹکا
لئے جاتا ہوں دل پر لکھ کے میں طغرا محمد کا

خدا کے سامنے پیشی ہوئی جس دم تو کہہ دوں گا
برا ہوں یا بھلا لیکن ہوں میں بندہ محمد کا

تعجب کیا اگر منہ پھیر لے جنت سے شیدائی
کہ ہے رشک بہارِ خلد ہر کوچہ محمد کا

کوئی جائے گا دوزخ کو کوئی جنت میں پہنچے گا
مدینے کی طرف دوڑے گا دیوانہ محمد کا

الٰہی! اس تنِ خاکی میں جب تک جان باقی ہے
رہے دل میں احد اور ورد لب کلمہ محمد کا

نکالیں روح تن سے قابض الارواح جب آکر
خدایا ورد لب اس وقت ہو کلمہ محمد کا

ھو المعطی وانی قاسم سے صاف ظاہر ہے
بٹے گا حشر تک کونین میں باڑا محمد کا

نہیں موقوف کچھ ان کی عطا اس ایک عالم پر
ملے گا حشر میں بھی دیکھنا صدقہ محمد کا

جمیلؔ قادری مشکل ہے مدحت ختم کر اس پر
کہ حق کے بعد بالا سب سے ہے رتبہ محمد کا

میں ہوں بندہ رضاؔ کا اور رضاؔ احمد کے بندے ہیں
جمیلؔ قادری میں یوں ہوا بندہ محمد کا

*****

کون ہے وہ جو لکھے رتبۂ اعلیٰ ان کا
وصف جب خود ہی کرے چاہنے والا ان کا

کیوں دل افروز نہ ہو جلوۂ زیبا ان کا
دونوں عالم میں چمکتا ہے تجلیٰ ان کا

نعمتوں کا ہے خزانہ درِ والا ان کا
دونوں عالم میں بٹا کرتا ہے باڑا ان کا

ایک عالم ہی نہیں والہ و شیدا ان کا
ہے خداوند جہاں چاہنے والا ان کا

تشنگی دل کی بجھا دیتا ہے چھینٹا ان کا
خوانِ افضال پہ مہماں ہے زمانہ ان کا

سر بسر نورِ خدا ہے قد بالا ان کا
نور بھر دیتا ہے آنکھوں میں اجالا ان کا

ملک و جن و بشر پڑھتے ہیں کلمہ ان کا
جانور، سنگ و شجر کرتے ہیں چرچا ان کا

کون سی شے ہے وہ جس پر نہیں قبضہ ان کا
کعبہ و ارض و سما، عرش معلیٰ ان کا

زندگی پاتا ہے کونین میں مردہ ان کا
دم بھرا کرتے ہیں ہر وقت مسیحا ان کا

حشر میں پل سے اتارے گا سہارا ان کا
بیڑیاں کٹنے کو کافی ہے اشارہ ان کا

مجھ سا عاصی نہ سہی کوئی مگر اے زاہد!
جن سا شافع نہیں ہے مجھ کو وسیلہ ان کا

ذکر سے ٹیک لگی دل کو خدا یاد آیا
فکر سے ہو گیا آنکھوں کو نظارہ ان کا

بھیک لینے کو چلے آتے ہیں لاکھوں منگتا
جس نے جو مانگا دیا کام ہے دینا ان کا

چاند سورج شب اسریٰ میں مقابل ہی نہ تھے
منہ چھپا لیتے اگر دیکھتے تلوا ان کا

بوسے لیتا کبھی آنکھوں کو منور کرتا
ہاتھ آتا جو کہیں نقشِ کفِ پا ان کا

آنکھ اٹھا کر نہ کبھی دیکھے وہ جنت کی طرف
اک نظر دیکھ لیا جس نے مدینہ ان کا

جان و دل کرتیں فدا نقشِ قدم پر ان کے
دیکھ لیتیں جو کبھی حسن زلیخا ان کا

حشر والے یہ کہیں دیکھ کے محشر میں مجھے
وہ چلا آتا ہے اک بندۂ شیدا ان کا

دی منادی نے ندا حشر میں اے مشتاقو!
دیکھ لو آج کہ بے پردہ ہے جلوہ ان کا

سب مہینوں میں مبارک ہے ربیع الاول
جمعہ سے فضل میں برتر ہے دوشنبہ ان کا

میں رضاؔ کا ہوں رضاؔ ان کے تو میں ان کا ہوں
یوں ہی رکھے مجھے اللہ تعالیٰ ان کا

تجھ کو کیا فکر ہے بخشش کی جمیلؔ رضوی
ہاتھ میں ہے ترے دامانِ معلیٰ ان کا

*****

جان و دل یا رب ہو قربانِ حبیب کبریا
اور ہاتھوں میں ہو دامانِ حبیب کبریا

آنکھ میں ہو نورِ دندانِ حبیب کبریا
سر میں ہو سودا و ارمانِ حبیب کبریا

ان کے فیض نور نے کونین کو روشن کیا
دونوں عالم پر ہے احسانِ حبیب کبریا

زندگی ہو یا مجھے موت آئے دونوں حال میں
میں ہوں یا رب اور بیابانِ حبیب کبریا

کیسا فخر و ناز ہو اپنے مقدر پر اگر
سگ بنائیں مجھ کو دربانِ حبیب کبریا

اک نظر دیکھوں جمال آفتاب ہاشمی
میری آنکھوں پر ہو احسانِ حبیب کبریا

بن کے منگتا ان کے در کے شاہِ عالم ہو گئے
اے زہے قسمت گدایانِ حبیب کبریا

تار ہے گورِ غریباں وقت ہے امداد کا
میں فدا شمعِ شبستانِ حبیب کبریا

لٹ رہی ہے ساقی کوثر کے مے خانہ میں مے
جوش میں ہیں آج مستانِ حبیب کبریا

صاحب لولاک کے باعث ہوئی ایجاد خلق
ماسوی اللہ سب ہے سامانِ حبیب کبریا

راہ حق میں دے کے سر قربانِ جاناں ہو گئے
کیوں نہ ہوں زندہ شہیدانِ حبیب کبریا

بٹتا ہے کونین میں باڑا اسی سرکار کا
ہیں زمین و آسماں خوانِ حبیب کبریا

عہد رب نے روز میثاق انبیا سے لے لیا
سر پہ لیں پھر کیوں نہ فرمانِ حبیب کبریا

کچھ نشاں پایا نہ اب تک مہر و مہ چکر میں ہیں
اس قدر اونچا ہے ایوانِ حبیب کبریا

اپنی امت میں کیا اپنی جماعت میں لیا
تجھ پہ جاں قربان احسانِ حبیب کبریا

کون ہے جو ان کے خوانِ فضل سے محروم ہے
ہیں خلیل حق بھی مہمانِ حبیب کبریا

جس کے بلبل ہیں ابوبکر و عمر، عثماں، علی
رشک جنت ہے وہ بستانِ حبیب کبریا

غار تیرہ میں جو کاٹا سانپ نے پروا نہ کی
آفریں اے جاں نثارانِ حبیب کبریا

خوابِ مولیٰ پر نماز عصر کو قرباں کیا
ایسے ہوتے ہیں فدایانِ حبیب کبریا

ہم سیہ کاروں کی بخشش کی کوئی صورت نہیں
جز ترے اے چشم گریانِ حبیب کبریا

عقل عالم کی رسائی ان کے رتبے تک محال
ہاں خدا سے پوچھئے شانِ حبیب کبریا

تجھ سے کب ممکن ہے مدحت اے جمیلؔ قادری
بس خدا خود ہے ثنا خوانِ حبیب کبریا

فیض مرشد ہے جمیلؔ قادری تم پر کہ سب
تم کو کہتے ہیں ثنا خوانِ حبیب کبریا

*****

کسی کا نہ کوئی جہاں یار ہوگا
وہ آقا ہمارا خریدار ہوگا

جو یاں عشق احمد میں سرشار ہوگا
وہ دنیا و عقبیٰ میں ہشیار ہوگا

نبی کی بدولت بروز قیامت
خداوند عالم کا دیدار ہوگا

بھٹکتے پھریں کس لئے ان کے عاصی
شفیع الوریٰ سب کا غم خوار ہوگا

نہ گھبرائیں عاصی کہ روز قیامت
فَتَرْضیٰ کا جلوہ نمودار ہوگا

جسے چاہیں بخشیں کہ خلد و جناں میں
خدا کی قسم دخلِ سرکار ہوگا

شفاعت کا دولھا بنائیں گے ان کو
انہیں تاجِ بخشش سزاوار ہوگا

یہاں ان کا دامن پکڑلو وگر نہ
مدد چاہنا واں پہ بے کار ہوگا

عباد النبی جائیں جنت میں سیدھے
مخالف نبی کا گرفتار ہوگا

مدینے کی گلیاں دکھادے خدایا
یہ اچھا وہیں پر دل زار ہوگا

جو دیکھیں گے ہم سبز گنبد نبی کا
ہمارا نصیبہ بھی بیدار ہوگا

مدینے پہونچنے تو دو ہم سفیرو!
بسیرا مرا زیر دیوار ہوگا

نہ چھوٹے کبھی اپنے مرشد کا دامن
جمیلؔ اس سے بیڑا ترا پار ہوگا

بحمداللہ عبداللہ کا نور نظر آیا
مبارک آمنہ کا نور دل لخت جگر آیا

یہ عبدالمطلب کی خوبی قسمت کہ ان کے گھر
چراغ لامکاں، کون و مکاں کا تاجور آیا

وہ ختم الانبیاء تشریف فرما ہونے والے ہیں
نبی ہر ایک پہلے سے سناتا یہ خبر آیا

ربیع پاک تجھ پر اہلسنت کیوں نہ قرباں ہوں
کہ تیری بارہویں تاریخ وہ جان قمر آیا

ہوئے جب جلوہ فرما شاہ ذیشاں بزم دنیا میں
ہر اک قدسی فلک سے بہر پابوسی اتر آیا

جھکا جاتا ہے سجدے کے لئے اس واسطے کعبہ
کہ مسجود ملائک آج اس میں جلوہ گر آیا

نہ کیوں تنہا کرے فرماں روائی ہفت کشور پر
کہ ہمراہی میں اپنی لے کے وہ فتح وظفر آیا

کہانت مٹ گئی بالکل کہ اب وہ مخبر صادق
بفضل اللہ اک اک بات کی دینے خبر آیا

علوم اولین و آخریں ہیں جس کے سینے میں
خبر ہے ذرہ ذرہ کی جسے وہ باخبر آیا

نفاقِ جاہلیت سے کہو اب منہ چھپا بیٹھے
قبائل کو وہ کرنے کے لئے شیر و شکر آیا

شب میلاد اقدس تھی مسرت ذرہ ذرہ کو
مگر ابلیس اپنے ساتھیوں میں نوحہ گر آیا

زمیں بولی کہ بت خانے سے پاک و صاف ہوتی ہوں
ندا کعبہ سے اٹھی اب مرا مقصود بر آیا

گنہگارو! کدھر ہو فرد عصیاں اپنی دھو ڈالو
رسول اللہ کا دریائے رحمت جوش پر آیا

چلو اے مفلسو! جو آج مانگو گے وہ پاؤ گے
کہ صدقہ بانٹتا ارض و سما کا تاجور آیا

حکومت ایسی نافذ ہے کہ ان کا حکم پاتے ہی
علی کے واسطے مغرب سے سورج لوٹ کر آیا

دیا حکم حضوری جس گھڑی سرکار والا نے
زمیں کو چیر تا سجدہ کناں فوراً شجر آیا

کہو ہر روز کتنی بار تم یاد اس کی کرتے ہو
خیال امت عاصی جسے آٹھوں پہر آیا

یہ کہہ اٹھوں وہ میری قبر میں جب جلوہ فرما ہو
تو ہٹ جا ظلمت مرقد کہ وہ جان قمر آیا

وہابی محفل اقدس میں گر آئے تو یوں سمجھو
کہ انسانوں میں کفری بوجھ لادے جیسے خر آیا

جمیلؔ قادری جب سبز گنبد ان کا دیکھوں گا
تو سمجھوں گا مری نخل تمنا میں ثمر آیا

*****

شاہِ کونین جلوہ نما ہوگیا
رنگ عالم کا بالکل نیا ہوگیا

منتخب آپ کی ذاتِ والا ہوئی
نام پاک آپ کا مصطفیٰ ہوگیا

مل گیا تجھ سے اللہ کا راستہ
حق سے ملنے کے تو واسطہ ہوگیا

آپ وہ نور حق ہیں کہ قرآن میں
وصف رخ آپ کا وَالضُّحیٰ ہوگیا

ایسا اعزاز کس کو خدا نے دیا
جیسا بالا ترا مرتبہ ہوگیا

لامکاں میں بلایا خدا نے تجھے
عرش و کرسی سے بھی تو ورا ہوگیا

ایسی نافذ تمہاری حکومت ہوئی
تم نے جس وقت جو کچھ کہا ہوگیا

مہ دو پارہ ہوا سورج الٹا پھرا
جب اشارہ تمہارا ذرا ہوگیا

کن کی کنجی نہ کیوں کر ہو تیری زباں
حکم رحمٰن تیرا کہا ہوگیا

لب عیسیٰ سے ظاہر تھا جو معجزہ
تیری ٹھوکر سے مولیٰ ادا ہوگیا

سیر کر جائیں آکر جناب مسیح
شہر طیبہ بھی دارالشفا ہوگیا

خاک روضہ کی کحل الجواہر ہوئی
تاج شاہاں ترا نقش پا ہوگیا

آتش عشق مولیٰ سے جو دل تپا
میل سے صاف ہوکر کھرا ہوگیا

جس نے نظارۂ سبز گنبد کیا
اس کا پورا ہر اک مدعا ہوگیا

ہم بھی طیبہ کو اڑ جائیں گے ایک دن
ناز کیوں تجھ کو بادِ صبا ہوگیا

تیرے ہی نور سے دونوں عالم بنے
تو ہی تو ابتدا انتہا ہوگیا

اس نے واللہ اللہ کو پالیا
جو کوئی تجھ پہ دل سے فدا ہوگیا

حق تعالیٰ کا وہ بندۂ خاص ہے
سچے دل سے جو بندہ ترا ہوگیا

پار گردابِ عصیاں سے کیوں کر نہ ہو
جس کی کشتی کا تو ناخدا ہوگیا

تیرے صدقے کہ ہر درد و غم میں تو ہی
نام لیووں کا مشکل کشا ہوگیا

نام نامی ترا نام حق یا نبی
ناتوانوں کے حق میں عصا ہوگیا

اس کو فرصت غم دو جہاں سے ملی
جو بھی دل سے غلام آپ کا ہوگیا

روسیاہوں کو کوئی نہیں پوچھتا
ہاں بھروسہ تری ذات کا ہوگیا

عاصیوں کا نہیں کوئی پرسان حال
اک سہارا فقط آپ کا ہوگیا

روز محشر ہر اک نام لیوا ترا
اک اشارے میں تیرے رہا ہوگیا

لو مبارک تمہارے لئے عاصیو!
باب رحمت محمد کا وا ہوگیا

خلق کیوں کر نہ اس کو کہے تاجدار
جو ترے آستاں کا گدا ہوگیا

سروروں کی اسے سروری مل گئی
تیرے روضہ پہ جو سر فدا ہوگیا

کیوں نہ حاصل ہو اس کو حیات ابد
روضۂ پاک پر جو فنا ہوگیا

یا نبی تیری چوکھٹ پہ عشاق کو
موت اور زندگی کا مزہ ہوگیا

کچھ بشر ہی نہیں بلکہ جن و ملک
سب کو صدقہ تمہارا عطا ہوگیا

واہ وا تیری عزت کہ تیرے سبب
تیری امت پہ فضل خدا ہوگیا

نام تیرا شہا ہر مرض کے لئے
نام لیووں کو تیرے دوا ہوگیا

داغ الفت کی ایسی بڑھی تازگی
زخم دل کا ہمارے ہرا ہوگیا

گور میں حشر میں داغ عشق نبی
غیرت شمس و بدر الدجیٰ ہوگیا

نام تیرا دم نزع جس نے لیا
اس کا ایمان پر خاتمہ ہوگیا

دشمن و دوست، مفلس، غریب و امیر
تیرے صدقہ میں سب کا بھلا ہوگیا

علم غیب نبی کا جو منکر ہوا
قہر قہار میں مبتلا ہوگیا

دیکھ آئینہ نجدی کہ توہین سے
تیرا چہرہ تو الٹا توا ہوگیا

ناز کر اے جمیلؔ اپنی قسمت پہ تو
خاکِ نعلینِ احمد رضا ہوگیا

*****

افلاک سے اونچا ہے ایوان محمد کا
مخلوق الٰہی ہے سامان محمد کا

پاتے ہیں سبھی صدقہ ان کے در اقدس سے
ہر ذرۂ عالم ہے مہمان محمد کا

ہوتی ہے ہر اک نعمت تقسیم مدینے سے
کونین میں جاری ہے فیضان محمد کا

دیتے ہیں ملک پہرا سرکار کے روضے پر
جبریل معظم ہے دربان محمد کا

عالم ہے اگر شیدا ان پر تو تعجب کیا
خود چاہنے والا ہے رحمٰن محمد کا

شاہانِ جہاں کیوں کر رکھیں نہ سر آنکھوں پر
فرمانِ الٰہی ہے فرمان محمد کا

حور و ملک و غلماں، جن و بشر و حیواں
لیتے ہیں سبھی سر پر فرمان محمد کا

طیبہ کو جو جاتا ہے کہتے ہیں ملک باہم
لو دیکھو وہ آتا ہے مہمان محمد کا

تکلیف سفر سے تو دل تنگ نہ ہو زائر
برسے گا ترے اوپر باران محمد کا

رؤیا میں نہ دیکھا گر وہ چہرۂ نورانی
لے جاؤں گا دنیا سے ارمان محمد کا

افسوس کہ اے بلبل تو نے نہ کبھی دیکھا
بے خار گلستاں ہے بستان محمد کا

کیوں چاک ہو غم سے دل کیوں فوجِ الم گھیرے
سر پر ہے غلاموں کے دامان محمد کا

دنیا کی سبھی باتیں مٹ جائیں مرے دل سے
ہو وردِ زباں کلمہ ہر آن محمد کا

جب مدح و ثنا حق نے قرآن میں فرمائی
کیا منہ ہے جو واصف ہو انسان محمد کا

تقدیر جمیلؔ اپنی شاہوں سے رہے بڑھ کر
سگ اپنا بنائے گر دربان محمد کا

*****

شاہا دو جہاں میں ہے شہرہ تری رحمت کا
ہر ذرہ ثنا خواں ہے مولیٰ تری رفعت کا

کچھ صرف غلاموں کی تخصیص نہیں اس میں
کفار نے بھی پایا صدقہ تری رحمت کا

ہم بھول گئے تجھ کو تو نے نہ کبھی چھوڑا
کس منہ سے کریں پھر ہم دعویٰ تری چاہت کا

خود امتی بننے کی مالک سے تمنا کی
موسیٰ نے سنا جس دم رتبہ تری امت کا

مخلوق الٰہی ہے شیدا تو تعجب کیا
جب خود ترا خالق ہے پیارا تری صورت کا

اُس سر کی سرافرازی عالم سے بیاں کیا ہو
جس سر پہ رکھا حق نے تاج اپنی نیابت کا

دربار عدالت میں ہوتا جو نہ تو حامی
غرقاب ہی ہو جاتا بیڑا تری امت کا

ہم تیرے سوا کس سے فریاد کریں اپنی
ذمہ تو لیا تو نے امت کی حمایت کا

پڑتی ہے نظر سب کی آقا ترے دامن پر
اٹھتا ہے تری جانب منہ ساری ہی خلقت کا

میدان قیامت میں جتنے بھی کھڑے ہوں گے
مونہہ حشر میں دیکھیں گے پیارے تری امت کا

اللہ تعالیٰ کو اس بزم قیامت میں
منظور دکھانا ہے سب کو تری عزت کا

کیا غم ہے غلاموں کو گھبراتے ہیں کیوں عاصی
سردار مدینہ جب دولھا ہے شفاعت کا

فہرست کھلی جس دم جنت میں پہنچنے کی
پہلے ہی نکل آیا نمبر تری امت کا

اک آن میں دھو دینا عصیاں کے سیہ نامے
ادنیٰ سا کرشمہ ہے اس چشم عنایت کا

صدیق و عمر دونوں بھیجیں گے غلاموں کو
جس وقت کھلے گا در مولیٰ تری جنت کا

یہ حکم مَلِک ہوگا مالک سے کہ اے مالک
باقی نہ رہے کوئی محبوب کی امت کا

سب اہل معاصی کے جب وزن ہوئے عصیاں
ان سب پہ ہوا بھاری پلّا تری رحمت کا

ہے ناز فقط ہم کو آقا کی شفاعت پر
توشہ تو نہیں کچھ بھی پاس اپنے عبادت کا

دربار عدالت میں اللہ سے کہہ دوں گا
دیدے تو صلہ مجھ کو محبوب کی مدحت کا

دونوں ہوں بہم یک جا کعبہ بھی مدینہ بھی
گر کعبۂ دل میں ہو نقشہ تری تربت کا

پھر قلب میں بندوں کے اک زلزلہ ہو پیدا
گر ذکر سنائیں ہم شاہا تری شوکت کا

زُنّار و صنم توڑے ایماں کے لئے توڑے
اعلان کیا تم نے جس وقت رسالت کا

سورج تو پلٹ آیا اور چاند بنائے دو
صرف ایک اشارہ تھا انگشت شہادت کا

فرزندوں کو جابر کے اک آن میں جاں بخشی
قدرت تو دکھانی تھی اور نام تھا دعوت کا

بندوں کو دیا سب کچھ فاقوں پہ گزاری خود
وہ طور سخاوت کا یہ حال قناعت کا

جب قبر میں دیکھوں گا کہہ دوں گا یہ آقا سے
ہاں کھینچ کے لایا ہے ارمان زیارت کا

اعدا نے تو ایذا دی مولیٰ نے دعا یوں کی
دکھلا دے انہیں یارب! رستہ تو ہدایت کا

بوجہل کو شان ان کی کس طرح نظر آتی
کذاب کی آنکھوں پر پردہ تھا ضلالت کا

سنی کی زباں پر تو ہے ذکر نبی ہر دم
نجدی کا وظیفہ ہے یہ شرک یہ بدعت کا

کیوں ناز جمیلؔ اپنی قسمت پہ نہ ہو مجھ کو
اس نور کا بندہ ہوں مظہر ہے جو وحدت کا

*****

غیر ممکن ہے ثنائے مصطفیٰ
خود ہی واصف ہے خدائے مصطفیٰ

دل میں دے یارب ولائے مصطفیٰ
اور سینہ میں ہو جائے مصطفیٰ

تیرے پیارے کا میں دیوانہ بنوں
یہ دعا ہے اے خدائے مصطفیٰ

مصطفیٰ ہیں ساری خلقت کے لئے
ساری خلقت ہے برائے مصطفیٰ

ڈھونڈتے ہیں سب رضا اللہ کی
چاہتا ہے حق رضائے مصطفیٰ

کیا نسیم خلد خوش آئے اسے
جس کے سر میں ہو ہوائے مصطفیٰ

رزق کیا ہر چیز کے قاسم ہیں وہ
دین رب کی ہے عطائے مصطفیٰ

رہ گئے سدرہ پہ جبریل امیں
عرش سے بھی پار جائے مصطفیٰ

دشت طیبہ میں بہار خلد ہے
جانِ جنت ہے سرائے مصطفیٰ

منتظر ہیں جنتیں اس کے لئے
ورد ہے جس کا ثنائے مصطفیٰ

میری امت میری امت بخش دے
ہے یہی ہر دم دعائے مصطفیٰ

روز محشر ان کے بندوں کے لئے
راہبر ہوگی ضیائے مصطفیٰ

حکم حق ہوگا کہ جائے سب سے قبل
خلد میں ہر ہر گدائے مصطفیٰ

پل سے اتریں ان کے بندے بے خطر
رَبِّ سَلِّم ہے صدائے مصطفیٰ

یوں پکارے گا منادی حشر میں
عاصیو! مژدہ وہ آئے مصطفیٰ

اپنی امت کو چھڑانے کے لئے
حشر میں تشریف لائے مصطفیٰ

جاں کنی کے وقت از راہ کرم
چہرۂ انور دکھائے مصطفیٰ

پوچھتے کیا ہو فرشتو قبر میں
بندۂ حق ہوں ، گدائے مصطفیٰ

قبر و محشر کا یہی ہے اک جواب
بندۂ حق ہوں ، گدائے مصطفیٰ

مہر محشر مجھ پہ ہو جائے گا سرد
بندۂ حق ہوں ، گدائے مصطفیٰ

کیوں ڈرائے گی مجھے نار جحیم
بندۂ حق ہوں ، گدائے مصطفیٰ

دو قدم میں ہوگی طے راہ صراط
بندۂ حق ہوں ، گدائے مصطفیٰ

زہد و طاعت کچھ نہیں ہے میرے پاس　　بندۂ حق ہوں ، گدائے مصطفیٰ
روزِ محشر دھوپ میں ہوں گے عدو　　ہم گدا زیرِ لوائے مصطفیٰ
چاہتا ہوں دل سے احمد کی رضا　　مجھ سے راضی ہو رضائے مصطفیٰ

ہے تمنائے جمیلؔ قادری
سر ہو میرا اور پائے مصطفیٰ

*****

نام لیوا ترا کوچہ سے ترے شاد آیا　　کب ترے در سے کوئی لوٹ کے ناشاد آیا
لے گیا دل کی مرادوں سے وہ بھر کر دامن　　جو ترے روضہ پہ کرتا ہوا فریاد آیا
تیرے روضے کو نہ کیوں قبلۂ حاجات کہوں　　لوٹ کر شاد گیا جو کوئی ناشاد آیا
نام نے تیرے ہر اک غم سے بچایا ہم کو　　رنج سب بھول گئے تو ہمیں جب یاد آیا
جب غلاموں نے مصیبت میں تجھے یاد کیا　　آن کی آن میں تو برسر امداد آیا
تجھ پہ قربان میں اے آئینۂ ذاتِ خدا　　اک نظر دیکھ لیا تجھ کو خدا یاد آیا

کب وہ دن ہوگا الٰہی! کہ یہ احباب کہیں
اے جمیلؔ رضوی دیکھ تو بغداد آیا

*****

سلطان جہاں محبوب خدا تری شان وشوکت کیا کہنا
ہر شے پہ لکھا ہے نام ترا ترے ذکر کی رفعت کیا کہنا

ہے سر پر تاج نبوت کا جوڑا ہے تن پہ کرامت کا
سہرا ہے جبیں پہ شفاعت کا امت پہ ہے رحمت کیا کہنا

اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَر فرمائے ترے حق میں داور
وحدت کا کیا تجھ کو مظہر اور دی ہے کثرت کیا کہنا

معراج ہوئی تا عرش گئے حق تم سے ملا تم حق سے ملے
سب راز فَاَوْحیٰ دل پہ کھلے یہ عزت وحشمت کیا کہنا

حوروں نے کہا سبحان اللہ، غلماں نے پکارا صلی اللہ
اور قدسی بولے الا اللہ ہے عرش پہ دعوت کیا کہنا

قرآن کلام باری ہے اور تیری زباں سے جاری ہے
کیا تیری فصاحت پیاری ہے اور تیری بلاغت کیا کہنا

باتوں سے ٹپکتی لذت ہے آنکھوں سے برستی رحمت ہے
خطبے سے چمکتی ہیبت ہے اے شاہ رسالت کیا کہنا

سب مثل ہتھیلی پیش نظر ہر غیب عیاں ہے سینے پر
یہ نور نظر یہ چشم و بصر یہ علم وحکمت کیا کہنا

ہو حسن نبی کی کس سے صفت جس کی ہے خدا کو بھی چاہت
وَالشَّمْس چمک طٰہٰ رنگ پھر اس میں ملاحت کیا کہنا

ہر ذرہ ترا دیوانہ ہے ہر دل میں ترا کاشانہ ہے
ہر شمع تری پروانہ ہے اے شمع ہدایت کیا کہنا

صدیق و عمر، عثمان و علی اور ان کے سوا اصحاب نبی
قربان رہے آقا پہ سبھی کی خوب رفاقت کیا کہنا

صدیق ہیں جان صداقت کی فاروق ہیں شان عدالت کی
عثمان ہیں کان مروت کی حیدر کی ولایت کیا کہنا

دو پھول بتولی گلشن کے اک سبز ہوئے اک سرخ ہوئے
بغداد و عرب جن سے مہکے ان پھولوں کی نکہت کیا کہنا

گیسوئے کرم کھل جائیں اگر رحمت کی گھٹا برسے جم کر
پیاسے یہ کہیں خوش ہو ہو کر اے ابر رحمت کیا کہنا

آنکھوں سے کیا دریا جاری اور لب پہ دعا پیاری پیاری
رو رو کے گزاری شب ساری اے حامی امت کیا کہنا

عالم کی بھریں ہر دم جھولی خود کھائیں تو بس جو کی روٹی
وہ شان عطا و سخاوت کی یہ زہد و قناعت کیا کہنا

شہرت ہے جمیلؔ اتنی تیری یہ سب ہے کرامت مرشد کی
کہتے ہیں تجھے مداح نبی سب اہلسنت کیا کہنا

*****

وہ ماہ عرب آج کعبہ میں چمکا
جو مالک ہے سارے عرب اور عجم کا

نہ ہوتا اگر وہ تو کچھ بھی نہ ہوتا
یہ جلوہ ہے عالم میں سب اس کے دم کا

ہوا اُس طرف رحمت حق کا دورہ
جدھر ہو گیا ایک پھیرا کرم کا

میں اس عدل و انصاف و رحمت کے قرباں
مٹا نام عالم سے ظلم و ستم کا

کیا سارے عالم کو سرشار وحدت
اٹھا دور دنیا سے کفر و صنم کا

ملی ہم کو اسلام و ایماں کی دولت
یہ ہے فیض سب تیرے جود اتم کا

ہے کافی ہمارے لئے دو جہاں میں
اشارہ فقط تیری چشم کرم کا

عرب والے آقا کی دی جب دوہائی
اسی دم ہوا رنگ فق ہر الم کا

یہاں پر لحد میں قیامت میں پل پر
سہارا ہے بس اک شفیع الامم کا

عرب کے قمر مجھ کو صورت دکھا دو
میں دنیا میں مہمان ہوں کوئی دم کا

خدا نے انہیں لامکاں میں بلایا
بیاں کس سے ہو ان کے جاہ و حشم کا

جو رضواں مدینے کو دیکھیں تو کہہ دیں
کہ نقشہ ہے بالکل یہ باغ ارم کا

ترے علم و سمع و بصیرت کا منکر
وہابی ہے کم بخت اندھا جنم کا

کہے شرک جس کو اسی میں ہو شامل
ادھرمی ہے کیا ٹھیک اس کے دھرم کا

جمیلؔ اپنے آقا کا مدحت سرا ہے
کرم ہے رضاؔ کی نگاہ کرم کا

*****

کرتے ہیں جن و بشر ہر وقت چرچا غوث کا
بج رہا ہے چار سو عالم میں ڈنکا غوث کا

نار دوزخ سے بچائے گا سہارا غوث کا
لے چلے گا خلد میں ادنیٰ اشارہ غوث کا

نزع میں مرقد میں محشر میں مدد فرمائیں گے
ہو چکا ہے عہد پہلے ہی ہمارا غوث کا

خالق کون و مکاں نے پہلے ہی روز ازل
لکھ دیا ہے میری پیشانی پہ بندہ غوث کا

کیا عجب بے پوچھے مجھ کو چھوڑ دیں منکر نکیر
دیکھ کر میرے کفن پر نام لکھا غوث کا

نزع میں مرقد میں محشر میں کہیں بھی یا خدا
ہاتھ سے چھوٹے نہ دامان معلیٰ غوث کا

ہاں ذرا ٹھہرو فرشتو! پھر جو چاہو پوچھنا
کر تو لینے دو مجھے پہلے نظارہ غوث کا

سب خس و خاشاک عصیاں آن میں بہہ جائے گا
جوش پر آجائے گا جس وقت دریا غوث کا

جھولیاں پھیلاؤ دوڑو بھیک لو دامن بھرو
بٹ رہا ہے آستاں پر عام باڑا غوث کا

آنکھیں ملنے کے لئے ہاتھ آئے چوکھٹ غوث کی
سر رگڑنے کے لئے مل جائے روضہ غوث کا

سجدہ گاہِ جن و انساں آپ کا نقش قدم
تاج والوں کے لئے ہے تاج تلوا غوث کا

روشنی شمع سے کیا کام اندھی آنکھ کو
مومنوں کے چشم دل میں ہے اجالا غوث کا

سلطنت شاہِ مدینہ نے عطا فرمائی ہے
رائج اقلیم ولایت میں ہے سکہ غوث کا

جلتے ہیں دشمن خدا کے ان کے ذکر و فکر سے
ورد سب اللہ والے کرتے ہیں یا غوث کا

کر رہے ہیں اشقیا کوشش گھٹانے کی مگر
روز افزوں ہو رہا ہے بول بالا غوث کا

نقشۂ شاہ مدینہ صاف آتا ہے نظر
جب تصور میں جماتے ہیں سراپا غوث کا

صدقے اس بندہ نوازی کے فدا اس دین کے
ہم سے کتے پل رہے ہیں کھا کے ٹکڑا غوث کا

حشر میں اٹھا ہوا ہے روئے انور سے نقاب
عاشقو! دل کھول کے کرلو نظارہ غوث کا

عمر بھر رکھنا جمیلؔ قادری ورد زباں
نام حق کا اور حبیب کبریا کا غوث کا

غوث کو کیوں کر نہ آئے پیار تم پر اے جمیلؔ
ہے رضاؔ مرشد تمہارا جب کہ پیارا غوث کا

*****

خدا کے فضل سے ہم پر ہے سایہ غوث اعظم کا
ہمیں دونوں جہاں میں ہے سہارا غوث اعظم کا

بلیات و غم و افکار کیوں کر گھیر سکتے ہیں
سروں پر نام لیووں کے ہے پنجہ غوث اعظم کا

مریدی لا تخف کہہ کر تسلی دی غلاموں کو
قیامت تک رہے بے خوف بندہ غوث اعظم کا

جو اپنے کو کہے میرا، مریدوں میں وہ داخل ہے
یہ فرمایا ہوا ہے میرے آقا غوث اعظم کا

سجل ان کو دیا وہ رب نے جس میں صاف لکھا ہے
کہ جائے خلد میں ہر نام لیوا غوث اعظم کا

ہماری لاج کس کے ہاتھ ہے بغداد والے کے
مصیبت ٹال دینا کام کس کا غوث اعظم کا

جہازِ تاجراں گرداب سے فوراً نکل آیا
وظیفہ جب انہوں نے پڑھ لیا یا غوث اعظم کا

گئے اک وقت میں ستر مریدوں کے یہاں آقا
سمجھ میں آ نہیں سکتا معما غوث اعظم کا

شفا پاتے ہیں صدہا جاں بلب امراض مہلک سے
عجب دارالشفا ہے آستانہ غوث اعظم کا

نہ کیوں کر اولیا اس آستانے کے بنیں منگتا
کہ اقلیم ولایت پر ہے قبضہ غوث اعظم کا

بلا کر کافروں کو دیتے ہیں ابدال کا رتبہ
ہمیشہ جوش پر رہتا ہے دریا غوث اعظم کا

بلاد اللہ ملکی تحت حکمی سے یہ ظاہر ہے
کہ عالم میں ہر اک شے پر ہے قبضہ غوث اعظم کا

وولانی علی الاقطاب جمعا صاف کہتا ہے
کہ ہر اک قطب ہے عالم میں چیلا غوث اعظم کا

فحکمی نافذ فی کل حال سے ہوا ظاہر
تصرف انس و جن سب پر ہے آقا غوث اعظم کا

سلاطینِ جہاں کیوں کر نہ ان کے رعب سے کانپیں
نہ لایا شیر کو خطرے میں کتا غوث اعظم کا

ہوئی اک دیو سے لڑکی رہا اس نام لیوا کی
پڑھا جنگل میں جب اس نے وظیفہ غوث اعظم کا

ہوا موقوف فوراً ہی برسنا اہل مجلس پر
جو پایا ابر باراں نے اشارہ غوث اعظم کا

نیا ہفتہ نیا دن سالِ نو جس وقت آتا ہے
ہر اک پہلے بجالاتا ہے مجرا غوث اعظم کا

جو حق چاہے وہ یہ چاہیں جو یہ چاہیں وہ حق چاہے
تو مٹ سکتا ہے پھر کس طرح چاہا غوث اعظم کا

فقیہوں کے دلوں سے دھو دیا ان کے سوالوں کو
دلوں پر ہے بنی آدم کے قبضہ غوث اعظم کا

وہ کہہ کر قم باذن اللہ جلا دیتے ہیں مردوں کو
بہت مشہور ہے احیائے موتیٰ غوث اعظم کا

جلایا استخوانِ مرغ کو دست کرم رکھ کر
بیاں کیا ہو سکے احیائے موتیٰ غوث اعظم کا

الی یا مبارک آتی تھی آواز خلوت میں
یہیں سے جان لے منکر تو رتبہ غوث اعظم کا

فرشتے مدرسے تک ساتھ پہنچانے کو جاتے تھے
یہ دربارِ الٰہی میں ہے رتبہ غوث اعظم کا

سفر سے واپسی میں دین اقدس کو کیا زندہ
محی الدیں ہوا یوں نام والا غوث اعظم کا

جو فرمایا کہ دوش اولیا پر ہے قدم میرا
لیا سر کو جھکا کر سب نے تلوا غوث اعظم کا

دم فرماں خراساں میں معین الدین چشتی نے
جھکا کر سر لیا آنکھوں پہ تلوا غوث اعظم کا

نہ کیوں کر سلطنت دونوں جہاں کی ان کو حاصل ہو
سروں پر اپنے لیتے ہیں جو تلوا غوث اعظم کا

لعاب اپنا چٹایا احمد مختار نے ان کو
تو پھر کیسے نہ ہوتا بول بالا غوث اعظم کا

رسول اللہ نے خِلعت پنہایا برسر مجلس
بجے کیوں کر نہ پھر عالم میں ڈنکا غوث اعظم کا

محرر چار سو مجلس میں حاضر ہو کے لکھتے تھے
ہوا کرتا تھا جو ارشاد والا غوث اعظم کا

اگرچہ مرغ سب کے بول کر خاموش ہوتے ہیں
مگر ہاں مرغ بولے گا ہمیشہ غوث اعظم کا

کھلے ہفتاد در اک آن میں علم لدنی کے
خزینہ بن گیا علموں کا سینہ غوث اعظم کا

ہمارا ظاہر و باطن ہے ان کے آگے آئینہ
کسی شے سے نہیں عالم میں پردہ غوث اعظم کا

پڑھی لاحول اور شیطاں کے دھوکے کو کیا غارت
علوم و فضل سے وہ نور چمکا غوث اعظم کا

قصیدے میں جناب غوث کے دیکھو نظرت کو
تو سوجھے دور کی ظاہر ہو رتبہ غوث اعظم کا

رہے پابند احکام شریعت ابتدا ہی سے
نہ چھوٹا شیر خواری میں بھی روزہ غوث اعظم کا

ہے جب عرش الٰہی پہلی منزل ان کے زینہ کی
تو پھر کس کی سمجھ میں آئے رتبہ غوث اعظم کا

محمد کا رسولوں میں ہے جیسے مرتبہ اعلیٰ
ہے افضل اولیا میں یوں ہی رتبہ غوث اعظم کا

عطا کی ہے بلندی حق نے اہل اللہ کے جھنڈوں کو
مگر سب سے کیا اونچا پھریرا غوث اعظم کا

اسی باعث سے ہیں قبروں میں اپنی اولیا زندہ
حیات دائمی پاتا ہے کشتہ غوث اعظم کا

مری جاں کندنی کا وقت راحت سے بدل جائے
سر بالیں اگر ہو جائے پھیرا غوث اعظم کا

رہائی مل گئی اس کو عذاب قبر و محشر سے
یہاں پر مل گیا جس کو وسیلہ غوث اعظم کا

یہ سنتے ہیں نکیرین اس پہ کچھ سختی نہیں کرتے
لکھا ہوتا ہے جس کے دل پہ طغرا غوث اعظم کا

ق

عزیزو! کر چکو تیار جب میرے جنازے کو
تو لکھ دینا کفن پر نام والا غوث اعظم کا

لحد میں جب فرشتے مجھ سے پوچھیں گے تو کہہ دوں گا
طریقہ قادری ہوں نام لیوا غوث اعظم کا

ندا دے گا منادی حشر میں یوں قادریوں کو
کدھر ہیں قادری کر لیں نظارہ غوث اعظم کا

چلا جائے بلا خوف و خطر فردوس اعلیٰ میں
فقط اک شرط ہے ہو نام لیوا غوث اعظم کا

فرشتو! روکتے ہو کیوں مجھے جنت میں جانے سے
یہ دیکھو ہاتھ میں دامن ہے کس کا غوث اعظم کا

جناب غوث دولھا اور براتی اولیا ہوں گے
مزہ دکھلائے گا محشر میں سہرا غوث اعظم کا

یہ کیسی روشنی پھیلی ہے میدان قیامت میں
نقاب اٹھا ہوا ہے آج کس کا غوث اعظم کا

یہ محشر میں کھلے ہیں گیسوئے عنبر فشاں کس کے
برستا ہے کرم کا کس کے جھالا غوث اعظم کا

یہ قیدی چھٹ رہے ہیں اس لئے میدان محشر میں
خدا خود بانٹتا ہے آج صدقہ غوث اعظم کا

گزاری کھیل میں کل اب ہوئی اعمال کی پرسش
مگر کام آگیا اس دم وسیلہ غوث اعظم کا

کبھی قدموں پہ لوٹوں گا کبھی دامن پہ مچلوں گا
بتادوں گا کہ یوں چھٹتا ہے بندہ غوث اعظم کا

ٹھکانا اس کے نیچے یا خدا مل جائے ہم کو بھی
کھڑا ہو حشر میں جس وقت جھنڈا غوث اعظم کا

خداوندا دعا مقبول کر ہم روسیاہوں کی
گناہوں کو ہمارے بخش صدقہ غوث اعظم کا

مری پھوٹی ہوئی تقدیر کی قسمت چمک جائے
بنائے مجھ کو اپنا سگ جو کتا غوث اعظم کا

لحد میں بھی کھلی ہیں اس لئے عشاق کی آنکھیں
کہ ہو جائے یہیں شاید نظارہ غوث اعظم کا

صدائے صور سن کر قبر سے اٹھتے ہی پوچھوں گا
کہ بتلاؤ کدھر ہے آستانہ غوث اعظم کا

کچھ اک ہم ہی نہیں ہیں آستانِ پاک کے کتے
زمانہ پل رہا ہے کھا کے ٹکڑا غوث اعظم کا

نبی نور الٰہی اور یہ نور مصطفائی ہیں
تو پھر نوری نہ ہو کیوں کر گھرانا غوث اعظم کا

نبی کے نور کو گر دیکھنا چاہے انہیں دیکھے
سراپا نور احمد ہے سراپا غوث اعظم کا

رسول اللہ کا دشمن ہے غوث پاک کا دشمن
رسول اللہ کا پیارا ہے پیارا غوث اعظم کا

مخالف کیا کرے میرا کہ ہے بے حد کرم مجھ پر
خدا کا رحمۃ للعٰلمیں کا غوث اعظم کا

جمیلؔ قادری سو جاں سے ہو قربان مرشد پر
بنایا جس نے تجھ جیسے کو بندہ غوث اعظم کا

*****

مناجات دربارگاہ مرجع انام

دردا پنادے اس قدر یارب
نہ پڑے چین عمر بھر یارب

میری آنکھوں کو دے وہ بینائی
تو ہی آئے مجھے نظر یارب

ورد میرا ہو تیرا کلمۂ پاک
جب کہ دنیا سے ہو سفر یارب

شجر نعت دل میں بویا ہے
جلد اس میں لگا ثمر یارب

تیرے محبوب کا میں واصف ہوں
دے زباں میں مری اثر یارب

بطفیل رسولِ ہر دو سرا
ساتھ میرے رہے ظفر یارب

تیری رحمت جو میرے ساتھ رہے
مجھ کو کس کا ہو پھر خطر یارب

ایسا مجھ کو گما دے الفت میں
نہ رہے اپنی کچھ خبر یارب

ق

دیکھنے کے لئے مجھے ترسے
عمر بھر میری چشم تر یارب

جان نکلے تو اس طرح نکلے
تیرے در پر ہو میرا سر یارب

قبر میں اور جاں کنی کے وقت
جب ہو حالت مری دگر یارب

ق

سختیوں سے مجھے بچا لینا
رکھنا رحمت کی تو نظر یارب

ایسی دے میرے دل کو اپنی تلاش
مجھ کو مل جائے تیرا گھر یارب

آستانے کا اپنے رکھ منگتا
نہ پھرا مجھ کو در بدر یارب

میں نے پھیلایا دامنِ مقصود
بھر دے رحمت کے تو گہر یارب

دلِ ویراں کو نور سے بھر دے
کہ ہو آباد یہ کھنڈر یارب

عرش اس کو کہوں کہ بیت اللہ
میرے دل میں ہے تیرا گھر یارب

نام کو تیرے رٹتے رٹتے روز
شام سے میں کروں سحر یارب

میرے سینے کو اپنی الفت سے
بطفیل حبیب بھر یارب

ذرہ ذرہ سے آشکارا ہے
گو کسی جا نہیں مگر یارب

ق

تیرا جلوہ کہاں نہیں موجود
سب کے دل میں ہے تیرا گھر یارب

نَحْنُ اَقْرَب سے کھل گیا تو ہے
رگِ جاں سے قریب تر یارب

تیری تحمید کرتے ہیں ہر دم
مور و مار و شجر، حجر یارب

کرتے ہیں صبح و شام، لیل و نہار
تیری تسبیح خشک و تر یارب

میرے جرم و قصور پر تو نہ جا
اپنی رحمت پہ کر نظر یارب

نہ ٹھکانا مرا لگے گا کہیں
تو نے چھوڑا مجھے اگر یارب

اپنے محبوب کا مجھے واصف
رکھ تو رحمت سے عمر بھر یارب

اڑ کے پہنچوں میں شہر طیبہ میں
میرے لگ جائیں ایسے پر یارب

یوں اٹھوں قبر سے درخشاں رو
جیسے نکلا کوئی قمر یارب

میرے پیارے ترے حبیب جنہیں
تو نے بلوایا عرش پر یارب

ق

ان کا اور ان کی آل کا صدقہ
خاتمہ تو بخیر کر یارب

میری اولاد اور مری بہنیں
اور مرے مادر و پدر یارب

ق

جملہ احباب اور سب اہل سنن
کل پہ رحمت کی رکھ نظر یارب

دشمنوں پر طفیل غوث وریٰ
میرے مرشد کو دے ظفر یارب

میرے استاد تھے حسنؔ مرحوم
نور سے ان کی قبر بھر یارب

اتحاد ایسا سنیوں میں دے
کہ رہیں شیر اور شکر یارب

ذکر محبوب کی یہ محفل ہے
اس میں حاضر ہے جو بشر یارب

مرد و عورت، گدا، غریب و امیر — سب کی پوری مرادیں کر یارب
نیک کاموں کی ان کو دے توفیق — کر عطا سب کو زور و زر یارب
جو ہیں کم رزق مفلس و محتاج — رزق دے ان کو پیٹ بھر یارب
لاولد کی مراد پوری کر — نیک بیٹوں سے گود بھر یارب
بانی مجلس مبارک کا — رہے ٹھنڈا دل و جگر یارب
جو کہ جلتے ہیں ذکر مولد سے — کر عطا ان کو تو سقر یارب
نیچری و وہابی و رفاض — قہر کی ان پہ کر نظر یارب
اور جتنے ہیں دشمن اسلام — جلد دوزخ میں ان کو بھر یارب
مسخ کر دے کہ ان کی ہو جائے — صورت و صوت مثلِ خر یارب
دے یہ توفیق تیرے اعدا سے — اہل سنت کریں حذر یارب
زیر ہر دم رہیں تیرے دشمن — دین تیرا رہے زبر یارب

قادری ہے جمیلؔ اے غفار
سب گنہ اس کے عفو کر یا رب

*****

چودھویں کا چاند ہے روئے حبیب — اوج ہلالِ عید ابروئے حبیب
جان کو قرباں کروں مثلِ چکور — خواب میں دیکھوں اگر روئے حبیب
عرض کرنا بے کلی میری صبا — ہو گزر تیرا اگر سوئے حبیب

زاہدو! ہے فکر تم کو خلد کی
ہم کو پہنچائے خدا کوئے حبیب

جو فنا ہیں عشق مولیٰ میں انہیں
آتی ہے طیبہ سے خوشبوئے حبیب

وہ مدینے سے اٹھی کالی گھٹا
وہ کھلے پر نور گیسوئے حبیب

بار بار آتے تھے جبریل امیں
اس قدر مرغوب تھا کوئے حبیب

عشق میں پاسِ شریعت ہو ضرور
عاشقو! یہ ہے ترازوئے حبیب

دشمنوں کو ظلم کے بدلے دعا
میں ترے قربان اے خوئے حبیب

اس کو شیروں پر شرف حاصل ہوا
جو بنا ادنیٰ سگِ کوئے حبیب

ڈھونڈتے ہیں سب رضامندی حق
حق تعالیٰ ہے رضا جوئے حبیب

سب نظر رکھتے ہیں خالق کی طرف
اور خالق کی نظر سوئے حبیب

حضرتِ خالد کا ہے یہ تجربہ
جنگ میں کام آتے ہیں موئے حبیب

اپنے اوپر بار عالم کا لیا
مرحبا اے زورِ بازوئے حبیب

اے جمیلؔ قادری ہشیار ہو
موت ہے نزدیک چل سوئے حبیب

*****

عاشقو! ورد کرو صلِ علیٰ آج کی رات
میں پڑھوں شاہ کی کچھ مدح وثنا آج کی رات

زیب دنیا ہوئے وہ شاہ ہدیٰ آج کی رات
دونوں عالم میں ہے یہ شور بپا آج کی رات

پھیلی عالم میں محمد کی ضیا آج کی رات
مہ و خورشید نے منہ ڈھانک لیا آج کی رات

مانگ لو مانگنا ہو جس کو دعا آج کی رات
وا درِ پاک اجابت کا ہوا آج کی رات

نار فارس کی بجھی نورِ الٰہی چمکا
قاطع شرک ہوا جلوہ نما آج کی رات

خشک ساوا ہے ساوا میں ہے دریا جاری
لو زمانہ کا ہوا رنگ نیا آج کی رات

اس لئے نصب کیا سبز علم کعبے پر
ہفت اقلیم کا مالک وہ ہوا آج کی رات

اہل توحید سے تکبیر کا وہ شور اٹھا
کہ صنم خانوں میں کہرام مچا آج کی رات

زلزلہ آگیا شق ہوگیا قصر کسریٰ
ٹوٹ کر کنگروں کا ڈھیر ہوا آج کی رات

شمع توحید سے روشن ہوا سارا عالم
کفر کفار کا کافور ہوا آج کی رات

سرنگوں ہو گئے بت روئے زمیں کے سارے
کعبۂ پاک بھی سجدے میں جھکا آج کی رات

سر افلاک خمیدہ ہے فلک کے آگے
ٹوٹے پڑتے ہیں ستارے زسما آج کی رات

آسماں ہوتا ہے قرباں یہ زمیں سے کہہ کر
کی خدا نے تجھے دولت یہ عطا آج کی رات

جانور دیتے ہیں آپس میں مبارک بادی
اور شیاطیں میں ہے فریاد و بکا آج کی رات

گل وہ پھولا ہے مہک جائیں گے دونوں عالم
کہتی گلشن میں ہے یہ بادِ صبا آج کی رات

خلق پر برسیں گے اب خوب کرم کے جھالے
جھوم کر کعبے سے ہے ابر اٹھا آج کی رات

آ رہے ہیں درِ اقدس پہ مرادیں لینے
ہاتھ پھیلائے ہوئے شاہ و گدا آج کی رات

کسی بے کس کی زباں پر یہ صدا ہے پیہم
اس طرف کو بھی نظر بہرِ خدا آج کی رات

اپنے محبوب کی اللہ نے امت میں کیا
سنیو! مل کے کرو شکرِ خدا آج کی رات

اے جمیلؔ رضوی وصفِ نبی کر اتنا
کہ رضا مند ہو احمد کی رضا آج کی رات

*****

مبارک عرض

کروں کیا حالِ دل اظہار یا غوث
کہ تم ہو عالم الاسرار یا غوث

نکالو بحرِ غم سے میری کشتی
ہے حائل بیچ میں منجدھار یا غوث

سوا تیرے کہوں غم کس سے اپنا
نہیں میرا کوئی غم خوار یا غوث

مدد کا وقت ہے امداد کیجے
مری حالت ہوئی ہے زار یا غوث

دل تاریک پر فرمادے صیقل
مرا سینہ ہو پُر انوار یا غوث

عطا کر صحتِ کامل اسے بھی
یہ بندہ ہے ترا بیمار یا غوث

بُلا بغداد میں للہ آقا
دکھا اپنا مجھے دربار یا غوث

اشارے سے تری رحمت کے بن جائے
یہ اجڑا بن مرا گلزار یا غوث

مری آنکھوں کو میرے دل کے اندر
نظر آئیں ترے انوار یا غوث

نہ گھبراؤں شبِ تارِ لحد سے
نظر آئیں ترے انوار یا غوث

کھلے جب خوابِ مرقد سے مری آنکھ
مجھے ہو آپ کا دیدار یا غوث

تمہارے روئے روشن کو کہوں کیا
قمر یا مطلع انوار یا غوث

رہِ موصل ہوئی اک آن میں طے
کرامت آپ کی رفتار یا غوث

مدد فرمائیے یا غوث اعظم
مرا کوئی نہیں ہے یار یا غوث

مدد کا وقت ہے سرکار آؤ
کیا غم نے مجھے لاچار یا غوث

نکالا سیکڑوں ڈوبے ہوؤں کو
مرے بیڑے کو کردو پار یا غوث

بڑھا کر ہاتھ اک ٹکڑا اٹھادو
کہ یہ بندہ بھی ہے حق دار یا غوث

اغثنی یا حبیبی غوث الاعظم
ہوا ہے غم گلے کا ہار یا غوث

کہاں تک میں پھروں بیکار شاہا
مجھے کر دیجئے باکار یاغوث

پڑا سوتا ہے میرا بخت خفتہ
ذرا کر دیجئے بیدار یاغوث

مئے عرفاں کا اک ساغر پلا کر
مجھے کر دیجئے ہشیار یاغوث

خودی ایسی مٹا دل سے کہ مل جائیں
خدا اور احمد مختار یاغوث

مجھے ایسی عطا کر یاد اپنی
نہ بھولوں میں تجھے زنہار یاغوث

فنا کر یوں کہ میں سوتے میں دیکھوں
ترا دربارِ پُر انوار یاغوث

تمنا بلبل شیدا کی یہ ہے
ملے بغداد کا گلزار یاغوث

مجھے دنیا میں جنت ہو جو مل جائے
تمہارا سایۂ دیوار یاغوث

کہاں جا کر کرے آنکھوں کو روشن
تمہارا طالب دیدار یاغوث

ہوں میں بھی قادری یا عبد قادر
نہ ہوں دونوں جہاں میں خوار یاغوث

رہے سرسبز میرا غنچۂ دل
چبھے کوئی نہ غم کا خار یاغوث

پڑھیں تسبیح تیرے نام کی ہم
رہے جب تک نفس کا تار یاغوث

رہوں ہر وقت سرگرم اطاعت
مجھے ایسا بنا دیں دار یاغوث

ترے اک قطرۂ رحمت سے دھل جائے
گناہوں کا مرے طومار یاغوث

پکڑنا ہاتھ میرا دستگیرا
عبورِ پُل نہ ہو دشوار یاغوث

کرو سو مرتبہ اس کی مدد تم
پکارے جو تمہیں اک بار یاغوث

کہے جاؤ مریدی لا تخف تم
پکارے جاؤں میں ہر بار یاغوث

زہے قسمت قیامت تک رہے گا
مریدوں پر تمہارا پیار یاغوث

تمامی اولیا کے تا قیامت
تمہیں ہو قافلہ سالار یاغوث

کریں گے روز محشر ہم پہ سایہ
تمہارے گیسوئے خم دار یاغوث

سفارش کیجئے محشر میں میری
کہ مجھ کو بخش دے غفار یا غوث

مسلماں کیجئے ایسا خدا را
کہ ٹوٹے نفس کا زنار یا غوث

اطبا کر سکیں جس کا نہ چارہ
تو کھو دیتا ہے وہ آزار یا غوث

مریضوں کے لئے دارالشفا ہے
ترا دربارِ پُر انوار یا غوث

ہیں ملتی نامرادوں کو مرادیں
ترا دَربار ہے دُربار یا غوث

سلاطین زمانہ کیوں نہ مانگیں
ترا دَربار ہے دُربار یا غوث

اغثنی کہہ کے جو مانگا وہ پایا
ترا دَربار ہے دُربار یا غوث

رسول اللہ کا تو لاڈلا ہے
علی کرتے ہیں تجھ کو پیار یا غوث

قدم تیرا ہے دوش اولیا پر
تجھے حق نے کیا سردار یا غوث

نبی کے معجزوں کا تو ہے مظہر
بتاتے ہیں ترے آثار یا غوث

رسول اللہ نے سینے میں تیرے
بھرے ہیں غیب کے اسرار یا غوث

علوم مصطفیٰ و مرتضیٰ کے
تمہیں پر ہیں کھلے اسرار یا غوث

لقب ہے مجمع البحرین تیرا
ہیں جاری تجھ سے سب انہار یا غوث

عراق، اجمیر، مارہرہ، بریلی
نہیں کس جا ترے انوار یا غوث

دل مغموم سے میری بصد آہ
نکلتی ہے صدا ہر بار یا غوث

ہے میری تاک میں شیطان مردود
مدد تیری رہے تیار یا غوث

تمہارے دشمنوں کے کاٹنے کو
زباں میری بنے تلوار یا غوث

خدا کا خاص بندہ بن گیا وہ
کیا جس نے ترا اقرار یا غوث

خدا بھی ہوگیا ناراض اس سے
تو جس سے ہوگیا بیزار یا غوث

بلاشک ہوگیا مقہورِ ایزد
کیا جس نے ترا انکار یا غوث

ہوئی ذلت اسے دونوں جہاں میں　　پڑی جس پر تری پھٹکار یاغوث
دوبارہ دین کو اب زندہ کیجے　　ہوئی ہے یورشِ کفار یاغوث
رہیں منگتا ہمیشہ شاد و آباد　　اور اعدائے لعیں فی النار یاغوث

جمیلؔ قادری کی لاج رکھنا
حضورِ واحد قہار یاغوث

*****

پردہ رخ انور سے جو اٹھا شب معراج
جنت کا ہوا رنگ دوبالا شب معراج

حوروں نے بھی گایا یہ ترانہ شب معراج
خالق نے محمد کو بلایا شب معراج

گیسو کھلے گھنگھور گھٹا اٹھی کہ ہم پر
بارانِ کرم جھوم کے برسا شب معراج

اے رحمت عالم تری رحمت کے تصدق
ہر ایک نے پایا ترا صدقہ شب معراج

جس وقت چلی شاہ مدینہ کی سواری
سجدے میں جھکا عرش معلیٰ شب معراج

خورشید و قمر، ارض و سما، عرش و ملائک
کس نے نہیں پایا ترا صدقہ شب معراج

وہ جوش تھا انوار کا افلاک کے اوپر
ملتا نہ تھا نظارہ کو رستہ شب معراج

مہمان بلانے کے لئے اپنے نبی کو
اللہ نے جبریل کو بھیجا شب معراج

یہ شانِ جلالت کہ نہایت ہی ادب سے
جبریل نے آقا کو جگایا شب معراج

جبریل بھی حیران ہوئے دیکھ کے رتبہ
سدرہ سے قدم جب کہ بڑھایا شب معراج

جبریل تھکے ہو گئے سرکار روانہ
منہ تکتا ہوا رہ گیا سدرہ شب معراج

ہمراہ سواری کے تھیں افواجِ ملائک
بن کر چلے اس شان سے دولھا شب معراج

یوں مسجد اقصیٰ میں نماز اس نے پڑھائی
طالب سے ملیں پڑھ کے دوگانہ شب معراج

ہر ایک نبی بلکہ سب افلاک کے قدسی
پڑھتے تھے شہنشاہ کا خطبہ شب معراج

جان دو جہاں رفعت سرکار پہ قرباں
کہتا تھا یہ بڑھ بڑھ کے رَفَعْنَا شب معراج

مدت سے جو ارمان تھا وہ آج نکالا
حوروں نے کیا خوب نظارہ شب معراج

آراستہ ہو خلد مؤدب ہوں فرشتے
یوں ہاتف غیبی نے پکارا شب معراج

پیہم چلی آتی تھیں دعاؤں کی صدائیں
ہر رات نبی کی ہو خدایا شب معراج

تھی راستہ بھر ان پہ درودوں کی نچھاور
باندھا گیا تسلیم کا سہرا شب معراج ق

دولھا تھے محمد تو براتی تھے فرشتے
اس شان سے پہونچے مرے مولیٰ شب معراج

اللہ کی رحمت سے وہ مہکا گلِ وحدت
خوشبو سے بسا عالم بالا شب معراج

روشن ہوئے سب ارض و سما نور سے اس کے
جب ماہِ عرب عرش پہ چمکا شب معراج

تھا چرخ چہارم پہ کوئی طور کے اوپر
سرکار گئے عرش سے بالا شب معراج

جب پہونچے مقام فَتَدَلّٰی پہ محمد
خالق سے رہا کچھ بھی نہ پردہ شب معراج

اے صل علیٰ بزم تَدَلّٰی میں پہنچ کر
اس ذات میں گم ہو گئے آقا شب معراج

ممکن ہی نہیں عقل دو عالم کی رسائی
ایسا دیا اللہ نے رتبہ شب معراج

عرش و ملک و ارض و سما، جنت و دوزخ
اس شاہ نے ہر چیز کو دیکھا شب معراج ق

تفصیل سے کی سیر مگر اس پہ یہ طرہ
اک پل میں یہ طے ہو گیا رستہ شب معراج

زنجیر درِ پاک کی ہلتی ہوئی پائی
اور گرم تھا وہ بستر اعلیٰ شب معراج

اے ماہ مدینہ تری تنویر کے قرباں
چمکا دیا امت کا نصیبہ شب معراج

لو عاصیو! وہ تم کو وہاں پر بھی نہ بھولے
کاٹا گیا عصیاں کا سیاہا شب معراج

اے مومنو! مژدہ کہ وہ اللہ سے لائے
بخشائشِ امت کا قبالہ شب معراج

بھیجوں گا میں امت کو تری خلد میں پہلے
حق نے کیا محبوب سے وعدہ شب معراج

اُس میں سے جمیلؔ رضوی کو بھی عطا ہو
رحمت کا بڑا خاص جو حصہ شب معراج

*****

ذکرِ حضورِ پاک ہے میرے لیے غذائے روح
قلب کا چین اسی سے ہے کہیے اسے دوائے روح

ایسا مجھے کرے خدا یادِ حضور میں فنا
ہر رگ و پے میں عشقِ شاہ میرے رہے بجائے روح

مدحتِ شاہِ دیں کا نور ہر رگ و پے میں ہے ضرور
قبر میں تھی جو تیرگی پھیل گئی ضیائے روح

طیبہ پہ ہے اِدھر نظر حوروں کا اشتیاق اُدھر
دیکھیے بعد انتقال کون سی سمت جائے روح

کر لو قبول یا نبی عرضِ جمیلؔ قادری
جب کہ جدا ہو جسم سے طیبہ میں گھر بنائے روح

*****

روشن ہے دو عالم میں مہ روئے محمد
کونین ہے عکس رخ نیکوئے محمد

تاباں ہے ہر اک شے میں رخ پاک کا جلوہ
ہر گل سے چلی آتی ہے خوشبوئے محمد

ظاہر یہ ہوا آیۂ اَللّٰہُ رَمٰی سے
ہے قوت حق طاقت بازوئے محمد

جب نائب و محبوب خدا آپ ہی ٹھہرے
پھر کیوں نہ ہو ہر چیز پہ قابوئے محمد

کعبے کی طرف کوئی نہ سر اپنا جھکاتا
جھکتا نہ اگر وہ سوئے ابروئے محمد

مخلوق ہے جویائے رضامندی خالق
اللہ تعالیٰ ہے رضا جوئے محمد

دیتی ہے دعاؤں سے تو ایذاؤں کا بدلہ
کیا خوب ہے عادت تری اے خوئے محمد

جب حشر میں کوئی بھی کرے گا نہ سفارش
گھبرائے ہوئے آئیں گے سب سوئے محمد

سب منتظر رحمت معبود ہیں لیکن
ہے داور محشر کی نظر سوئے محمد

ان پر نہ پڑیں کس لئے عالم کی نگاہیں
ہے داور محشر کی نظر سوئے محمد

برسے گی شفاعت کی بھرن امت شہ پر
جس وقت کھلے حشر میں گیسوئے محمد

مرجاؤں مدینے کے بیاباں میں الٰہی
ہو نعش مری اور سگ کوئے محمد

تاریکی مرقد سے جو گھبرائے دل زار
پر نور بنائیں اسے گیسوئے محمد

جنت تو منائے گی چلو میری طرف کو
اور میں یہ کہوں گا کہ نہیں سوئے محمد

تب جان میں جان آئے جمیلؔ رضوی کے
سگ اپنا بنائیں جو سگ کوئے محمد

*****

ہر شے میں ہے نورِ رخِ تابانِ محمد
ہر پھول میں خوشبوئے گلستانِ محمد

اللہ نے محبوب کو بے مثل بنایا
ممکن ہی نہیں ہو کوئی ہم شانِ محمد

مخلوق کو معلوم ہو کیا ان کی حقیقت
رب عز و جل جانتا ہے شانِ محمد

آسکتا ہے کب ہم سے گنواروں کو ادب وہ
جیسا کہ ادب کرتے تھے یارانِ محمد

سینہ ہے وہی جس میں نبی کی ہو محبت
ہے آنکھ وہی جو کہ ہے جویانِ محمد

وہ دل ہی نہیں جو نہ جھکے سوئے مدینہ
وہ سر ہی نہیں جو نہ ہو قربانِ محمد

اعدا کی شقاوت کہ ہوئے آپ کے منکر
اور سنگ و شجر تابعِ فرمانِ محمد

محبوب خدا حاکم مخلوق الٰہی
مخلوقِ خدا تابعِ فرمانِ محمد

تفسیر نے لولاك لما کی یہ پکارا
وہ کون ہے جس پر نہیں احسانِ محمد

رہتا ہے فلک جس کے طوافوں میں شب و روز
واللہ وہ ہے گنبد ایوانِ محمد

عشاق سمجھتے ہیں اسے گلشن جنت
کہتے ہیں جسے لوگ بیابانِ محمد

چلتا ہے جو زائر تو یہ کہتے ہیں فرشتے
دیکھو وہ چلا آتا ہے مہمانِ محمد

شیروں پہ شرف رکھتے ہیں دربار کے کتے
شاہوں سے بھی بڑھ کر ہیں گدایانِ محمد

لاشہ مرا طیبہ کے بیاباں میں پڑا ہو
اور روح بنے بلبل بستانِ محمد

کیا پوچھتے ہو مجھ سے نکیرین لحد میں
لو دیکھ لو دل چیر کے ارمانِ محمد

ٹکراؤں گا سر تختۂ مرقد سے لحد میں
یاد آئے گا جس وقت بیابانِ محمد

کیوں ان کے غلاموں کو ہو ڈر حشر و لحد کا
ہاتھوں میں ہیں تھامے ہوئے دامانِ محمد

قیدی کو چھڑا دیتا ہے اک ان کا اشارہ
مجرم کو چھپا لیتے ہیں دامانِ محمد

یارب! یہ تمنا ہے کہ تا حشر کہیں پر
چھوٹے نہ مرے ہاتھ سے دامانِ محمد

پہلے ہی خدا حکم قیامت میں یہ دے گا
جنت میں چلے جائیں گدایانِ محمد

ہم جائیں گے فردوس میں رضواں سے یہ کہہ کر
روکو نہ ہمیں ہم ہیں غلامانِ محمد

توصیف و ثنا لکھے جمیلؔ رضوی کیا
جب صانع مطلق ہے ثنا خوانِ محمد

*****

آنکھوں کا تارا نام محمد
دل کا اجالا نام محمد

اللہ اکبر رب العلا نے
ہر شے پہ لکھا نام محمد

ہیں یوں تو کثرت سے نام لیکن
سب سے ہے پیارا نام محمد

دولت جو چاہو دونوں جہاں کی
کر لو وظیفہ نام محمد

شیدا نہ کیوں ہوں اس پر مسلماں
رب کو ہے پیارا نام محمد

اللہ والا دم میں بنا دے
اللہ والا نام محمد

صل علیٰ کا سہرا سجا کر
دولھا بنایا نام محمد

نوح و خلیل و موسیٰ و عیسیٰ
سب کا ہے آقا نام محمد

سارے چمن میں لاکھوں گلوں میں
گل ہے ہزارا نام محمد

پائیں مرادیں دونوں جہاں میں
جس نے پکارا نام محمد

مومن کو کیوں ہو خطرہ کہیں پر
دل پر ہے کندہ نام محمد

رکھو لحد میں جس دم عزیزو!
مجھ کو سنانا نام محمد

پڑھتی درودیں دوڑیں گی حوریں
لاشہ جو لے گا نام محمد

روز قیامت میزان و پل پر
دے گا سہارا نام محمد

پوچھے گا مولیٰ لایا ہے کیا کیا
میں یہ کہوں گا نام محمد

غم کی گھٹائیں چھائی ہیں سر پر
کر دے اشارہ نام محمد

رنج و الم میں ہیں نام لیوا
کر دے اشارہ نام محمد

بیڑا تباہی میں آ گیا ہے
دیدے سہارا نام محمد

زخمی جگر پر مجروح دل پر مرہم لگا جا نام محمد
دل میں عداوت خر کے بھری ہے نجدی نہ لے گا نام محمد
اپنے رضاؔ کے قربان جاؤں جس نے سکھایا نام محمد
آنکھوں میں آکر دل میں سما کر رنگت رچا جا نام محمد

اپنے جمیلؔ رضوی کے دل میں
آجا سما جا نام محمد

*****

دل کہتا ہے ہر وقت صفت ان کی لکھا کر
کہتی ہے زباں نعت محمد کی پڑھا کر

اس محفل میلاد میں اے بندۂ سرکار
جب آئے درود اس شہ عالم پہ پڑھا کر

خالی کبھی پھیرا ہی نہیں اپنے گدا کو
اے سائلو! مانگو تو ذرا ہاتھ بڑھا کر

خود اپنے بھکاری کی بھرا کرتے ہیں جھولی
خود کہتے ہیں یارب! مرے منگتا کا بھلا کر

اعدا سے جفا پر ہو جفا اور یہ دعا دیں
یارب! انہیں ایمان کی تو آنکھ عطا کر

کفار بد اطوار سے پڑھواتے ہیں کلمہ
اک چاشنی لذت دیدار چکھا کر

اے ابر کرم بارش رحمت تری ہو جائے
ہو جائیں گنہگار ابھی پاک نہا کر

کیا دور ہے سرکارِ مدینہ کے کرم سے
تھوڑی سی جگہ دیں ہمیں طیبہ میں بلا کر

گر ہند میں مرتا ہے کوئی عاشق صادق
لے جاتے ہیں طیبہ میں ملک اس کو اٹھا کر

بہکاتا ہے یوں نفس کہ گھر چھوڑ نہ اپنا
ایمان یہ کہتا ہے مدینے میں رہا کر

مطلع

اے باد صبا اتنا کرم بہر خدا کر
لے جا تو مدینے کو مری خاک اڑا کر

جو خلد نہ چاہیں گے مدینے کے عوض میں
لے جائیں گے رضواں انہیں جنت میں منا کر

ہو گا نہ اثر ہم پہ کہ ہم عبد نبی ہیں
ہاں آتش دوزخ ہمیں دیکھے تو جلا کر

کیا مہرِ قیامت ہمیں دکھلائے گا تیزی
سرکار رکھیں گے ہمیں دامن میں چھپا کر

مجرم سہی بدکار سہی پر ہے یقیں یہ
ہم خلد میں جائیں گے کہ مولیٰ کے ہیں چاکر

ہے نازوں کی پالی ہوئی یہ امتِ عاصی
مولیٰ یہ کہیں گے کہ رہا اس کو خدا کر ق

تب حشر میں اللہ نبی سے یہ کہے گا
محبوب جسے چاہے تو دوزخ سے رہا کر

ہے کون وہ دولت جو نہ دی ان کو خدا نے
وہ کون سی شے ہے جو رکھی ان سے چھپا کر

مختار بنا کر انہیں فرمایا خدا نے
جو چاہے نہ دے اور جسے چاہے عطا کر

یہ عزت و رفعت کہ ہر اک شے پہ خدا نے
نام ان کا لکھا نام سے ہے اپنے ملا کر

اللہ نے دی تیرے غلاموں کو یہ رفعت
مردوں کو جلا دیتے ہیں لب اپنے ہلا کر

عالم کی خبر رکھتے ہیں گر وہ تو عجب کیا
بھیجا ہے خدا نے انہیں ہر علم سکھا کر

تعلیم دی اک نام کو جبریل امیں نے
عالم کیا اللہ نے خود ان کو پڑھا کر

آجانا مدد کے لئے اے ماہ مدینہ
احباب چلیں قبر میں جب مجھ کو سلا کر

مطلع

اک جام مے عشق کا بندہ کو پلا کر
یا شاہ عرب اپنی محبت میں فنا کر

یہ حکم ملا روح امیں کو شب معراج
جبریل ابھی لا مرے پیارے کو بلا کر

حاضر درِ اقدس پہ ہوئے روحِ معظم
اور عرض کی یہ رحمتِ عالم سے جگا کر

حاضر ہے براق اور ہے طالب کا تقاضا
ہے حکم کہ لاؤ مرے محبوب کو جا کر

دولھا بنے تیار ہوئے صاحب معراج
اور لے چلے جبریل سواری کو سجا کر

سدرہ پہ تھکے بازوئے جبریل تو آگے
رفرف نے انہیں چھوڑ دیا عرش پہ لا کر

تنہائی سے خائف ہوئے جب شاہ تو رب نے
تسکین دی صدیق کی آواز سنا کر

پھر عرش سے پار اپنے قریں ان کو بلایا
سب کچھ دیا محبوب کو دیدار دکھا کر

محبوب نے کی عرض کہ مولیٰ مری امت
تو آج کی شب نارِ جہنم سے رہا کر

جانِ دو جہاں رحمتِ عالم پہ ہو قرباں
آیا شب معراج غلاموں کو چھڑا کر

وہ روز جمیلؔ رضوی کو ہو میسر
کچھ نعت پڑھے روضۂ پرنور پہ آ کر

اس کو کب ہو گل و گلزار عزیز
ہیں مدینے کے جسے خار عزیز

ہو چمن تجھ کو مبارک بلبل
مجھ کو طیبہ کا ہے گلزار عزیز

اے طبیبو! نہ کرو میرا علاج
مجھ کو ہے عشق کا آزار عزیز

بار بار آتے تھے سدرہ سے امیں
کہ ہے ان کو درِ سرکار عزیز

کیسی تقدیر کہ اللہ کو ہے
امتِ احمدِ مختار عزیز

نیچری، رافضی و وھابی
سنیوں کو نہیں زنہار عزیز

ق

یہ ہیں سب دشمنِ اللہ و رسول
کیسے رکھے انہیں دین دار عزیز

اہل سنت کو ہے جنت مرغوب
اور بدمذہبوں کو نار عزیز

حور کیا دیکھوں جمیلؔ رضوی
مجھ کو ہے شاہ کا دیدار عزیز

*****

رکھتا جو ہے غوث اعظم سے نیاز
ہوتا ہے خوش اس سے مولیٰ بے نیاز

ہوں گی آساں ساری تیری مشکلیں
صدق دل سے غوث کی کر دے نیاز

ہے فضیلت گیارہویں تاریخ میں
اس لئے افضل ہے اس میں دے نیاز

ساز و ساماں کی نہیں تخصیص کچھ
جو میسر ہو اسی پر دے نیاز

ہاں ادب تعظیم لازم ہے ضرور بے ادب ہرگز نہ یہ کھائے نیاز
ہیں جو بدمذہب وہابی رافضی ہے حرام ان کو اگر کھائے نیاز
کاندوی بھی بے ادب گمراہ ہے ہے حرام اس پر اگر کچھ دے نیاز

اے جمیلؔ قادری ہشیار باش
عمر بھر چھوٹے نہ تجھ سے یہ نیاز

*****

مجھ کو پہنچا دے خدا احمدِ مختار کے پاس
حالِ دل عرض کروں سیدِ ابرار کے پاس
جس کو دیکھو وہ اسی در پہ چلا آتا ہے
بھیڑ ہے شاہ و گدا کی درِ سرکار کے پاس
بے طلب جس کو جو چاہیں وہ عطا کرتے ہیں
سب خزانے ہیں مرے مالک و مختار کے پاس
دولت و فضل و کرم، نعمت و جاہ و اقبال
کون سی چیز نہیں ہے مرے سرکار کے پاس
بادشاہانِ جہاں دست نگر ہیں ان کے
ہاتھ پھیلائے کھڑے رہتے ہیں دربار کے پاس

یہ محبت ہے کہ آوازِ اغثنی سن کر
دوڑے آتے ہیں وہ ہر ایک گرفتار کے پاس

دل پہ کندہ ہے ترا اسم گرامی شاہا
زہد و طاعت سے نہیں کچھ بھی گنہگار کے پاس

یا خدا حشر ہے یا عید ہے مشتاقوں کی
کہ چلے آتے ہیں وہ طالب دیدار کے پاس

یا رسولِ عربی میری شفاعت کرنا
پیش اعمال ہوں جب واحد قہار کے پاس

دیکھ کر روضۂ پرنور کو ایسا تڑپوں
دم نکل جائے مرا آپ کی دیوار کے پاس

ہے شہیدی کی طرح عرضِ جمیلؔ رضوی
میری تربت بھی بنے آپ کی دیوار کے پاس

*****

ہے یہ جو کچھ بھی جہاں کی رونق
یا نبی سب ہے تمہاری رونق

عرش و کرسی ہے تمہیں سے روشن
فرش پر بھی ہے تمہاری رونق

دیکھیں طیبہ کو تو رضواں کہہ دیں
ہم نے دیکھی نہیں ایسی رونق

خلد و افلاک مزین ہیں سبھی
پر ہے طیبہ کی نرالی رونق

مسکرا دیجئے یا شاہ کہ ہو — دو جہاں میں ابھی دونی رونق
حور و غلماں، ملک و جن و بشر — ہے یہ سب آپ کے دم کی رونق
تم نہیں تھے تو نہیں تھا کچھ بھی — تم نہ ہوتے تو نہ ہوتی رونق
میں ہوں محبوبِ خدا کا مداح — میری تربت پہ بھی ہوگی رونق

ایک دن چل کے جمیلؔ رضوی
دیکھیے ان کی گلی کی رونق

*****

جان و دل سے تم پہ میری جان قرباں غوث پاک
ہے سلامت تم سے میرا دین و ایماں غوث پاک
میں ترا ادنیٰ بھکاری تو مرا سلطان ہے
ہے قسم حق کی یہ میرا دین و ایماں غوث پاک
میں ترا مملوک تو مالک میں بندہ تو ہے شاہ
تو سلیماں اور میں مور سلیماں غوث پاک
سجدہ گاہِ اولیائے دہر ہے نقش قدم
اور تری نعل مقدس تاج شاہاں غوث پاک
اولیا ہیں سب سلاطیں ہم رعایا و غلام
اولیا سب ہیں رعیت اور سلطاں غوث پاک

ہاتھ خالی روسیہ عاصی یہ سب کچھ ہوں مگر
نام ہے تیرا مرے سینے میں پنہاں غوث پاک

آپ کی چشم کرم کا اک اشارہ ہو اگر
دو جہاں کی مشکلیں ہو جائیں آساں غوث پاک

ناز قسمت پر کروں پاؤں جہاں کی سروری
تیری چوکھٹ کا اگر بن جاؤں درباں غوث پاک

کب بلائیں اپنے در پر کب رخِ انور دکھائیں
کب نکالیں دیکھو میرے دل کا ارماں غوث پاک

زندگی میں نزع میں مرقد میں حشر و نشر میں
ہر جگہ ہیں اپنے بندوں کے نگہباں غوث پاک

آپ کا نام مقدس میرے دل پر نقش ہے
میری بخشش کے لئے کافی ہے ساماں غوث پاک

ہم بھی عصیاں لے کے جائیں گے بدلنے کے لئے
حشر میں کھولیں گے جب رحمت کی دکّاں غوث پاک

کوئی پوچھے یا نہ پوچھے بات کچھ خطرہ نہیں
حشر میں ہیں ہم گنہگاروں کے پرساں غوث پاک

میری آنکھیں تیرا گنبد تیری چوکھٹ میرا سر
میرا لاشہ اور ہو تیرا بیاباں غوث پاک

پرسشِ اعمال کا ہے وقت مولیٰ المدد
نام لیووں کو چھپا لو زیر داماں غوث پاک

بھیجا تو نے ہی معین الدین چشتی کو یہاں
ہند میں تیرے سبب سے ہیں مسلماں غوث پاک

تیرے ہوتے ساتے آئے یوں مسلمانوں میں ضعف
المدد یا عبد قادر شاہِ جیلاں غوث پاک

کالے کالے کفر کے بادل امنڈ کر آئے ہیں
المدد یا قطبِ عالم شاہِ جیلاں غوث پاک

لٹ رہا ہے قافلہ بغداد والے لے خبر
المدد محبوبِ سبحاں شاہِ جیلاں غوث پاک

ظالموں نے ظلم سے بندوں کو کر ڈالا ہلاک
المدد بغداد والے شاہِ جیلاں غوث پاک

ہے کدھر آ دیکھ تو بندوں کی کیا حالت ہوئی
اے مرے بغداد والے شاہِ جیلاں غوث پاک

لاج والے سنیوں کی لاج تیرے ہاتھ ہے
قادری منزل کے دولھا شاہِ جیلاں غوث پاک

ہو رضاؔ پر لطف تیرا ہم پر ان کا لطف ہو
ان کا داماں ہم پہ ان پر تیرا داماں غوث پاک

کیجئے امداد عزت دو جہاں کی دیجئے
ہے جمیلؔ قادری ادنیٰ ثنا خواں غوث پاک

*****

کیا لکھوں عز و علائے غوث پاک
ہو نہیں سکتی ثنائے غوث پاک

شاہ کر دے چور کو اک آن میں
میں فدا تجھ پر عطائے غوث پاک

اس کے قدموں میں سلاطیں سر جھکائیں
اپنے سر پر لے جو پائے غوث پاک

سب کے پھیلے ہاتھ اس کے سامنے
ہو گئی جس پر عطائے غوث پاک

یا خدا بہر شہید کربلا
ہو ترقی پر ولائے غوث پاک

کیا عجب ہم بے کسوں کو خواب میں
چہرۂ انور دکھائے غوث پاک

قبر سے اٹھوں تو اے رب کریم
میرا سر ہو اور پائے غوث پاک

غوث اعظم ہیں غلاموں کے لئے
ہم بھکاری ہیں برائے غوث پاک

کاش ہم سے روسیاہوں کو کبھی
اپنے روضے پر بلائے غوث پاک

کہیے اس کو مہر محشر کیا ستائے
لا تخف جس کو سنائے غوث پاک

دیکھنا ہم قادریوں پر کرم
حشر میں جس وقت آئے غوث پاک

منکر بددیں کو دوزخ ہو نصیب
قادری زیر لوائے غوث پاک

قادری دولھا کا دامن حشر میں
ہاتھ میں ہو اے خدائے غوث پاک

ناز ہے گر زاہدوں کو زہد پر
ہم کو کافی ہے دعائے غوث پاک

نام لیووں کی تمنا ہے یہی
تیرے در پر موت آئے غوث پاک

پوچھتے کیا ہو فرشتو قبر میں
مجھ کو کہتے ہیں گدائے غوث پاک

ہم پہ برسا دے خدا کے واسطے
اک بھرن ابر سخائے غوث پاک

کھول دے للہ مشکل کی گرہ میں فدا بندِ قبائے غوث پاک
کس طرح وہ راہ بھٹکے دہر میں راہِ حق جس کو دکھائے غوث پاک
کیوں نہ ہو محبوب سبحانی لقب ہے پسند حق ادائے غوث پاک

اس رضاؔ کا ہے جمیلؔ قادری
ہے رضا جس کی رضائے غوث پاک

*****

شکر تیرا ہو سکے کس طرح رحمٰن رسول
مجھ سے عاصی کو کیا تو نے ثنا خوانِ رسول

یا الٰہی! عشق مولیٰ میں مجھے ایسا گما
تا ابد نکلے نہ میرے دل سے ارمانِ رسول

امر ان کا امر رب ہے نہی ان کی نہی رب
وہ ہے فرمان الٰہی جو ہے فرمانِ رسول

دو جہاں میں آفتابِ ہاشمی کی ہے ضیا
آئینہ ہیں ہر دو عالم پیش چشمانِ رسول

ہیں ملک روضے پہ حاضر دابِ شاہی کے لئے
ورنہ خود مولیٰ تعالیٰ ہے نگہبانِ رسول

بھول جائے باغ و گل کو چھوڑ دے سیرِ چمن
عندلیب زار گر دیکھے بیابانِ رسول

ان کے در سے بھیک پاتے ہیں سلاطینِ جہاں
بادشاہانِ زمانہ ہیں گدایانِ رسول

ایک ہم ہیں جو فراق و ہجر میں تڑپا کریں
ایک وہ ہیں جو بنے قسمت سے دربانِ رسول

چل دیئے جو روضۂ شہ کی زیارت کے لئے
ہو گئے گھر سے نکلتے ہی وہ مہمانِ رسول

ہے بیابان مدینہ جان اہل خلد کی
آبروئے جنت الماویٰ گلستانِ رسول

سَوْفَ یُعْطِیْكَ فَتَرْضیٰ مُہر ہے اس بات پر
خلد میں بے شبہہ جائیں گے گدایانِ رسول

اس طرح آئیں گے ان کے نام لیوا حشر میں
لب پہ ہوگا نام حق ہاتھوں میں دامانِ رسول

یا الٰہی! آفتاب حشر جب تیزی دکھائے
سایہ گستر ہو گنہگاروں پہ دامانِ رسول

کربلا والوں کا صدقہ شاہِ جیلاں کا طفیل
عاصیوں کے جرم دھو دے چشم گریانِ رسول

ان کے قدموں پر کئے قربان اپنے جان و مال
آفریں صد آفریں اے جاں نثارانِ رسول

منکرانِ مجلسِ میلاد سے کہہ دے کوئی
محفلِ اقدس میں آ کر دیکھ لیں شانِ رسول

جس طرح واصف ہے دنیا میں جمیلؔ قادری
حشر میں بھی ہو یوہیں یارب! ثنا خوانِ رسول

*****

ایسی قدرت نے تری صورت سنواری یارسول
دونوں عالم کو ہوئی یہ شکل پیاری یارسول

ہے چمک تیرے دُرِ دنداں میں جیسی یانبی
موتیوں میں کب ہے ایسی آبداری یارسول

اے تری رفعت کہ تیرے رب نے کی تجھ کو عطا
تاجدارانِ جہاں کی تاجداری یارسول

ہے کہاں مادر کو الفت اس قدر فرزند سے
تجھ کو ہے امت کی جتنی پاسداری یارسول

خواب غفلت میں پڑے دن رات ہم سوتے رہے
تم نے کی غم میں ہمارے اشکباری یارسول

رات کاٹی ہم نے سو کر دن گزارا لہو میں
تم نے روتے روتے ساری شب گزاری یارسول

وقت پیدائش، شب معراج، مرقد میں کہیں
تم نے امت کی نہ چھوڑی غم گساری یارسول

عاصیوں کی ملحدوں کی مشرک و کفار کی
تم نے کی دنیا میں سب کی پردہ داری یارسول

حق کے پیارے آپ اور امت ہے پیاری آپ کو
اس لئے حق کو ہوئی امت بھی پیاری یارسول

ایک قطرہ ہو عطا جام مے عرفان سے
دور ہو دل سے مرے غفلت شعاری یارسول

اس کو کہتے ہیں محبت حیدرِ کرار نے
تیرے سونے پر نمازِ عصر واری یارسول

زندگی بھر بعد مردن روز محشر تک رہے
تیرے در سے مجھ کو حاصل ہم کناری یارسول

شان رحمت جوش پر آئی چھڑایا قید سے
بے کلی کے ساتھ جب ہرنی پکاری یارسول

کوئی بھی دنیا و عقبیٰ میں نہیں پرسانِ حال
آس ہے ہم عاصیوں کو بس تمہاری یارسول

ہر مصیبت سے بچایا تیرے نام پاک نے
تیری رحمت نے مری حالت سنواری یارسول

گر خدا چاہے تو اٹھ جائے گا پردہ قبر سے
مر کے بھی دیکھا کروں گا شکل پیاری یارسول

کعبۂ دل میں مدینہ اور مدینہ میں ہو تم
میرے سینے میں بھی ہے تربت تمہاری یارسول

اس لئے عشاق کے سینوں میں ہو تم جلوہ گر
سر جھکا کر دیکھ لیں صورت تمہاری یارسول

یاحبیب اللہ یاغوث الوریٰ جس دم کہا
نجدیوں کے لگ گئی دل پر کٹاری یارسول

پڑتی ہے دنیا میں لعنت حشر میں نارِ جحیم
دونوں عالم میں وہابی کی ہے خواری یارسول

ہے فقط اتنی تمنائے جمیلؔ قادری
ہو تری خالص محبت دل میں ساری یارسول

*****

دل میں ہو میرے جائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
سر میں رہے سودائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

فرش کی زینت، رونق جنت، باعث خلقت، مظہر وحدت
عرش کی عزت پائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

طور پہ پہنچے حضرت موسیٰ چوتھے فلک پر حضرت عیسیٰ
عرش معلیٰ جائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

قبلۂ کعبہ روضۂ والا عرش سے اعلیٰ قبر معلیٰ
جانِ جناں صحرائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جن و ملائک، حور و غلماں سب ہیں نام پر ان کے قرباں
کون نہیں جویائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حق نے انہیں بے مثل بنایا پڑتا زمیں پر کیوں کر سایہ
نورِ خدا اعضائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جب کہ فرشتے قبر میں آئیں ذکر سوال کا لب پر لائیں
میں یہ کہوں شیدائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نزع میں تھا بیمارِ محبت یاد جو آئی ان کی صورت
بر سرِ بالیں آئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

تاجِ فَتَرْضیٰ سر پر رکھ کر حق نے کہا کہ بروزِ محشر
چاہے جسے بخشائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

قبر سے جس دم سر کو اٹھاؤں ساری مرادیں دل کی پاؤں
دیکھوں رخِ زیبائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اہل معاصی پائیں خلاصی دفتر بد دھو ڈالیں عاصی
جوش پہ ہے دریائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جب گھبرائیں گے عاصی ڈر کر، رحمتِ حق یہ کہے گی بڑھ کر
چین کریں شیدائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

خوف ہے گر کچھ روزِ جزا کا دل میں جما کر نام خدا کا
ورد کرو اسمائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سن کے نبی کا ذکرِ ولادت دیکھ کے ان کی رفعت و شوکت
خاک ہوئے اعدائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہے یہ دعائے جمیلؔ مضطر حشر کے دن اے داورِ محشر
سر ہو مرا اور پائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

*****

جا کے صبا تو کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
لا کے سنگھا خوشبوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

چاک ہے ہجر سے اپنا سینہ دل میں بسا ہے شہر مدینہ
چشم لگی ہے سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حشر کا خوف ہے سب پر غالب سب ہیں رضائے حق کے طالب
حق کی نظر ہے سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

تشنہ دہانو! غم ہے تمہیں کیا ابر کرم اب جھوم کے برسا
لو وہ کھلے گیسوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

رنگ ہے ان کا باغِ جہاں میں ان کی مہک ہے خلد و جناں میں
سب میں بسی خوشبوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

شمس وقمر میں ارض وفلک میں جن و بشر میں حور و ملک میں
عکس فگن ہے روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مشک وگلاب وعود وعنبر خاک میں ڈالوں سب کے اوپر
پاؤں اگر خوشبوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہو نہ کبھی تا حشر نمایاں ایسا ہلالِ عید ہو قرباں
دیکھے اگر ابروئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سیف خدا پر جنگ ہو آساں ہو غزوات میں فتح نمایاں
اے تری شوکت موئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

دین کے دشمن ان کو ستائیں دیں یہ ہمیشہ ان کو دعائیں
سب سے نرالی خوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہو نہ جمیلؔ قادری مضطر ہاتھ اٹھا کر حق سے دعا کر
مجھ کو دکھا دے کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

*****

اے شہنشاہِ مدینہ الصلوٰۃ والسلام
زینت عرش معلیٰ الصلوٰۃ والسلام

رب ھب لی امتی کہتے ہوئے پیدا ہوئے
حق نے فرمایا کہ بخشا الصلوٰۃ والسلام

دست بستہ سب فرشتے پڑھتے ہیں ان پر درود
کیوں نہ ہو پھر ورد اپنا الصلوٰۃ والسلام

مومنو! پڑھتے نہیں کیوں اپنے آقا پر درود
ہے فرشتوں کا وظیفہ الصلوٰۃ والسلام

بت شکن آیا یہ کہہ کر سر کے بل بت گر گئے
جھوم کر کہتا تھا کعبہ الصلوٰۃ والسلام

سر جھکا کر باادب عشق رسول اللہ میں
کہہ رہا تھا ہر ستارہ الصلوٰۃ والسلام

غنچے چٹکے پھول مہکے چہچہائیں بلبلیں
گل کھلا باغ احد کا الصلوٰۃ والسلام

میں وہ سنی ہوں جمیلؔ قادری مرنے کے بعد
میرا لاشہ بھی کہے گا الصلوٰۃ والسلام

*****

شہ عرشِ اعلیٰ سلامٌ علیکم
حبیب خدایا سلامٌ علیکم

مرے ماہ طیبہ سلامٌ علیکم
شہنشاہ بطحا سلامٌ علیکم

خبر جن کے آنے کی تھی مدتوں سے
ہوا جلوہ فرما سلامٌ علیکم

جو تشریف لائے وہ سلطان عالم
تو کعبہ پکارا سلامٌ علیکم

دو عالم کا آقا و مولیٰ بنا کر
تمہیں حق نے بھیجا سلامٌ علیکم

یہ آواز ہر سمت سے آرہی ہے
شہ دین و دنیا سلامٌ علیکم

تمنا ہے اپنی مدینے پہنچ کر
کہوں پیش روضہ سلامٌ علیکم

دعا ہے کہ جب وقت ہو جاں کنی کا
ہو لب پر وظیفہ سلامٌ علیکم

جمیلؔ اپنے آقا شفیع الامم پر
پڑھے جا ہمیشہ سلامٌ علیکم

ترے جد کی ہے بارہویں غوث اعظم
ملی ہے تجھے گیارہویں غوث اعظم

کوئی ان کے رتبہ کو کیا جانتا ہے
محمد کے ہیں جانشیں غوث اعظم

تو ہے نور و آئینۂ مصطفائی
نہیں تجھ سا کوئی حسیں غوث اعظم

ہوئے اولیا ذی شرف گرچہ لاکھوں
مگر سب سے ہیں بہتریں غوث اعظم

جہاں اولیا کرتے ہیں جبہہ سائی
وہ بغداد کی ہے زمیں غوث اعظم

ترے روضۂ پاک کے دیکھنے کو
تڑپتا ہے قلب حزیں غوث اعظم

مجھے بھی بلالو خدارا کہ میں بھی
گھسوں آستاں پر جبیں غوث اعظم

مرے قلب کا حال کیا پوچھتے ہو
یہ دل ہے مکاں اور مکیں غوث اعظم

جو اہل نظر ہیں وہی جانتے ہیں
کہ ہر دم ہیں سب سے قریں غوث اعظم

ہماری بھی للہ بگڑی بنادو
غلاموں کے تم ہو معیں غوث اعظم

ہیں گھیرے ہوئے چار جانب سے دشمن
خدارا بچا میرا دیں غوث اعظم

چھپالے مجھے اپنے دامن کے نیچے
کہ غم کی گھٹائیں اٹھیں غوث اعظم

وہ ہے کون سا ان کے در کا بھکاری
مددگار جس کے نہیں غوث اعظم

حسین و حسن کی تو آنکھوں کا تارا
وہ خاتم ہیں اور تو نگیں غوث اعظم

حکومت تری نافذہ ہے کہ حق نے
تجھے دی ہے فتح مبیں غوث اعظم

تجھے سب نے جانا تجھے سب نے مانا
تری سب میں دھومیں مچیں غوث اعظم

تو وہ ہے ترے پاک تلوے کے آگے
کھچیں گردنیں جھک گئیں غوث اعظم

نہ تھے اولیا مطلقاً جس سے واقف
تجھے نعمتیں وہ ملیں غوث اعظم

تری ذات سے اے شریعت کے حامی
طریقت کی رمزیں کھلیں غوث اعظم

شریعت طریقت کے ہر سلسلے میں
ہیں تیری ہی نہریں بہیں غوث اعظم

سلاسل کی سب منزلوں میں ہے پھیلی
تری روشنی بالیقیں غوث اعظم

غم و رنج میں نام تیرا لیا جب
تو کلیاں دلوں کی کھلیں غوث اعظم

کرم گر کرو میرے مدفن میں آؤ
تو ہو قبر خلدِ بریں غوث اعظم

الٰہی! ترا کلمۂ پاک مجھ کو
سکھائیں دم واپسیں غوث اعظم

بسوئے جمیلؔ از نگاہِ عنایت
ببیں غوث اعظم ببیں غوث اعظم

*****

ہے دل کو تری جستجو غوث اعظم
زباں پر تری گفتگو غوث اعظم

ترا ذکر گلشن میں بلبل کے لب پر
گلوں میں ترا رنگ و بو غوث اعظم

نظر میں کوئی خوبرو کیا سمائے
بسا میری آنکھوں میں تو غوث اعظم

ہیں سورج اگر مصطفیٰ چاند ہے تو
ہیں جلوے ترے چار سو غوث اعظم

لگا زخم تیغ معاصی کا دل پر
تو رحمت سے کر دے رفو غوث اعظم

مدد کر میں ہوں ناتواں اور تنہا
ہیں اعدا بہت جنگ جو غوث اعظم

قوی کر قوی مجھ کو دے ایسی قوت
کہ ہو سرنگوں ہر عدو غوث اعظم

عمل پوچھے جاتے ہیں مجھ سے لحد میں
ترے ہاتھ ہے آبرو غوث اعظم

طفیل حسین و حسن لاج رکھ لے
ترے ہاتھ ہے آبرو غوث اعظم

حساب و کتاب اور مرا ہاتھ خالی
تو آجا مرے روبرو غوث اعظم

نہ مجھ سا کوئی تیرہ دل پُر معاصی
نہ تجھ سا کوئی ماہ رو غوث اعظم

نکیرین اب مجھ سے جو چاہو پوچھو
کہ آئے مرے روبرو غوث اعظم

خدا جانے کیا حال ہوتا ہمارا
نہ ہوتا اگر سر پہ تو غوث اعظم

بچالے غلاموں کو بہر پیمبر
چلی کفر و بدعت کی لُو غوث اعظم

خدا کی قسم میرے دل میں بھری ہے
ترے دید کی آرزو غوث اعظم

ملیں اب تو بغداد کی مجھ کو گلیاں
میں کب تک پھروں کو بکو غوث اعظم

جمیلؔ اپنے مرشد کے قربان جاؤں
کہ وہ گل ہیں اور ان میں بو غوث اعظم

*****

نہیں میرے اچھے عمل غوث الاعظم
مگر تم پہ رکھتا ہوں بل غوث الاعظم

ترا دامنِ پاک مجھ سے نہ چھوٹا
یہ ہے عمر کا ما حصل غوث الاعظم

حسین و حسن پھول باغِ نبی کے
اسی باغ کا تو ہے پھل غوث الاعظم

ہے قولِ خضر یہ کہ سب اولیا میں
نہیں تیرا کوئی بدل غوث الاعظم

بھکاری ترے شمس و زہرہ، عطارد
گدا مشتری و زحل غوث الاعظم

ترے نام کا جو بھی تعویذ باندھے
نہ ہو اس کو کوئی خلل غوث الاعظم

کیا تو نے آرام اس جاں بلب کو
وہ تھے دست و پا جس کے شل غوث الاعظم

شفا خانۂ عام دربار عالی
تو شافی جملہ علل غوث الاعظم

کیا اک نگاہِ کرم نے تمہاری
کوئی قطب کوئی بدل غوث الاعظم

جو دنیا میں ہوگا مدد خواہ ان سے
سنبھالیں گے کل اس کی کل غوث الاعظم

کھلا دے کلی دل کی میں تیرے صدقے
پریشان ہوں آج کل غوث الاعظم

دلاسے کو رکھ ہاتھ سینے پہ میرے
کہ دل پر ہے رنجوں کا دَل غوث الاعظم

ہیں مشکل کشا جد امجد تمہارے
کرو میرے عقدوں کا حل غوث الاعظم

کرم کے ہیں پیاسے ترے نام لیوا
کھلے آبِ رحمت کا نل غوث الاعظم

تری خاکِ در کا بنائیں جو سرمہ
تو آنکھیں ہوں میری کھرل غوث الاعظم

تمنا ہے دل میں کہ بغداد پہنچوں
وہیں مجھ کو آئے اجل غوث الاعظم

ترے در پہ رکھا ہوا ہو مرا سر
جب آئے پیام اجل غوث الاعظم

مجھے شکل اپنی دکھانا خدا را
جب آئے پیام اجل غوث الاعظم

بہار آئے جس سے ہوا وہ چلا دے
کھلے میرے دل کا کنول غوث الاعظم

ہوئی چار جانب سے اعدا کی یورش
ذرا تیغ لے کر سنبھل غوث الاعظم

کچھ ایسا ہوا تیری عزت کا شہرہ
کہ گونج اٹھے دشت و جبل غوث الاعظم

یہ قادر کے گھر سے ملی تجھ کو قدرت — قضا خواب سے دی بدل غوث الاعظم
عطا دین اسلام کو ہو ترقی — مٹا سارے جھوٹے ملل غوث الاعظم

جمیلؔ آرزو ہے کہ مجھ کو بلا کر
سنیں مجھ سے خود یہ غزل غوث الاعظم

*****

گل بوستان نبی غوث اعظم — مہ آسمان علی غوث اعظم
جسے چاہے کر دے عطا سربلندی — ملی ہے تجھے خسروی غوث اعظم
ولی ہو گیا وہ اشارے سے تیرے — سدا جس نے کی رہزنی غوث اعظم
بڑھا ہاتھ تیری طرف مفلسوں کا — نظر تیری جانب اٹھی غوث اعظم
ولی بن گئے دم میں فساق و رہزن — نظر تیری جب پڑ گئی غوث اعظم
ولی قطب و ابدال و اوتاد کامل — کریں تجھ سے کیا ہم سری غوث اعظم
ق
تو وہ گل ہے باغ حسین و حسن کا — کہ بو تیری سب میں بسی غوث اعظم
قدم کیوں نہ لیں اولیا چشم و سر پر — کہ ہیں والی ہر ولی غوث اعظم
تو ہے شیخ کل اور سب تیرے چیلے — ترے زیر پا ہر ولی غوث اعظم
خدا تک نہ کیوں کر ہو اس کی رسائی — کرے جس کی تو رہبری غوث اعظم
ولایت کا ہے ملک زیر حکومت — ملی تجھ کو شاہنشہی غوث اعظم
ولایت کرامت کو ہے ناز جن پر — وہ تجھ سے ہوئے ملتجی غوث اعظم

ملے ہیں ترے جد امجد سے تجھ کو
علوم خفی و جلی غوث اعظم

تمہیں سب ہے معلوم تم پر ہے روشن
ہوئی ہے جو حالت مری غوث اعظم

ہزاروں الم سر پہ اور میں اکیلا
مری دیکھ لو بے بسی غوث اعظم

ہے بگڑی ہوئی آج کل میری قسمت
تو چاہے تو سنبھلے ابھی غوث اعظم

بدل دے تو اچھی سے اچھے کا صدقہ
جو ہے مجھ میں خصلت بری غوث اعظم

اشارے سے تیری نگاہ کرم کے
ہزاروں کی بگڑی بنی غوث اعظم

مری جھولیاں بھی مرادوں سے بھر دے
سخی ہے تو ابن سخی غوث اعظم

پھرے در بدر کیوں بھکاری بھٹکتا
ترے گھر میں ہے کیا کمی غوث اعظم

تو خونِ شہیداں کے صدقے میں دھو دے
ہوئی مجھ سے جو کچھ بدی غوث اعظم

لگا دے سہارا مدد کر خدا را
تلاطم میں کشتی پھنسی غوث اعظم

ہو سرسبز شاداب باغِ تمنا
رہے شاخ دل کی ہری غوث اعظم

طفیل پیمبر یہی مدعا ہے
کہ ہو سرنگوں مدعی غوث اعظم

اگر تیری امداد آئے مدد کو
مقدر کی نکلے کجی غوث اعظم

ترے ذکر میں عیش و عزت سے گزرے
جو باقی ہے کچھ زندگی غوث اعظم

خدا کے لئے ایسا بے خود بنا دے
کہ مٹ جائے ساری خودی غوث اعظم

مرے مولا آجاؤ دل میں کہ نکلے
جو ہے دل میں حسرت بھری غوث اعظم

میں سمجھوں کہ اب جان میں جان آئی
جو آئیں دم جاں کنی غوث اعظم

ہوں ایمان کے ساتھ دنیا سے رخصت
یہی عرض ہے آخری غوث اعظم

سنا لا تخف تیرا فرمان عالی
غلاموں کی ڈھارس بندھی غوث اعظم

قیامت کے دن ہوں گے تیری بدولت
ترے نام لیوا بَری غوث اعظم

سیہ کار کی قبر میں ہے اندھیرا
تو آجا کہ ہو چاندنی غوث اعظم

ذرا کھول دے اپنا نورانی چہرہ
کہ مٹ جائے سب تیرگی غوث اعظم

اگر بہر امداد دل سے پکاریں
ہوں تشریف فرما ابھی غوث اعظم

جو لڑکی تھی قبضے میں دیو لعیں کے
ترے نام سے وہ بچی غوث اعظم

صبا دست بستہ سلام عرض کرنا
جو مل جائیں تجھ کو کبھی غوث اعظم

جمیلؔ اپنی جھولی کو پھیلا بھریں گے
کہ داتا ہیں تیرے سخی غوث اعظم

*****

تری مدح خواں ہر زباں غوث اعظم
ترا نام مومن کی جاں غوث اعظم

پناہِ غریباں تری ذات والا
ترا گھر ہے دارالاماں غوث اعظم

زمانہ نہ کیوں کر ہو مہماں کہ تم نے
بچھایا ہے رحمت کا خواں غوث اعظم

تری مجلسِ وعظ میں آتے اکثر
عرب سے شہ مرسلاں غوث اعظم

جسے شک ہو وہ خضر سے پوچھ دیکھے
تری مجلسوں کا سماں غوث اعظم

نہ لے بھول کر نام بلبل چمن کا
جو دیکھے ترا گلستاں غوث اعظم

ہے بزم حسین و حسن تجھ سے روشن
تو ہے نور کا شمع داں غوث اعظم

ترے جد امجد ہیں نور الٰہی
ہے نوری ترا خانداں غوث اعظم

علوم و فیوض شہنشاہ طیبہ
ہیں سینے میں تیرے نہاں غوث اعظم

ترے سامنے حالت دل ہے روشن
کروں زور سے کیوں فغاں غوث اعظم

تمہاری ولایت سیادت کرم کا
ہوا شور تا لامکاں غوث اعظم

ترے وعظ میں آ کے شاہ عرب نے
بڑھائی تری عز و شاں غوث اعظم

ہوئے دیکھ کر تجھ کو کافر مسلماں
بنے سنگ دل موم ساں غوث اعظم

قلوب خلائق کی باب جناں کی
ملی ہیں تجھے کنجیاں غوث اعظم

بخارا و اجمیر و مارہرہ، کلیر
یہ سب ہیں تری ندیاں غوث اعظم

کریں جبہہ سائی جہاں تاج والے
وہ ہے آپ کا آستاں غوث اعظم

مٹائے ترے در پہ جو اپنی ہستی
رہے اس کا نام و نشاں غوث اعظم

ملے اب تو گلزار بغداد مجھ کو
میں بلبل ہوں بے آشیاں غوث اعظم

ملے گی ہمیں تیرے دامن کے نیچے
دو عالم میں امن و اماں غوث اعظم

دو عالم میں ہے کون حامی ہمارا
یہاں غوث اعظم وہاں غوث اعظم

ذرا صدق دل سے پکارو تو ان کو
ابھی جلوہ گر ہوں یہاں غوث اعظم

نہ ہو مبتلا وہ کبھی رنج و غم میں
کرے جس کو تو شادماں غوث اعظم

اگر ذکر میں تیرے گزرے تو بہتر
یہ تھوڑی سی عمر رواں غوث اعظم

ملے رنج و افکار سے مجھ کو مہلت
کہ ہوں آپ کا مدح خواں غوث اعظم

مرے دم میں جب تک رہے دم رہوں میں
ترے ذکر سے تر زباں غوث اعظم

دم صور مرقد سے کہتا اٹھوں گا
وہاں لے چلو ہیں جہاں غوث اعظم

ہمارے قصور و خطا بخشوا کر
دلائیں قصورِ جناں غوث اعظم

کیا مرغ سوکھی ہوئی ہڈیوں کو
یہ رکھتے ہیں تاب وتواں غوث اعظم

جمیلؔ اب ہو ساکت مقام ادب ہے
کہاں تیرا منہ اور کہاں غوث اعظم

*****

حق کے محبوب کی ہم مدح وثنا کرتے ہیں
اپنے اس آئینۂ دل کی جلا کرتے ہیں

راہ میں ان کی جو زر اپنا فدا کرتے ہیں
گویا فردوسِ بریں مول لیا کرتے ہیں

جو شب و روز ترا نام جپا کرتے ہیں
تیر کب ان کی دعاؤں کے خطا کرتے ہیں

ہم وہ بندے ہیں کہ دن رات خطا کرتے ہیں
یہ وہ آقا ہیں کہ سب بخش دیا کرتے ہیں

وہی پاتے ہیں بہت جلد مقاصد دل کے
تیری ہی سمت جو منہ کر کے دعا کرتے ہیں

کر دیا اپنے خزانوں کا خدا نے مالک
بے طلب جس کو جو چاہیں وہ عطا کرتے ہیں

میں تیری دین کے قربان کہ منگتا تیرے
تجھ سے جو چاہتے ہیں مانگ لیا کرتے ہیں

مرحمت ہو نہ انہیں کس لئے عمر جاوید
جو قضاؤں کو ترے در پہ ادا کرتے ہیں

سننا فریاد غریبوں کی جلانا مردے
آپ کے در کے گداؤں کے گدا کرتے ہیں

ان کی گردش پہ مہ و مہر فدا ہوتے ہیں
تیرے کوچہ میں جو دن رات پھرا کرتے ہیں

بے زباں طائر وحشی بھی الم کی اپنے
تیرے دربار میں فریاد و بکا کرتے ہیں

انگلیوں سے وہ بہا دیتے ہیں ایسے چشمے
سیکڑوں جس سے کہ سیراب ہوا کرتے ہیں

جا کے دیکھیں گے کسی روز بہار طیبہ
اسی امید پہ عشاق جیا کرتے ہیں

ساتھ لے لو ہمیں اے قافلے والو للہ
ہند میں بے سروسامان پھرا کرتے ہیں

خلد دے دینا، فقیروں کو غنی کر دینا
آپ کے در کے گداؤں کے گدا کرتے ہیں

ہم غلاموں کے پڑا کرتی ہے دل میں ٹھنڈک
آپ کے ذکر سے مردود جلا کرتے ہیں

ناز قسمت پہ نہ کیوں کر ہو جمیلؔ رضوی
لوگ مداح نبی تجھ کو کہا کرتے ہیں

*****

اے شکیب جان مضطر رحمۃ للعٰلمیں
رحم گستر بندہ پرور رحمۃ للعٰلمیں

ایکہ نورت ماہ پرور رحمۃ للعٰلمیں
بر درِ تو مہر چاکر رحمۃ للعٰلمیں

من رأنی قد رأ الحق است فرمان شما
کاش بینم روئے انور رحمۃ للعٰلمیں

از سموم رنج و غم، درد و الم من سوختم
شد دلِ من مثلِ اخگر رحمۃ للعٰلمیں

قطرۂ زابِ کرم کافی ست یک قطرہ بدہ
چوں دلے دارم چو مجمر رحمۃ للعٰلمیں

تیرہ و تار ست شام ما غریباں صبح کن
آفتابِ ذرہ پرور رحمۃ للعٰلمیں

گر جمالِ احمدی خواہی در اصحابش ببیں
آں چناں کانوار حق در رحمۃ للعٰلمیں

اوست گر رب جہاں این ست رحمت خلق را
رحمت و صلوات حق بر رحمۃ للعٰلمیں

چوں بر آرم سر ز گور خود ببینم روئے او
چشم بادا یا خدا بر رحمۃ للعٰلمیں

دامن احمد رضا خاں داد در دست فقیر
جان ما بادا فدا بر رحمۃ للعٰلمیں

من جمیل مضطرم بر درگہ تو حاضرم
رحم کن بر حال مضطر رحمۃ للعٰلمیں

*****

میرے مولا میرے سرور رحمۃ للعٰلمیں
میرے آقا میرے رہبر رحمۃ للعٰلمیں

لاتے ہی تشریف فرمایا کہ ھب لی امتی
اے شفیع روز محشر رحمۃ للعٰلمیں

دست اقدس سینہ پر ہو روح کھنچتی ہو مری
لب پہ جاری ہو برابر رحمۃ للعٰلمیں

روز محشر شان رحمت کے کرشمے دیکھنا
ہے عجب پر نور منظر رحمۃ للعٰلمیں

میں پیام زندگی سمجھوں اگر یوں موت آئے
آپ کا در ہو مرا سر رحمۃ للعٰلمیں

قدرتیں رب نے تمہارے تم کو دی ہیں بے شمار
میرا چمکا دو مقدر رحمۃ للعٰلمیں

مدح خوانی کا صلہ دیدار حق خلد بریں
ہو عطا یا شاہ کوثر رحمۃ للعٰلمیں

عالم علم لدنی آپ کو حق نے کیا
حال سب روشن ہے تم پر رحمۃ للعٰلمیں

کفر کی ظلمت چھٹی جب نور چمکا آپ کا
حق کے خورشید منور رحمۃ للعٰلمیں

اپنے دامن میں چھپا لینا خدا کے واسطے
تیز ہو جب مہر محشر رحمۃ للعٰلمیں

دل میں آنکھوں میں جگہ ہے آپ ہی کے واسطے
آ سلیماں مور کے گھر رحمۃ للعٰلمیں

میں بھکاری در بدر کب تک پھروں خستہ خراب
اب بلا لو اپنے در پر رحمۃ للعٰلمیں

ہم کمینے روز و شب سوتے ہیں بالکل بے خبر
رات بھر روتے تھے سرور رحمۃ للعٰلمیں

مظہر ذات خدا محبوب رب دوسرا
بادشاہ ہفت کشور رحمۃ للعٰلمیں

جس نے دیکھی تیری صورت حق اسے یاد آ گیا
کیوں نہ ہوں آنکھیں منور رحمۃ للعٰلمیں

تو نے فرمایا ھو المعطی وانی قاسم
کیوں نہ مانگوں تیرے در پر رحمۃ للعٰلمیں

روز محشر عاصیوں کو بخشوانے کے لئے
ڈھونڈتے ہیں مثل مادر رحمۃ للعٰلمیں

ہم کو خواہش ہے نہ دنیا کی نہ کچھ عقبیٰ کی فکر
بس گئے ہیں دل کے اندر رحمۃ للعٰلمیں

ہے نہ کوئی تیرا ثانی اور نہ ہوگا تا ابد
ہر صفت میں سب سے بڑھ کر رحمۃ للعٰلمیں

دور نے نزدیک نے آواز یکساں ہی سنی
جب ہوئے بالائے منبر رحمۃ للعٰلمیں

ہم سیہ کاروں کی بخشش کی کوئی صورت نہیں
ناز ہے تیرے کرم پر رحمۃ للعٰلمیں

میری طاعت اور محبت میں رہو بستہ کمر
بس یہ ہے ارشاد سرور رحمۃ للعٰلمیں

دین کو چھوڑو نہ دنیا کے لئے اے مومنو!
دین و دنیا دیں گے یکسر رحمۃ للعٰلمیں

جالیاں ہوں ہاتھ میں اور التجائیں لب پہ ہوں
ہو مقدر یاوری پر رحمۃ للعٰلمیں

تیرے تیری آل کے صدقے میں اے جان جہاں
ہو میسر حج اکبر رحمۃ للعٰلمیں

تیرا جلوہ تھا شب اسریٰ کہ عرش و فرش میں
نور حق تھا جلوہ گستر رحمۃ للعٰلمیں

کیا زمین و آسماں کیا انبیا کیا اولیا
سب ہیں مشتق تو ہے مصدر رحمۃ للعٰلمیں

بس خدا ان کو نہ کہنا اور جو چاہو کہو
سب سے بالا سب سے برتر رحمۃ للعٰلمیں

ذکر تیرا دل کشا اور نام تیرا جاں فزا
فکر تیری روح پرور رحمۃ للعٰلمیں

سب فصیحانِ زمانہ دم بخود حیرت میں ہیں
کون ہے تم سا سخنور رحمۃ للعٰلمیں

رمز محبوب و محب میں تیسرے کو دخل کیا
سرِ حق ہے ذات مظہر رحمۃ للعٰلمیں

پنجتن ہیں فاطمہ خیر النسا، شیر خدا
سبط اکبر، سبط اصغر، رحمۃ للعٰلمیں

سایۂ عرش الٰہی میں کھڑا کرنا مجھے
ہیں سیہ عصیاں سے دفتر رحمۃ للعٰلمیں

بے پڑھے عالم نے ہر عالم پہ علم القا کئے
علم غیب حق کے مظہر رحمۃ للعٰلمیں

پنجۂ قدرت سنوارے جن کو وہ ہیں مشک ساں
تیرے گیسوئے معنبر رحمۃ للعٰلمیں

تم سخی داتا ہو میں ادنیٰ بھکاری آپ کا
دے دو ٹکڑا ہاتھ اٹھا کر رحمۃ للعٰلمیں

نیک بندوں پہ تو رہتی ہے عنایت روز و شب
روسیہ پر بھی کرم کر رحمۃ للعٰلمیں

سنتے ہی جَآءُوْكَ استغفار میں کرنے لگا
ہوں جرائم عفو یکسر رحمۃ للعٰلمیں

خادم درباں بنا لو بندۂ درگاہ کو
پھر رہا ہوں خوار در در رحمۃ للعٰلمیں

تشنگی شربت دیدار سے مضطر ہوں میں
ہو عطا للہ ساغر رحمۃ للعٰلمیں

خوفِ محشر کیوں جمیلؔ قادری رضوی کو ہو
دونوں عالم میں ہیں سر پر رحمۃ للعٰلمیں

*****

امنگیں جوش پر آئیں ارادے گدگداتے ہیں
جمیلؔ قادری شاید حبیب حق بلاتے ہیں

جگا دیتے ہیں قسمت چاہتے ہیں جس کی دم بھر میں
وہ جس کو چاہتے ہیں اپنے روضہ پر بلاتے ہیں

انہیں مل جاتا ہے گویا وہ سایہ عرش اعظم کا
تری دیوار کے سایہ میں جو بستر جماتے ہیں

مقدر اس کو کہتے ہیں فرشتے عرش سے آکر
غبار فرش طیبہ اپنی آنکھوں پر لگاتے ہیں

خدا جانے کہ طیبہ کو ہمارا کب سفر ہوگا
مدینے کو ہزاروں قافلے ہر سال جاتے ہیں

شہ طیبہ یہ قوت ہے ترے در کے گداؤں میں
جلا دیتے ہیں وہ مردوں کو جس دم لب ہلاتے ہیں

مرے مولیٰ یہ قوت ہے ترے در کے گداؤں میں
وہ جس کو چاہتے ہیں شاہ دم بھر میں بناتے ہیں

مدینے کی طلب میں جو نہیں لیتے ہیں جنت کو
انہیں تشریف لا کر حضرت رضواں مناتے ہیں

تصدق جانِ عالم اس کریمی و رحیمی کے
گنہ کرتے ہیں ہم وہ اپنی رحمت سے چھپاتے ہیں

وہابی، قادیانی، کاندھوی و نیچری سب کی
خبر لینا یہ ہر دم اہل سنت کو ستاتے ہیں

جمیلؔ قادری کو دیکھ کر حوروں میں غل ہوگا
یہی ہیں وہ کہ جو نعت حبیب حق سناتے ہیں

*****

ہوا ہے جلوہ نما وہ نگار آنکھوں میں
کہ آج پھول رہی ہے بہار آنکھوں میں

نقاب اٹھ گیا کیا روئے ماہ طیبہ سے
کہ شش جہت سے ہے نور آشکار آنکھوں میں

نظر میں ایسا سمایا ہے گلشن طیبہ
کھلا ہوا ہے عجب لالہ زار آنکھوں میں

عروج پر ہو ہمارا ستارۂ قسمت
بنے تمہارا اگر رہ گزار آنکھوں میں

تمہارے عارض پر نور دیکھنے کے لئے
ہے جانِ زار بہت بے قرار آنکھوں میں

پروئے جاتے ہیں مژگاں میں وقت ذکر نبی
بھرے ہیں در عدن آبدار آنکھوں میں

ہے وقت نزع تسلی جان مضطر ہو
ذرا تو لیجئے دم بھر قرار آنکھوں میں

نہ کیوں لحد مری جنت کا اک مکاں بن جائے
میں لے کے آیا ہوں تصویر یار آنکھوں میں

جنہوں نے دیکھا تمہارا جمال ایک نظر
ہوا ہے جلوۂ حق آشکار آنکھوں میں

میں لے کے کیا کروں گلہائے خلد اے زاہد!
بسے ہوئے ہیں مدینہ کے خار آنکھوں میں

پسند اور نہیں کچھ بھی جز تصور یار
ہیں پتلیاں بھی بڑی ہوشیار آنکھوں میں

زمین طیبہ کو یوں فخر ہو گیا حاصل
لگائی خاک قدم بار بار آنکھوں میں

یہ کس نے نام مدینہ لیا مرے آگے
کہ اشک آ گئے بے اختیار آنکھوں میں

مہ مدینہ کا دیکھا نہ چہرۂ انور
نگاہ روتی ہے یوں زار زار آنکھوں میں

زمین طیبہ نہ کیوں آسماں سے اونچی ہو
بنایا اس نے نبی کا مزار آنکھوں میں

رضاؔ کے ہاتھ سے پی ہے جمیلؔ نے وہ مے
کہ جس کا روز بڑھے گا خمار آنکھوں میں

ہم رسول مدنی کو نہ خدا جانتے ہیں
اور نہ اللہ تعالیٰ سے جدا جانتے ہیں

دونوں عالم تمہیں محبوب خدا جانتے ہیں
حق یہ ہے بعد خدا سب سے بڑا جانتے ہیں

اپنی ہستی جو ترے در پہ مٹا جانتے ہیں
کچھ وہی لطف فنا اور بقا جانتے ہیں

نہ ادب اور نہ تری مدح و ثنا جانتے ہیں
ہاتھ پھیلانا ترے در پہ سدا جانتے ہیں

میرے داتا مرے مولیٰ مجھے ٹکڑا مل جائے
بے نوا اس کے سوا اور نہ صدا جانتے ہیں

وصل و فرقت کا کوئی حال تو ان سے پوچھے
تیرے در پر جو تڑپنے کا مزہ جانتے ہیں

آنکھ والوں کو نظر آتے ہیں ان کے جلوے
ان کے دیدار کو دیدارِ خدا جانتے ہیں

اصل کو چھوڑ کے کس واسطے شاخیں پکڑیں
ہم تو ایمان فقط تیری رضا جانتے ہیں

یا رسول عربی کیوں نہ رکھیں ورد زباں
آپ کے نام کو ہم نام خدا جانتے ہیں

سر ہے کعبہ کی طرف دل ہے تمہاری جانب
ایسے سجدہ کو تو عشاق روا جانتے ہیں

جان عیسیٰ ترے اعجاز کا کہنا کیا ہے
جب کہ بندے ترے مردوں کو جلا جانتے ہیں

تیرے زوّار کو رہبر کی ضرورت کیا ہے
تیری خوشبو سے ترے گھر کا پتا جانتے ہیں

کیوں بھٹکتے پھریں سرکار کے بندے در در
بگڑیاں سب کی وہ اک پل میں بنا جانتے ہیں

در اقدس پہ تمہارے جو پڑے رہتے ہیں
بڑھ کے جنت سے مدینے کی فضا جانتے ہیں

قبر و محشر سے ڈریں کس لئے عاصی ان کے
جو اشارے سے اسیروں کو چھڑا جانتے ہیں

حق نے تم کو دیا تم بانٹتے ہو عالم میں
جو ملا جس کو تمہارا ہی دیا جانتے ہیں

بے ادب! دشمنِ دیں! محفلِ میلاد یہ ہے
ان کے عشاق ہی کچھ اس کا مزہ جانتے ہیں

بے بصر ان کی وجاہت کو بھلا کیا جانے
اہل ایمان انہیں شان خدا جانتے ہیں

عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلاَ یُظْهِرُ آیت پڑھ لو
تب یہ معلوم ہو تم کو کہ وہ کیا جانتے ہیں

عالم الغیب نے ہر غیب سکھایا ان کو
ذرہ ذرہ کی خبر شاہِ ہدیٰ جانتے ہیں

آیۂ عَلَّمَكَ ہے مرے دعویٰ کی دلیل
اس کا منکر ہی کہے گا کہ وہ کیا جانتے ہیں

سامنے ان کے دو عالم ہیں مثالِ کفِ دست
ان کے ارشاد کو ہم حق بخدا جانتے ہیں

اولیا کے لئے فرماتے ہیں مولانا روم
لوحِ محفوظ میں جو کچھ ہے لکھا جانتے ہیں

ہم یہ کب کہتے ہیں ذاتی ہیں علوم سرکار
از ازل تا بہ ابد سب بعطا جانتے ہیں

علم سرکار ہے حادث تو خدا کا ہے قدیم
اب نہ کہنا یہ کبھی تم کہ وہ کیا جانتے ہیں

اس کو جو شرک بتاتے ہیں وہابی مرتد
تو خدا ہی کو وہ ظالم نہ خدا جانتے ہیں

دولۃ المکیہ نے ان پہ قیامت توڑی
اب وہابی نہ کہیں گے کہ وہ کیا جانتے ہیں

مژدۂ نار سنا ان کو جمیلؔ رضوی
ذاتِ رحمٰن سے جو ان کو جدا جانتے ہیں

*****

قمر کے دو کیے انگلی سے طاقت اس کو کہتے ہیں
ہوا اک دم میں عود الشمس قدرت اس کو کہتے ہیں

جو پھیلا تھا اندھیرا اس جہاں میں کفر و بدعت کا
وہ اک دم میں مٹا شمعِ ہدایت اس کو کہتے ہیں

جو دیکھیں حضرت یوسف جمالِ سید عالم
تو فرمائیں قسم حق کی ملاحت اس کو کہتے ہیں

بنایا ان کو مختار دو عالم ان کے مولیٰ نے
خلافت ایسی ہوتی ہے نیابت اس کو کہتے ہیں

شب معراج یہ غل تھا ملائک حور و غلماں میں
حسیں ہوتے ہیں ایسے خوبصورت اس کو کہتے ہیں

کوئی چوتھے فلک پر طور پر کوئی مگر آقا
گئے عرش معلیٰ پر وجاہت اس کو کہتے ہیں

لگایا سرمۂ مَازَاغ حق نے ان کی آنکھوں میں
وہ ہیں ہر چیز کے ناظر بصارت اس کو کہتے ہیں

نہیں ہے اور نہ ہوگا بعد آقا کے نبی کوئی
وہ ہیں شاہ رسل ختم نبوت اس کو کہتے ہیں

لگا کر پشت پر مہر نبوت حق تعالیٰ نے
انہیں آخر میں بھیجا خاتمیت اس کو کہتے ہیں

بھکاری بن کے اس در پر جو مانگو گے وہ پاؤ گے
کہ ارباب نظر باب اجابت اس کو کہتے ہیں

بلا سے پہلے آتی ہے مدد تیرے غلاموں پر
ترے صدقے عرب والے اعانت اس کو کہتے ہیں

جو عالم کے شکم کو نعمتوں سے سیر فرمائیں
وہ خود فاقے کریں دو دو قناعت اس کو کہتے ہیں

دعائیں دے رہے ہیں دشمنوں کو ظلم کے بدلے
حلیم ایسے ہوا کرتے ہیں رحمت اس کو کہتے ہیں

طفیل سرور عالم مدینہ ہم جو دیکھیں گے
کہیں گے دل میں خوش ہو کر کہ جنت اس کو کہتے ہیں

تمہارا سبز گنبد دیکھ کر ہے عرش سکتہ میں
بلندی کس قدر پائی ہے رفعت اس کو کہتے ہیں

غلامان نبی کو حضرت موسیٰ نے جب پوچھا
تو فرمایا خدا نے خیر امت اس کو کہتے ہیں

عرب کے چاند کی جب روشنی پھیلے گی محشر میں
کہیں گے انبیا ماہ رسالت اس کو کہتے ہیں

تری شان رحیمی جوش پر جس وقت آئے گی
اٹھے گا شور محشر میں کہ رحمت اس کو کہتے ہیں

رفیق مصطفیٰ صدیق اکبر غار تیرہ میں
ہیں جاں دینے کو آمادہ رفاقت اس کو کہتے ہیں

کٹا کر سر حسین ابن علی راہِ الٰہی میں
شہیدوں کے ہوئے سرور شہادت اس کو کہتے ہیں

فرشتو! یاد رکھنا نام اس عاصی کا محشر میں
جمیلؔ قادری سب اہلسنت اس کو کہتے ہیں

*****

خدا کے پیارے نبی ہمارے رؤف بھی ہیں رحیم بھی ہیں
شفیع بھی ہیں رسول بھی ہیں مطاع بھی ہیں قسیم بھی ہیں

اٹھاتے تکلیفیں کافروں سے دعا ہدایت کی ان کی کرتے
تمام اوصاف میں ہیں یکتا شکور بھی ہیں حلیم بھی ہیں

یہ لا دوا ہے مرض ہمارا طبیب کیوں کر کریں گے چارہ
علاج میرا کریں گے آقا طبیب بھی ہیں حکیم بھی ہیں

نہیں ہے کچھ عرض کی ضرورت کہ ان پہ روشن ہے سب کی حالت
رسول اکرم سمیع بھی ہیں بصیر بھی ہیں علیم بھی ہیں

انہیں کے در کے ہیں ہم بھکاری انہیں کی یہ نعمتیں ہیں ساری
انہیں کے ہیں سلسبیل و کوثر انہیں کے قصر نعیم بھی ہیں

وہ عرش کے تاجدار مولیٰ صفت ہے یٰسٓ ثنا ہے طٰہٰ
غنی و معطی ہے نام ان کا عرب کے در یتیم بھی ہیں

ہر ایک گل میں ہے رنگ ان کا زبانِ بلبل پہ ان کا نغمہ
ہے سب کی آنکھوں میں نور ان کا وہ سب کے دل میں مقیم بھی ہیں

عطا کئے ہیں لقب خدا نے ہمارے آقا کو کیسے پیارے
امین بھی ہیں مکین بھی ہیں عزیز بھی ہیں عظیم بھی ہیں

میں ان کا بندہ وہ میرے مولیٰ وہ میرے مالک میں ان کا بردہ
خدا کے فضل و کرم سے آقا حفیظ بھی ہیں کریم بھی ہیں

انہیں کے سر پر ہے تاج رفعت انہیں کے باعث ہے ساری خلقت
نہ کیوں ہوں مالک وہ عرش حق کے حبیب بھی ہیں کلیم بھی ہیں

عفو ہو تم عزیز ہو تم وکیل ہو تم کفیل ہو تم
تمہارے بندے ہیں ہم اگرچہ سقیم بھی ہیں اثیم بھی ہیں

جمیلؔ رضوی و قادری کو غم عذاب الیم کیوں ہو
مدینے والے ہیں اس کے سر پر مدد پہ غوث عظیم بھی ہیں

*****

یہ وہ محفل ہے جس میں احمد مختار آتے ہیں
ملائک لے کے رحمت کے یہاں انوار آتے ہیں

زیارت کے لئے بن کر ملک زوّار آتے ہیں
نبی کو دیکھنے یاں طالب دیدار آتے ہیں

غلامان شہ دیں بزم میں یوں آتے ہیں جیسے
بھکاری بھیک لینے بر سر دربار آتے ہیں

وہ لے جاتے ہیں بخشش کی سند سرکار طیبہ سے
معاصی کے جو خرمن لے کے یاں طومار آتے ہیں

چلو ہے میزبانی جوش پر سرکار طیبہ کی
لیے رحمت کے خوانوں میں ملک انوار آتے ہیں

نگاہ کور باطن قاصر و مجبور ہے لیکن
شہ کون و مکاں ہر دل میں سو سو بار آتے ہیں

منافق جانتے ہیں شرک گر اس بزم اقدس کو
تو خود کیوں شرک کرنے کے لئے مکار آتے ہیں

مخالف بے ادب اس ذکر کی رفعت کو کیا سمجھے
یہاں پر سر کے بل اہل سنن دیں دار آتے ہیں

قیام محفل مولد سے جلتے ہیں بہت منکر
مگر مومن پہن کر یاں ادب کے ہار آتے ہیں

یہ ان کے سبز گنبد پر بخط نور لکھا ہے
وہ اچھے ہو کے جاتے ہیں جو یاں بیمار آتے ہیں

اٹھے گا شور محشر میں نہ گھبراؤ گنہگارو
وہ دیکھو شاہ کھولے گیسوئے خم دار آتے ہیں

خریدیں گے جو رحمت کے عوض انبار عصیاں کے
خریدار گنہ اب بر سر بازار آتے ہیں

جو کہتے ہیں مصیبت میں اغثنی یا رسول اللہ
مدد کرنے کو ان کی سید ابرار آتے ہیں

شب تاریک مرقد سے نہ گھبرا اے دلِ مضطر
کوئی دم میں نظر وہ چاند سے رخسار آتے ہیں

خداوندا دم آخر یہ عزرائیل فرمائیں
جمیلؔ قادری ہشیار ہو سرکار آتے ہیں

*****

نہ میں باغی ہوں نہ منکر نہ نکو کاروں میں
نام لیوا ہوں ترا تیرے گنہگاروں میں

سر رگڑتے ہیں سلاطین زمانہ آکر
دبدبہ ایسا نہ دیکھا کہیں درباروں میں

ان کا بندہ جو بنا ہوگیا آزاد وہی
ان سے جو کوئی پھرا وہ ہے گرفتاروں میں

ان کا بندہ جو ہوا خلد ہے اس کی خواہاں
ان کے دشمن ہیں جہنم کے سزاواروں میں

آج جو چاہیں کہیں پیروِ نجدیِ لعیں
کل کو کھل جائے گا اٹھیں گے جو مکاروں میں

شرم کر مہر قیامت مجھے آنکھیں نہ دکھا
ان کو دیکھا ہے میں ہوں جن کے گنہگاروں میں

آنکھ تو کھول کے دیکھو نگہ ایماں سے
شان والشمس نظر آتی ہے رخساروں میں

خوبی بخت سے ہو جائے زیارت جو نصیب
نام لکھ جائے مرا آپ کے زواروں میں

آپ کے صدقے میں اے روح جناں جان چمن
خرمن گل ہی نظر آتے ہیں انگاروں میں

اک نبوت تو نہیں باقی ہیں جتنے اوصاف
جمع ہیں اے شہ لولاک تیرے یاروں میں

بے طلب اپنے بھکاری کی بھرے جو جھولی
ایسی سرکار بتا دے کوئی سرکاروں میں

ہاتھ اٹھا کر مرے داتا مجھے ٹکڑا دے دو
اے کریم عربی میں بھی ہوں حق داروں میں

کوہِ غم کاہ سے کیوں کر ہو جمیلؔ رضوی
رحمتِ شاہِ عرب جب ہے گنہگاروں میں

*****

کیے کون و مکاں روشن تری تنویر کے قرباں
تو پہنچا لامکاں پیارے تری توقیر کے قرباں

رخ و زلف نبی کو دیکھ کر کہتا ہے آئینہ
عرب کے چاند میں بھی ہوں تری تنویر کے قرباں

نبی کی خاک پا اکسیر اعظم سے بھی بڑھ کر ہے
میں کیوں اے کیمیا گر ہوں تری اکسیر کے قرباں

فصیحانِ عرب حیران ہو ہو کر یہ کہتے تھے
رسول اللہ کی تقریر پُر تنویر کے قرباں

ہزاروں دشمنوں کو ایک دم میں کر لیا بندہ
رسول اللہ کے خطبے تری تاثیر کے قرباں

ملائک، انس و جن کیا جانور بھی ہو گئے شیدا
ہوئے سنگ و شجر گویا تری تسخیر کے قرباں

عطا کیں نعمتیں دونوں جہاں کی حق تعالیٰ نے
خدا کے نائب مطلق تری جاگیر کے قرباں

وطن اپنا کیا طیبہ میں جب محبوب اکرم نے
تو مکہ کیوں مدینہ کی نہ ہو تقدیر کے قرباں

کروں میں اس قدر یارب رخ مولیٰ کا نظارہ
کہ ہوں آنکھیں مری والشمس کی تفسیر کے قرباں

مسلمانوں پہ تو نے ایسا دام مکر پھیلایا
کہ ہے ابلیس بھی نجدی تری تزویر کے قرباں
وہ شیخ احمد رضا خاں جس نے راہ راست دکھلائی
جمیلؔ قادری کیوں ہو نہ ایسے پیر کے قرباں

*****

عالم میں کیا ہے جس کی کہ تجھ کو خبر نہیں
ذرہ ہے کون سا تری جس پر نظر نہیں
ارض و سما نہیں ہیں کہ شمس و قمر نہیں
کس چیز پر حبیب خدا کا اثر نہیں
نجدی شقی خبیث لعیں کا یہ قول ہے
مخلوق کی تو کیا انہیں اپنی خبر نہیں
قائل ہو علم غیب نبی کا وہ کیوں شقی
مرتد کے دل میں حب نبی کا اثر نہیں
دنیا میں ہو ذلیل تو عقبیٰ میں خوار ہو
جو خاک پائے حضرت خیر البشر نہیں
انوار کا ورود ہے بزم رسول میں
منکر ہے بے بصر اسے آتا نظر نہیں

یہ علم غیب ہے کہ رسول کریم نے
خبریں وہ دیں کہ جن کی کسی کو خبر نہیں

کہتے ہیں جبرئیل بہت میں نے کی تلاش
تجھ سا جہان بھر میں کوئی تاجور نہیں

معراج میں خدا نے بلایا انہیں جہاں
واللہ اس جگہ پہ کسی کا گزر نہیں

تقسیم کر رہا ہے تو عالم میں نعمتیں
ظاہر میں گو کہ پاس ترے مال و زر نہیں

منگتا ہیں ہم رسول کے کیوں در بدر پھریں
کیا ہم کو بھیک کے لئے مولیٰ کا در نہیں

بے شک رہِ مدینہ میں نجدی کو خوف ہے
سنی کو ان کی راہ میں مطلق خطر نہیں

اللہ کے حبیب کا دامن ہے ہاتھ میں
محشر کی سختیوں کا ہمیں کچھ خطر نہیں

سن کر جمیلؔ قادری تیرا کلام نعت
بھولیں گے تجھ کو طالب حق عمر بھر نہیں

*****

یا رسول اللہ آکر دیکھ لو
یا مدینے میں بلا کر دیکھ لو

سیکڑوں کے دل منور کر دیئے
اس طرف بھی آنکھ اٹھا کر دیکھ لو

کشتۂ دیدار زندہ ہو ابھی
جانِ عیسیٰ لب ہلا کر دیکھ لو

کلمہ پڑھتے جی اٹھیں مردے ابھی
جانِ عیسیٰ لب ہلا کر دیکھ لو

رنج و غم، درد و الم کی میرے گرد
بھیڑ ہے سرکار آکر دیکھ لو

چھیڑے جاتے ہیں ہمیں منکر نکیر
گور میں تشریف لا کر دیکھ لو

میری آنکھوں میں تمہیں ہو جلوہ گر
چلمن مژگاں اٹھا کر دیکھ لو

یہ کبھی انکار کرتے ہی نہیں
بینواؤ آزما کر دیکھ لو

چاہے جو مانگو عطا فرمائیں گے
نامرادو ہاتھ اٹھا کر دیکھ لو

سیر جنت دیکھنا چاہو اگر
روضۂ انور پہ آکر دیکھ لو

دو جہاں کی سرفرازی ہو نصیب
ان کے آگے سر جھکا کر دیکھ لو

طور پر جلوہ جو دیکھا تھا کلیم
آج یاں پردہ اٹھا کر دیکھ لو

ان کی رفعت کا پتا ملتا نہیں
مہر و مہ چکر لگا کر دیکھ لو

اس جمیلؔ قادری کو بھی حضور
اپنے در کا سگ بنا کر دیکھ لو

*****

ہر جگہ ہیں جلوہ گستر دیکھ لو
ہر مکاں ہر دل کے اندر دیکھ لو

ان کا جلوہ ہر جگہ موجود ہے
چاہو جس دم آنکھ اٹھا کر دیکھ لو

عرش و فرش و لامکاں ہی میں نہیں
بلکہ ہر ذرہ کے اندر دیکھ لو

اس قدر رکھو تصور ہر گھڑی
ان کی صورت دل کے اندر دیکھ لو

رویت حق کی تمنا ہے اگر
شاہ کا روئے منور دیکھ لو

چودھویں کا چاند بھی شرمائے گا
خاکِ طیبہ منہ پہ مل کر دیکھ لو

خلد آئے گی منانے کے لئے
آستاں پر ان کے مر کر دیکھ لو

چاہتے ہو گر رہے باقی نشاں
آستاں پر ان کے مٹ کر دیکھ لو

یوں منادی حشر میں دے گا ندا
کشتی امت کا لنگر دیکھ لو

پیاس سے باہر زبانیں آگئیں
بہرِ حق یا شاہِ کوثر دیکھ لو

عرش و فرش و لامکاں سب ملک ہیں
ایسے ہوتے ہیں تونگر دیکھ لو

عرض حاجت کی ضرورت ہی نہیں
حال سب روشن ہے تم پر دیکھ لو

ہے پھنسا غم میں جمیلؔ قادری
رحم گستر بندہ پرور دیکھ لو

*****

باغِ دو عالم دم سے تمہارے ہے گلزار رسول اللہ
کون و مکاں ہیں رخ سے تمہارے پُر انوار رسول اللہ

تم ہو حشر کے راج دلارے نورِ الٰہی عرش کے تارے
نیا موری لگا دو کنارے کھیون ہار رسول اللہ

مولیٰ تم نے ہمارے غم میں شب بھر رو کر کی ہیں آہیں
امت پر ہے روز ازل سے کتنا پیار رسول اللہ

بھولی بھیڑیں ہم ہیں تمہاری چاروں طرف ہیں گرگ شکاری
کوئی نہیں ہے بچانے والا ہو غم خوار رسول اللہ

ہائے نہ کی کچھ ہم نے کمائی لہو و لعب میں عمر گنوائی
اب جو گھڑی پرسش کی آئی تم ہو یار رسول اللہ

چاہو بگاڑو یا کہ سنبھالو چاہو ڈباؤ یا کہ نکالو
تم ہو ہمارے مالک و حاکم ہم لاچار رسول اللہ

مولیٰ چشم و قلب میں آجا للہ بخت سیہ چمکا جا
اجڑا بن ہے ہمارے دل کا کر گلزار رسول اللہ

کر کے شفاعت تم بخشاؤ دامن ڈھک کر عیب چھپاؤ
حشر میں اپنا کوئی نہیں ہے حامیِ کار رسول اللہ

راہ کٹھن اور دور ہے منزل سر پر عصیاں پاؤں ہیں گھائل
ہائے چلیں ہم لے کر کیوں کر یہ انبار رسول اللہ

کھول دو گیسو برسے رحمت ڈھل کر عصیاں پاک ہوا مت
چمکے سیہ بختوں کی قسمت شب ہے تار رسول اللہ

ڈوبا ہوا سورج پلٹایا چاند کو ٹکڑے کر کے دکھایا
حکم سے تیرے کر سکے کوئی کب انکار رسول اللہ

چاہو جسے فردوس میں جا دو چاہو جسے دوزخ میں بھیجو
جنت و نار ہیں ملک تمہاری ہو مختار رسول اللہ

خود ہی خدا نے تم کو پڑھایا علم نہ تم سے کوئی چھپایا
رب نے تمہارے کھولے ہیں تم پر سب اسرار رسول اللہ

آج جمیلؔ قادری دل سے ذکر اپنے آقا کا کر لے
دور کریں گے بے شک تیرے سب افکار رسول اللہ

*****

تمہیں نے تو کیا ہم کو مسلماں یا رسول اللہ
تمہیں تو ہو ہمارا دین و ایماں یا رسول اللہ

نہ بھولے اور نہ بھولو گے قیامت تک غلاموں کو
نہ کیوں ہوں اہل سنت تم پہ قرباں یا رسول اللہ

فقط یہ آرزو ہے نزع میں مرقد میں محشر میں
کہیں ہم سے نہ چھوٹے دیوا داماں یا رسول اللہ

لواء الحمد کے نیچے بنے مولیٰ قیامت میں
مرا ہر رونگٹا تیرا ثنا خواں یارسول اللہ

ترے حسن و ملاحت پر دو عالم کیوں نہ ہوں قرباں
خدائے پاک ہے جب تیرا خواہاں یارسول اللہ

مکان و لامکاں، حور و ملک، عرش و فلک، کرسی
تمہارے ہی لئے یہ سب ہیں ساماں یارسول اللہ

تری تربت کے آگے عرش کا بھی سر خمیدہ ہے
بلند افلاک سے ہے تیرا ایواں یارسول اللہ

سلاطینِ زمانہ آستاں پر سر رگڑتے ہیں
تمہاری خاکِ در ہے تاجِ شاہاں یارسول اللہ

کروروں نعمتوں سے بے طلب ادنیٰ اشارے میں
بھرے عالم کے تم نے جیب و داماں یارسول اللہ

مریضانِ جہاں کو تم شفا دیتے ہو دم بھر میں
خدارا درد کا ہو میرے درماں یارسول اللہ

میں اک ادنیٰ بھکاری آپ سلطانِ زمانہ ہیں
سلیماں آپ میں مورِ سلیماں یارسول اللہ

تمہارے نور سے حق نے کئے کون و مکاں ظاہر
تمہیں ذرات عالم میں ہو تاباں یارسول اللہ

لیا تھا روز میثاق انبیا سے حق تعالیٰ نے
تمہاری پیروی کا عہد و پیماں یارسول اللہ

بنایا ہے خدا نے دونوں عالم کا تجھے حاکم
سروں پر لیتے ہیں سب تیرا فرماں یارسول اللہ

تو ہے بندہ خدائے پاک کا میں تیرا بندہ ہوں
توسط سے ترے ہوں عبد رحمٰں یارسول اللہ

خدا کے بعد افضل جانتا تم کو دو عالم سے
یہی تو ہے ہمارا دین و ایماں یارسول اللہ

ترے فضل و کرم سے دور کیا ہے گر میں بن جاؤں
تری چوکھٹ کے دربانوں کا دربان یارسول اللہ

صدائے صور سن کر آپ کا پڑھتا ہوا کلمہ
میں اٹھوں قبر سے شاداں و خنداں یارسول اللہ

غلاموں کی ہر اک مشکل میں تم امداد کرتے ہو
مری بھی مشکلیں ہو جائیں آساں یارسول اللہ

جمیلؔ قادری کی دو جہاں میں لاج رکھ لینا
طفیل حضرت احمد رضا خاں یارسول اللہ

*****

ترے دربار کے جبریل دربان یارسول اللہ
تری سرکار کے خادم ہیں رضواں یارسول اللہ

ہزاروں ناظرہ پڑھ پڑھ کے حافظ ہو گئے اس کے
تمہارا مصحف رخ ہے کہ قرآں یارسول اللہ

تری سیرت نے لاکھوں بت پرستوں کو کیا مومن
تری صورت دوائے دردمنداں یارسول اللہ

دُرِ دندان اقدس کی جھلک کا ایک پرتو ہے
جو ہیں افلاک پر انجم درخشاں یارسول اللہ

مصیبت دور بھاگے مشکلیں آسان ہوں فوراً
پکارے جو کوئی تم کو مسلماں یارسول اللہ

ترا اک قطرۂ دریائے رحمت سرخرو کردے
گناہوں نے کیا بے حد پشیماں یارسول اللہ

شہید کربلا کی پیاس کا صدقہ برس جائے
سیہ کاروں پہ تیرا ابر نیساں یارسول اللہ

اثر کیوں کر کرے گی آفتاب حشر کی گرمی
مرے سر پر تو ہوگا تیرا داماں یارسول اللہ

تجھے دیکھوں ترے یاروں کو دیکھوں اور ترے رب کو
مجھے ہو عید گہ محشر کا میداں یارسول اللہ

قیامت میں مدد کرنا مری اے شافع محشر
بجز تیرے وہاں ہے کون پرساں یارسول اللہ

براتی ساتھ ہوں دولھا کے جب میدان محشر میں
تو اس میں میں بنوں تیرا ثنا خواں یارسول اللہ

خریداروں میں اس عاصی کو بھی فرمایئے شامل
کھلے جب حشر میں رحمت کی دکّان یارسول اللہ

اجل نزدیک ہے اس سبز گنبد کی زیارت کا
کہیں دل ہی میں لے جاؤں نہ ارماں یارسول اللہ

سنہری جالیوں کے سامنے گر میرا دم نکلے
میسر ہو مجھے لطفِ فراواں یارسول اللہ

جو منکر ہیں وہ جلتے ہیں نبی کے نام نامی سے
پکارا کرتے ہیں ہر دم مسلماں یارسول اللہ

جمیلؔ قادری دربار حق میں پیش ہو جس دم
تو کہہ دینا یہ ہے میرا ثنا خواں یارسول اللہ

*****

کیوں کر نہ ہو مکہ سے سوا شان مدینہ
وہ جب کہ ہوا مسکن سلطان مدینہ

مکے کو شرف ہے تو مدینے کے سبب سے
اس واسطے مکہ بھی ہے قربان مدینہ

ہوتا ہے فلک کا سر تسلیم یہاں خم
اللہ رے بلندی تری ایوان مدینہ

آتے ہیں سر عجز جھکائے ہوئے لاکھوں
شاہان جہاں پیش گدایان مدینہ

بلبل کبھی بھولے سے نہ لے نام چمن کا
دیکھا ہی نہیں اس نے گلستان مدینہ

لاکھوں نے لگائے ہیں ترے کوچہ میں بستر
تھوڑی سی جگہ ہم کو بھی اے جان مدینہ

پہنچا دے تو محبوب کے در پر مجھے یارب!
لے جاؤں نہ دنیا سے میں ارمان مدینہ

سمجھوں گا ہوئی عید مبارک مجھے جس دم
ہو جائے گا یہ سر مرا قربان مدینہ

اتراتی ہے کیوں باد صبا تو مرے آگے
دیکھیں گے کبھی ہم بھی گلستان مدینہ

سر دے کے غلامان نبی راہ خدا میں
آرام سے سوئے تہ دامان مدینہ

شاہان جہاں کانپتے ہیں نام سے تیرے
اللہ یہ صولت تری سلطان مدینہ

کیا وصف کروں خوبی اخلاق کا ان کے
بے مثل ہے دنیا میں یہ انسان مدینہ

سر سبز کسی کی بھی نہ ہو کشت تمنا
برسے نہ اگر خلق پہ نیسان مدینہ

مخلوق خداوند ہے سب زیر حکومت
ہے حاکم کونین سلیمان مدینہ

آرام سے ٹھہراتا ہے زوارِ نبی کو
گویا کہ یہ چھوٹا سا ہے احسان مدینہ

پیش آتے ہیں رحمت کے فرشتے بتواضع
اللہ کے مہمان ہیں مہمان مدینہ

ہو جائے جو سرکار کی رحمت کا اشارہ
سگ اپنا بنائیں مجھے دربان مدینہ

مرنے پہ بھی چھوڑیں گے نہ محبوب کا کوچہ
عشاق کی جنت ہے بیابان مدینہ

گھبرائیں گے سب مہر قیامت کی تپش سے
بے خوف مگر ہوں گے گدایان مدینہ

سبطین کی جب حشر میں آئے گی سواری
غل ہوگا کہ وہ آتے ہیں خوبان مدینہ

ہے عرض جمیلؔ رضوی کا یہ خلاصہ
لاشہ ہو مرا اور بیابان مدینہ

عشاق یہ کہتے ہیں جمیلؔ رضوی کو
ہے نغمہ سرا بلبل بستان مدینہ

*****

یارب! مرے دل میں ہے تمنائے مدینہ
ان آنکھوں سے دکھلا مجھے صحرائے مدینہ

نکلے نہ کبھی دل سے تمنائے مدینہ
سر میں رہے یارب! مرے سودائے مدینہ

ہر ذرہ میں ہے نور تجلّائے مدینہ
ہے مخزن اسرار سراپائے مدینہ

ایسا مری نظروں میں سما جائے مدینہ
جب آنکھ اٹھاؤں تو نظر آئے مدینہ

پھرتے ہیں یہاں ہند میں ہم بے سروساماں
طیبہ میں بلا لو ہمیں آقائے مدینہ

اس درجہ ہیں مشتاق زیارت مری آنکھیں
دل سے یہ نکلتی ہے صدا ہائے مدینہ

یاد آتا ہے جب روضۂ پرنور کا گنبد
دل سے یہ نکلتی ہے صدا ہائے مدینہ

میں وجد کے عالم میں کروں چاک گریباں
آنکھوں کے مرے سامنے جب آئے مدینہ

کیوں کر نہ جھکیں خلق کے دل اس کی طرف کو
ہے عرش الٰہی بھی تو جویائے مدینہ

سر عرش کا خم ہے ترے روضے کے مقابل
افلاک سے اونچے ہیں مکاں ہائے مدینہ

طیبہ کی زمیں جھاڑتے آتے ہیں ملائک
جبریل کے پر فرش معلّائے مدینہ

قرآن قسم کھاتا نہ اس شہر کی ہرگز
گر ہوتا نہ وہ گل چمن آرائے مدینہ

سلطان دو عالم کی مرے دل میں ہے تربت
ہوتے ہیں یہ کعبے سے سخنہائے مدینہ

کیوں گور کا کھٹکا ہو قیامت کا ہو کیا غم
شیدائے مدینہ ہوں میں شیدائے مدینہ

کیوں طیبہ کو یثرب کہو ممنوع ہے قطعاً
موجود ہیں جب سیکڑوں اسمائے مدینہ

جاتے نہیں حج کر کے جو کعبے سے مدینہ
مردود و شیاطین ہیں اعدائے مدینہ

بلوا کے مدینے میں جمیلؔ رضوی کو
سگ اپنا بنا لو اے مولائے مدینہ

*****

کیا لکھوں میں بھلا رسول اللہ
آپ کا مرتبہ رسول اللہ

کوئی دکھلا تو دے زمانے میں
آپ سا باعطا رسول اللہ

کھلی تفسیر ہے رَفَعْنَا کی
آپ کا تذکرہ رسول اللہ

سارا عالم بنا تمہارے سبب
تم ہو سب کی بنا رسول اللہ

تم نہ ہوتے تو کچھ نہیں ہوتا
تم سے ہے دوسرا رسول اللہ

نہ تو پیدا ہوا نہ ہوگا کبھی
آپ سا دوسرا رسول اللہ

سب نے تجھ سے سنا کلام خدا
تو نے رب سے سنا رسول اللہ

وصل حق کے لئے ملا واللہ
خوب یہ سلسلہ رسول اللہ

میں رضاؔ کا رضاؔ تمہارے ہیں
یوں ہوا آپ کا رسول اللہ

میں رضاؔ پر فدا رضاؔ تم پر
تم حبیبِ خدا رسول اللہ

تم کو پایا خدائے برتر سے
تم سے پایا خدا رسول اللہ

ماسوی اللہ حق تعالیٰ نے
سب تمہیں دے دیا رسول اللہ

سگِ در حکم کے خلاف کرے
پھر بھی دو تم غذا رسول اللہ

سب سلاطینِ دہر دیتے ہیں
تیرے در پر صدا رسول اللہ

بادشاہانِ دہر پر بیٹھا
آپ کا دبدبہ رسول اللہ

دیا بندوں کو تم نے بخشش کا
مژدۂ جاں فزا رسول اللہ

مظہر ذات حق تمہاری ذات
حق کے تم آئینہ رسول اللہ

گو ہو ظاہر میں تم بشکل بشر
پر ہو نور خدا رسول اللہ

تم مرے بادشاہ بندہ نواز
میں تمہارا گدا رسول اللہ

سارا عالم تمہارا پرتو ہے
تم ہو ظل خدا رسول اللہ

سب ہدایت کے آپ کی محتاج
آپ ہیں رہنما رسول اللہ

قدرت رب کا آئینہ ٹھہرا
تیرا ہر معجزہ رسول اللہ

انبیا دیتے ہیں خدا کے حضور
آپ کا واسطہ رسول اللہ

حشر تک تم سے فیض پائیں گے
انبیا اولیا رسول اللہ

ہم غلاموں پہ ہے تمہارا فضل
تم پہ فضل خدا رسول اللہ

بوالبشر کیا کہ سارے عالم کے
تم ہو عقدہ کشا رسول اللہ

سب تمہارے حضور فریادی
تم حضورِ خدا رسول اللہ

ہاتھ خلقت کا مانگنے کے لئے
تیری جانب اٹھا رسول اللہ

پاتے شمس و قمر ہیں لیل و نہار
آپ ہی سے ضیا رسول اللہ

جاں نثاروں کی سجدہ گاہ کہوں
یا ترا نقش پا رسول اللہ

تیرے در پر مروں تو آجائے
زندگی کا مزہ رسول اللہ

خاک ہے تیرے آستانے کی
ہر مرض کی دوا رسول اللہ

ہے فرشتوں کی آنکھ کا سرمہ
آپ کی خاک پا رسول اللہ

کلمۂ لا الٰہ الا اللہ
تم سے ظاہر ہوا رسول اللہ

حق کی توحید کا دو عالم میں
تم سے ڈنکا بجا رسول اللہ

دین اسلام کلمۂ توحید
سب کو تم سے ملا رسول اللہ

تم سے اسلام کی ملی دولت
تم سے ایماں ملا رسول اللہ

کہوں ایمان سے خدا کی قسم
تم ہو ایماں مرا رسول اللہ

تم نے بانٹا دیا ہوا رب کا
سب تمہیں سے ملا رسول اللہ

کیا نظر آئے دل کے اندھوں کو
اختیار آپ کا رسول اللہ

تم جو چاہو کرو کہ ہو مختار
تم پہ پیارا خدا رسول اللہ

تم کو رب نے کیا سمیع و بصیر
حاجت عرض کیا رسول اللہ

تم ہو واقف تمام غیبوں سے
تم سے کیا ہے چھپا رسول اللہ

ذرہ ذرہ نہ کیوں ہو تم پہ عیاں
رب نہ تم سے چھپا رسول اللہ

کیا کروں عرض تم پہ ظاہر ہے
حال سب کچھ مرا رسول اللہ

ہاں ہمارا بھی بخت چمکا دو
تم ہو شمس الضحیٰ رسول اللہ

ہے تو ہی قاسم حیات و ممات
دلِ مردہ جِلا رسول اللہ

نور دے قلب و چشم روشن کر
میرے بدر الدجیٰ رسول اللہ

چشم رحمت کے اک اشارے سے
آنکھ والا بنا رسول اللہ

جدھر اٹھے نگاہ آئے نظر
تم ہو جلوہ نما رسول اللہ

ذاتِ اقدس میں اپنی کر کے فنا
مرحمت ہو بقا رسول اللہ

تو ہی تو میرے قلب میں بس جائے
ایسی دے دے فنا رسول اللہ

میرے قلب و دماغ میں مولیٰ
اپنی خوشبو بسا رسول اللہ

ہم پہ برسا دو فضل کی بارش
تم ہو ابر سخا رسول اللہ

کھول گیسو کہ تیری امت پر
برسے نوری گھٹا رسول اللہ

اپنی رحمت سے کیجئے للہ
سنیوں کا بھلا رسول اللہ

رہنمائی کرو کہ مل جائے
آپ کا راستہ رسول اللہ

پیشِ رب جس سے ہوں نہ شرمندہ
ایسی دے دو حیا رسول اللہ

بھر دو کشکول میرا رحمت سے
تم ہو بحر عطا رسول اللہ

المدد المدد پریشانم
فضل بر حال ما رسول اللہ

بھر دو جھولی کہ دیر سے ہے کھڑا
آپ کا بے نوا رسول اللہ

تم کو قاسم کیا ہے رازق نے
تم نے سب کچھ دیا رسول اللہ

رزق رب کا ہے تم کھلاتے ہو
سارے عالم کو یا رسول اللہ

تم ہو مختار جس کو چاہو دو
نائب کبریا رسول اللہ

تم سوا کون ہے دو عالم میں
میرا حاجت روا رسول اللہ

بطفیل حسین کر دو رہا
ہوں اسیر بلا رسول اللہ

کون بخشائے گا بروز جزا
ہم کو تیرے سوا رسول اللہ

ہے دعا تیرے نام نامی پر
ہو مرا خاتمہ رسول اللہ

تیری چوکھٹ پہ دم نکل جائے
تیرے بندے کا یا رسول اللہ

بہر تسکین ہاتھ رکھ دیجئے
میرے دل پر ذرا رسول اللہ

نزع میں اور گور میں مجھ کو
پیاری صورت دکھا رسول اللہ

پیش منکر نکیر مجھ کو جواب
کر دو تلقین یا رسول اللہ

پار بیڑا مرا لگا دیجئے
آپ ہیں ناخدا رسول اللہ

وہ ہے منکر خدائے برحق کا
ہے جو منکر ترا رسول اللہ

وہ جہنم کا بن گیا کندہ
تجھ سے جو پھر گیا رسول اللہ

جو ترے دوستوں سے بغض رکھے
اس پہ قہر خدا رسول اللہ

جو ترے دشمنوں کو سمجھے دوست
اس پہ بجلی گرا رسول اللہ

جو کہ گنگوہی کی کرے تعریف
اس کو اندھا اٹھا رسول اللہ

تھانوی کو جو پیشوا جانے
اس کو نیچا دکھا رسول اللہ

قادیانی کو جو کہے مومن
بھیج اس پر بلا رسول اللہ

پیر نیچر کو سمجھے جو مسلم
خوک اس کو بنا رسول اللہ

ان خبیثوں کو جو کہے کافر
اس پہ فضل خدا رسول اللہ

ان شیاطیں پہ جو کرے لعنت
اس پہ رحم خدا رسول اللہ

کاندھوی یہ وہابیہ کے عدو
چین پائیں سدا رسول اللہ

میرے احباب اہل سنت سے
دور کر ہر بلا رسول اللہ

*****

دعا بر اختتام مجلس

کر لو مقبول یا رسول اللہ
یہ مری التجا رسول اللہ

بانی مجلس مبارک کو
دیجے بہتر صلہ رسول اللہ

جتنے سنی شریک مجلس ہیں
سب پہ کر دو عطا رسول اللہ

آپ کے آستاں کے بندے ہیں
بخش دو ہر خطا رسول اللہ

ہر مصیبت میں کیجئے امداد
جب پکاریں کہ یا رسول اللہ

اس کی فوراً مراد بر آئی
جس نے دل سے کہا رسول اللہ

قبر میں حشر و نشر و میزاں پر
ہر الم سے بچا رسول اللہ

خلد میں اپنے ساتھ لے لینا
اپنے بندوں کو یا رسول اللہ

تیرے بندے لگائے بیٹھے ہیں
تیرا ہی آسرا رسول اللہ

پیر و مرشد مرے جناب رضاؔ
ان پہ سایہ ترا رسول اللہ

ان کی اولاد سب پھلے پھولے
حشر تک دائما رسول اللہ

حامد و مصطفیٰ رضاؔ کے پھول
مہکیں تا حشر یا رسول اللہ

ان کی اولاد کا قیامت تک
رہے گلشن ہرا رسول اللہ

ان کے اعدا پہ رکھ انہیں غالب
اور عزت بڑھا رسول اللہ

ان کے اعدا پہ قہر کی بارش
تا ابد دائما رسول اللہ

شاد و آباد ان کے دوست رہیں
پھلیں پھولیں سدا رسول اللہ

نیچری کاندھوی وہابی سے
سنیوں کو بچا رسول اللہ

سب مریضان اہل سنت کو
دے دو کامل شفا رسول اللہ

اہل سنت کے ناتوانوں کو
کر دو طاقت عطا رسول اللہ

ہر جگہ میرے والدین پہ ہو
رحم و فضل آپ کا رسول اللہ

میرے اہل و عیال پر رحمت
آپ کی دائما رسول اللہ

کریں احمد، حمید اور حماد
حمد تیری سدا رسول اللہ

عمر و علم و عمل، دوامی عیش
ان کو کیجے عطا رسول اللہ

رنج و غم کی نہ دیکھیں شکل کبھی
تیری رحمت سے یا رسول اللہ

میرے احباب پر بھی فضل رہے ہر گھڑی آپ کا رسول اللہ
غوث اعظم کا واسطہ ہو قبول میری ہر التجا رسول اللہ

اپنے بندے جمیلؔ رضوی کو
خاص بندہ بنا رسول اللہ

*****

بیاں ہو کس سے کمال محمد عربی
ہے بے مثال جمال محمد عربی

درود کیوں نہیں پڑھتے خموش کیسے ہو
بیان ہوتا ہے حال محمد عربی

مجال کیا ہے کہ انس و ملک کریں تعریف
خدا سے پوچھئے حال محمد عربی

یہ جان کیا دو جہاں گر مجھے میسر ہوں
کروں فدا بجمال محمد عربی

نرفت لا بزبان مبارکش ہرگز
عجب ہے جود و نوال محمد عربی

زمانہ پلتا ہے اس آستان عالی سے
عجب ہے جود و نوال محمد عربی

نبی کے نام سے تھراتے ہیں شہان جہاں
بڑا ہے رعب و جلال محمد عربی

زیارت نبوی دید حق تعالیٰ ہے
وصال حق ہے وصال محمد عربی

الٰہی! امت عاصی مری مجھے دے ڈال
یہی ہے رب سے سوال محمد عربی

لگا رہے ہیں ہمیشہ سے مہر و مہ چکر
ملا نہ کوئی مثال محمد عربی

بجائے سرمہ لگاؤں اسے میں آنکھوں میں
ملے جو خاکِ نعال محمد عربی

میں لے کے کیا کروں حور و قصور اے رضواں
کھبا نظر میں جمال محمد عربی

فرشتو! قبر میں مجھ سے سمجھ کے کرنا سوال
میں ہوں غلام بلالِ محمد عربی

اندھیری رات نہ ہوگی مری لحد میں کبھی
میں ہوں غلام بلالِ محمد عربی

گیاہ و خار و خس و خاک سے وہ بدتر ہے
نہیں ہے جس کو خیال محمد عربی

جمیل قادری شکر خدا کہ تو بھی ہوا
غلام عترت و آلِ محمد عربی

بشر سے غیر ممکن ہے ثنا حضرت محمد کی
خدا کرتا ہے خود قرآن میں مدحت محمد کی

پسند حق ہوئی صلِ علیٰ صورت محمد کی
نہ کیوں دونوں جہاں کو دل سے ہو چاہت محمد کی

ہے مژدہ مومنوں کو من رانی قد رأ الحقّ
خدا دیکھا جسے حاصل ہوئی رویت محمد کی

بشر، جن و ملک ہرگز نہیں ممکن کہ پہچانیں
خدا ہی جانتا ہے رفعت و شوکت محمد کی

خدا سے اپنی امت کے لئے پوچھا جو موسیٰ نے
تو فرمایا کہ افضل سب سے ہے امت محمد کی

ہوئے بت سرنگوں آتش کدہ میں زلزلہ آیا
دلوں پر چھا گئی کفار کے ہیبت محمد کی

الٰہی بندۂ ناچیز کی تجھ سے دعا یہ ہے
ترقی پر رہے دل میں سدا الفت محمد کی

بھکاری نعمتوں سے بھر رہے ہیں جھولیاں اپنی
مساکین جہاں پر وقف ہے دولت محمد کی

یہ رحمت ہے کہ دیتے ہیں دعائیں دشمنوں کو بھی
نرالی سارے عالم سے ہے ہر عادت محمد کی

چمکتی تھی وہ بجلی تیغ سلطان رسالت کی
فرشتے دیکھتے تھے جنگ میں صولت محمد کی

بھرے ہیں جیب و داماں نعمتوں سے دونوں عالم کے
مگر دینے سے بھر سکتی ہے کب نیت محمد کی

محبت رکھتے ہیں محبوب حق اپنے غلاموں سے
خدا کو اس لئے محبوب ہے امت محمد کی

خدا اس واسطے قائم کرے گا بزم محشر کو
کہ دیکھیں اولین و آخریں عزت محمد کی

دکھائی اپنی تیزی آفتاب حشر نے جس دم
غلامانِ نبی پر چھا گئی رحمت محمد کی

گنہگارو! کہاں پھرتے ہو سرگرداں ادھر آؤ
تمہاری جستجو میں پھرتی ہے رحمت محمد کی

جسے کہتے ہیں محشر عید ہے وہ اہلسنت کی
کبھی دیکھیں گے حق کو اور کبھی صورت محمد کی

بنائے جائیں گے مہماں غلامانِ رسول اللہ
ٹھہرنے کو ملے گی حشر میں جنت محمد کی

نہ کیوں ہو ناز قسمت پر اگر اس طرح دم نکلے
زمیں پر میرا سر ہو سامنے تربت محمد کی

دعا ہے یہ جمیلؔ قادری کی حق تعالیٰ سے
رہے کونین میں ہم پر فزوں شفقت محمد کی

غزل اک اور بھی پڑھ اے جمیلؔ قادری رضوی
کہ برسے جھوم کر حُضّار پر رحمت محمد کی

*****

ہمارے سر پہ ہے سایہ فگن رحمت محمد کی
ہمارے دل میں ہے جلوہ کناں صورت محمد کی

گوارا ہی نہیں عشاق کو فرقت محمد کی
رہے دونوں جہاں میں یا خدا قربت محمد کی

زہے قسمت اشارہ پا کے ان کی چشم رحمت کا
غلاموں کو لبھا کر لے چلی جنت محمد کی

نبی کے نام لیوا آنے والے ہیں تھکے ہارے
سجائی جاتی ہے اس واسطے جنت محمد کی

گنہگارو! نہ گھبراؤ سیہ کارو! نہ شرماؤ
وہ آئی مجرموں کو ڈھونڈتی رحمت محمد کی

اغثنی یارسول اللہ کے نعرے ہیں محشر میں
رَفَعْنَا کہہ رہا ہے دیکھ لو رحمت محمد کی

فدا جانِ جہاں فکر دو عالم اور اکیلا دم
اسے کہتے ہیں چاہت اور یہ ہے ہمت محمد کی

ملائک روکتے ہیں اس لئے اوروں کو جنت سے
کہ لائی جائے پہلے خلد میں امت محمد کی

عرب والا چلا ہے بخشوانے اپنی امت کو
مچی ہے سارے خاص و عام میں شہرت محمد کی

کسے معلوم ہے وہ جانیں یا ان کا خدا جانے
جو ہے درگاہِ حق میں عزت و وقعت محمد کی

علوم اولین و آخریں کا کر دیا مالک
خدا نے دھوم سے کی عرش پر دعوت محمد کی

رسائی ہو نہیں سکتی وہاں تک عقل عالم کی
حضورِ حق ہے جتنی منزلت وقعت محمد کی

اشارے سے قمر کے دو کئے سورج کو لوٹایا
زمانے میں ہے اشہر طاقت و قدرت محمد کی

بتاتا ہے یہ فرمان ھو المعطی انا قاسم
بٹے گی حشر تک کونین میں نعمت محمد کی

فقیرو! بینواؤ! مانگ لو جو کچھ ضرورت ہو
جھڑکنا پھیرنا خالی نہیں عادت محمد کی

ازل میں نعمتیں تقسیم کیں جب حق تعالیٰ نے
لکھی جبریل کی تقدیر میں خدمت محمد کی

فرشتو! قبر میں اپنی سند ہمراہ لایا ہوں
یہ دیکھو دل کے آئینہ میں ہے صورت محمد کی

فدا کیوں کر نہ ہو جان جہاں اس سبز گنبد کے
کہ اس میں ہے سجی پیاری دلھن تربت محمد کی

ہزاروں قدسیوں کی بھیڑ ہے روضے کی جالی پر
ہزاروں آرہے ہیں چومنے تربت محمد کی

اجل جلدی نہ کر اتنی مدینے آہی پہنچے ہیں
خدارا دیکھ لینے دے ہمیں تربت محمد کی

خلاف اہلسنت سیکڑوں مذہب ہوئے پیدا
مگر غالب ہے سب ادیان پر ملت محمد کی

ابو جہلی کہے بدعت ولیکن ذکر مولد سے
دلوں میں عاشقوں کے بڑھتی ہے الفت محمد کی

اسے بدعت سمجھتا ہے تو کیوں آتا ہے محفل میں
ہمیں تو کھینچ لاتی ہے یہاں الفت محمد کی

قیام ذکر مولد میں کھڑے ہوتے ہیں منکر بھی
یہ ہے اس ذکر کی رفعت یہ ہے شوکت محمد کی

جمیلؔ قادری رضوی تجھے کیوں خوفِ محشر ہو
کہ تیرے دل کے آئینے میں ہے صورت محمد کی

*****

آئینہ منفعل ترے جلوے کے سامنے
ساجد ہیں مہر و مہ ترے تلوے کے سامنے

جاری ہے حکم یہ کہ دو پارہ قمر ہوا
انگشت مصطفیٰ کے اشارے کے سامنے

کیوں در بدر فقیر تمہارا کرے سوال
جب تم ہو بھیک مانگنے والے کے سامنے

یہ وہ کریم ہیں کہ جو مانگو وہی ملے
اے سائلو! چلو تو دعا لے کے سامنے

منگتا کی عرض شاہِ مدینہ قبول ہو
تربت بنی ہو آپ کے روضے کے سامنے

رب کریم ہے یہ دعا میری روز حشر
محجوب میں نہ ہوں ترے پیارے کے سامنے

وزنِ عمل کا خوف ہو کیوں مجھ اثیم کو
سرکار ہوں گے خود مرے پلے کے سامنے

جنت تو کھینچتی ہے کہ میری طرف چلو
ایمان لے چلا ہے مدینے کے سامنے

شاہ و گدا، فقیر و سلاطین روزگار
موجود ہے ہر اک ترے روضے کے سامنے

آنکھیں ہوں بند لب پہ دعا دل میں ہو درود
پھیلے ہوں ہاتھ آپ کے قبے کے سامنے

اس طرح موت آئے تو ہو زندگی مری
کعبے میں میں ہوں منہ ہو مدینے کے سامنے

کیا لطف ہو جو خاک مدینہ پہ میں مروں
موجود تم بھی ہو مرے مُردے کے سامنے

توقیر ان کے گھر کی ہے منظور اس قدر
کعبہ کا منہ کیا ہے مدینے کے سامنے

اہل نظر نے غور سے دیکھا تو یہ کھلا
کعبہ جھکا ہوا تھا مدینے کے سامنے

وہ دن جمیلؔ قادری رضوی کو ہو نصیب
پڑھتا ہو نعت آپ کے روضے کے سامنے

*****

شہنشاہ زمانہ باہزاراں کروفر آئے
کیا عالم پہ قبضہ ملک میں سب خشک وتر آئے

الٰہی! میرے مرنے کی مدینے سے خبر آئے
فدا ہو جاؤں روضے پہ نہ واپس میرا سر آئے

وہ تنگ و تار گوشہ قصرِ جنت ہی نظر آئے
جو میری قبر میں ماہِ مدینہ جلوہ گر آئے

مجھے عمرِ ابد حاصل ہو اور دنیا میں جنت ہو
وہ جانِ خضر و عیسیٰ نعش پر میری اگر آئے

چمک جائے مقدر یاوری پر میری قسمت ہو
جو ان کی رہ گزر میں یہ مرا ناچیز سر آئے

فرشتے سے قضا کے راہ طیبہ میں یہ کہہ دوں گا
ذرا ٹھہرو ذرا ٹھہرو مرے آقا کا در آئے

لحد میں دیکھ کر تم کو یہ کہہ دوں گا فرشتوں سے
میں جن کا نام لیوا ہوں یہ وہ جانِ قمر آئے

منور دل کلیجہ شاد آبادی میسر ہو
جو ان کی رہ گزر میں میری آنکھوں کا کھنڈر آئے

حیات باطنی حاصل ہو میری روحِ مضطر کو
اگر خواب عدم میں آپ کا جلوہ نظر آئے

پہنچ جاؤں میں طیبہ کو زیارت ان کی حاصل ہو
الٰہی! میری قسمت میں کوئی ایسا سفر آئے

میں بیہوشی کے عالم میں گریباں چاک کر ڈالوں
وہ پیارا سبز گنبد دور سے جس دم نظر آئے

لکھا ہے خامۂ قدرت نے ان کے سبز گنبد پر
جسے جو کچھ ضرورت ہو یہاں سے لے اِدھر آئے

سگانِ در تمہارے گر بنالیں مجھ کو سگ اپنا
تمنا میری پوری ہو مرا مقصود بر آئے

تمہارا نام نامی نقش ہے دل کے نگینے پر
مجھے دوزخ سے پھر کس بات کا خوف و خطر آئے

جو ہو خورشید محشر لاکھ روشن منفعل ہوگا
قیامت میں لئے جس وقت ہم داغِ جگر آئے

تمہارے در کے ذروں کی ضیا ہو جس کی آنکھوں میں
بھلا اس کی نظر میں کیا کوئی رشکِ قمر آئے

تمہارے نام سے روشن ہوئیں کونین کی آنکھیں
تمہیں نورِ نظر آئے تمہیں نورِ بصر آئے

نہ دیکھا مثل تیرا کوئی صورت میں نہ سیرت میں
ہزاروں انبیا آئے کروروں ہی بشر آئے

خداوند جہاں نے جب کیا رائج حکومت کو
نیابت کے لئے محبوب حق خیر البشر آئے

تمہارے نام سے روشن ہیں اِسکے بزم وحدت کے
تمہارے آستاں پر بھیک لینے تاجور آئے

پڑھا خطبہ انہیں کے نام کا حور و ملائک نے
جو وہ محبوب خالق بن کے دولھا عرش پر آئے

مدینے کی زیارت سے نہ کر انکار اے جاہل!
تجھے حاصل نہ ہوگا کچھ جو مکے عمر بھر آئے

وہابی، قادیانی، نیچری سب رہ گئے تکتے
غلامانِ شہ دیں پُل سے اک پَل میں اتر آئے

جمیلؔ قادری رضوی کو جب دیکھیں گے محشر میں
کہیں گے حشر والے واصف خیر البشر آئے

*****

پہنچوں اگر میں روضۂ انور کے سامنے
سب حالِ دل بیاں کروں سرور کے سامنے

جالی پکڑ کے عرض کروں حال دل کبھی
آنسو بہاؤں میں کبھی منبر کے سامنے

ہر دم یہ آرزو ہے مدینے کے چاند سے
بستر فقیر کا ہو ترے در کے سامنے

جنت کی آرزو ہے نہ خواہش ہے حور کی
ٹکڑا ملے زمیں کا ترے در کے سامنے

ہے آرزوئے دل کہ میں ہندوستاں کو چھوڑ
بستر جماؤں روضۂ انور کے سامنے

شاہ مدینہ طیبہ میں مجھ کو بلا تو لیں
لوٹوں گا خاک پاک پہ میں در کے سامنے

یوں میری موت ہو تو حیاتِ اَبد ملے
خاکِ مدینہ سر پہ ہو سرور کے سامنے

نکلے جو جاں تو دیکھ کے گنبد حبیب کا
مدفن بنے تو روضۂ اطہر کے سامنے

منگتا کی کیا شمار سلاطین روزگار
آتے ہیں بھیک لینے ترے در کے سامنے

دونوں جہاں کی نعمت کونین بانٹنا
کچھ بات بھی ہو میرے تونگر کے سامنے

یوں انبیا میں شاہ دو عالم ہیں جلوہ گر
جیسے ہو چاند انجم و اختر کے سامنے

مطلع

خوشبوئے مشک زلفِ معنبر کے سامنے
ایسی ہے جیسے خاک ہو گوہر کے سامنے

گلزار و باغ و گل کی نہ خواہش رہے تجھے
اے عندلیب میرے گل تر کے سامنے

کیوں روکتے ہو خلد سے مجھ کو ملائکہ!
اچھا چلو تو شافع محشر کے سامنے

جاری ہے العطش کی صدا ہر زبان پر
میلا لگا ہے چشمۂ کوثر کے سامنے

دکھلا رہے ہیں سوکھی زبانیں حضور کو
پیاسے کھڑے ہیں ساقی کوثر کے سامنے

جو کوئی بھی کرے گا شفاعت وہ ان کے پاس
یہ ہیں شفیع داورِ محشر کے سامنے

انکار کر نہ فضل نبی سے تو اے شقی!
جانا ہے تجھ کو داورِ محشر کے سامنے

ہے قادری جمیل کی یہ عرض آخری
ہو قبر اس کی روضۂ اطہر کے سامنے

*****

دو عالم گونجتے ہیں نعرۂ اللہ اکبر سے
اذانوں کی صدائیں آرہی ہیں ہفت کشور سے

کروں یاد نبی میں ایسے نالے دیدۂ تر سے
کہ دھل جائیں گناہِ لاتعد میرے رجسٹر سے

خدا نے نورِ مولیٰ سے کیا مخلوق کو پیدا
سبھی کون و مکاں مشتق ہوئے اس ایک مصدر سے

وہ صورت جس سے حق کا خاص جلوہ آشکارا ہے
اسے تشبیہ دے سکتے ہیں کب ہم ماہ و اختر سے

کچھ ایسا جوش پر ہے من رانی قد رأ الحقّ
خجل ہیں مہر و مہ بھی آپ کے روئے منور سے

نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے بعد ان کے نبی کوئی
ہوا ظاہر یہ ختم الانبیاء کی مہر انور سے

جہاں میں آ کے ایسا خنجر توحید چمکایا
کہ بت بول اٹھے اللہ احد ہر ایک مندر سے

مٹی تاریکی کفر و ضلالت روشنی پھیلی
ابوبکر و عمر، عثماں، علی، شبیر و شبر سے

بنایا حق تعالیٰ نے انہیں کونین کا مالک
فقیرو! مانگ لو ہر شے مرے محتاج پرور سے

کرم سے ان کے لاکھوں بن گئے بگڑے ہوئے دم میں
غنی صدہا ہوئے ان کی نگاہِ بندہ پرور سے

مجھے ایسا گما دے اپنی ذات پاک میں مولا
کہ میری آنکھ میرے دیکھنے کو حشر تک ترسے

مدینہ کیا ہے اور اس میں بہاریں کیسی کیسی ہیں
کوئی پوچھے ہماری آرزوئے قلب مضطر سے

ہمیں طیبہ میں پہنچا کر گرا دے یا خدا ایسا
نہ اٹھیں ہم قیامت تک رسول اللہ کے در سے

الٰہی! راہِ طیبہ میں کچھ ایسی بے خودی چھائے
کہ گر جائے گناہوں کی کہیں گٹھری مرے سر سے

چھپائیں گے سیہ کاروں کو وہ دامانِ رحمت میں
ڈریں پھر کیوں غلامانِ نبی خورشید محشر سے

شہ کوثر! زبانیں پیاس سے باہر نکل آئیں
حسینِ پاک کا صدقہ ملے اک جام کوثر سے

اُتارا جب نبی کو قبر انور میں تو آتی تھی
صدائے امتی یا امتی لب ہائے سرور سے

صحابہ جب جنازہ حضرتِ صدیق کا لائے
چلے آؤ مرے پیارے ندا آئی یہ اندر سے

جمیلؔ قادری جس دم سنائے نعت محشر میں
معافی کی سند مل جائے مولیٰ تیرے دفتر سے

*****

جو صدق دل سے تمہارا غلام ہو جائے
تو اس پہ آتش دوزخ حرام ہو جائے

نزول رحمت حق بھی اسی طرف کو ہو
جدھر وہ سرورِ عالی مقام ہو جائے

الٰہی! جس کے سبب سے یہ عرش و فرش بنے
اسی کا میرے بھی دل میں قیام ہو جائے

خدا کرے کہ مدینہ کا ہو سفر ہر سال
ہماری عمر اسی میں تمام ہو جائے

تمہارے روضۂ اقدس پہ میرا دم نکلے
فراق و وصل کا قصہ تمام ہو جائے

نہ کیوں ہو مجھ کو مقدر پہ اپنے ناز اگر
سگانِ طیبہ میں میرا بھی نام ہو جائے

نظر سے دور ہو اک پل اگر جمالِ حضور
مریض عشق کا جینا حرام ہو جائے

یہ کہہ رہا ہے فَتَرْضٰی کہ غیر ممکن ہے
خلافِ مرضی محبوب کام ہو جائے

ادب سے شرم سے منہ ڈھانک لے کرے سجدہ
جو سامنے کبھی ماہِ تمام ہو جائے

شکار مجھ کو نہ کر نفس! ہوں غلام حضور
نہ ٹکڑے ٹکڑے کہیں تیرا دام ہو جائے

جمیلؔ قادری رضوی کا خاتمہ بالخیر
طفیل حضرتِ خیر الانام ہو جائے

*****

عمل سب سے بڑا اطاعت حبیب کبریا کی ہے
ہے ایماں نام جس کا وہ محبت مصطفیٰ کی ہے

تمہارے دشمنوں پر تا اَبد لعنت خدا کی ہے
جو عبد المصطفیٰ ہے اس پہ رحمت کبریا کی ہے

ترے یاروں نے تجھ پر جان تک اپنی فدا کی ہے
اسی باعث سے شہرت چار یارِ باصفا کی ہے

کہیں مُزَّمِّل و مُدَّثِّر و طٰہٰ کہیں یٰسٓ
ترے مولیٰ نے قرآں میں تری کیا کیا ثنا کی ہے

زہے شان جلالت جب چلے معراج کو مولیٰ
تو اقصیٰ میں رسولوں نے انہیں کی اقتدا کی ہے

نہ پھیرا ہے کبھی خالی، مرادیں دی ہیں منہ مانگی
تمہارے آستاں پر جس گدا نے التجا کی ہے

اسی دم درجۂ مقبولیت حاصل ہوا اس کو
توسل سے تمہارے جس کسی نے جو دعا کی ہے

محبت اس کو کہتے ہیں کہ مولائے ولایت نے
نماز عصر آرام محمد پر فدا کی ہے

اویس اللہ اکبر ہو گئے عاشق بلا دیکھے
ابوجہل آپ کا تابع نہ ہو، قدرت خدا کی ہے

سفینہ میرا چکراتا ہے گرداب معاصی میں
اغثنی یا رسول اللہ گھٹا سر پر بلا کی ہے

وہی حاکم وہی مالک خدا کے نائب مطلق
تو پھر کیوں فکر تم کو عاصیو! روز جزا کی ہے

گنہگارو! سیہ کارو! خطاوارو! نہ گھبراؤ
سواری آنے والی شافع روزِ جزا کی ہے

جمیلؔ قادری نازاں نہ ہو کیوں اپنی قسمت پر
نوازش اس پہ ہر دم حضرتِ احمد رضا کی ہے

*****

مچی ہے دھوم تحمید و ثنا کی
صدائیں آتی ہیں صلِ علیٰ کی

محبت جس کو ہے خیر الوریٰ کی
عنایت اس پہ ہے ہر دم خدا کی

جنہوں نے خلق کی حاجت روا کی
انہیں سے ہم نے اپنی التجا کی

مدد کرنا مری اے ناصر خلق
کہ میرے نفس کافر نے دغا کی

مدد کی ہر مصیبت سے بچایا
دوہائی جب بھی دی شاہ ہدیٰ کی

میں ہوں جن کا وہی ہیں میرے شافع
تو پھر کیوں فکر ہو روز جزا کی

گنہگارو! مبارک باد تم کو
وہ رکھتے ہیں محبت انتہا کی

خدا فرمائے جب قرآں میں یٰسٓ
ثنا پھر کیا ہو دُرِّ بے بہا کی

ہیں تاباں مہر و مہ، انجم درخشاں
ضیا ہے عارض بدر الدجیٰ کی

تمامی انبیا آئے مبشر
خبر اول سے تھی اس مبتدا کی

شب معراج جب اقصیٰ میں پہنچے
رسولوں نے انہیں کی اقتدا کی

دو عالم نعمتوں سے بھر دیا ہے
بھلا کچھ انتہا ہے اس عطا کی

دعائیں دے رہے ہیں دشمنوں کو
یہ شانِ حلم ہے کانِ سخا کی

اسی در کے ہیں ہم منگتا بھکاری
جہاں پر بھیڑ ہے شاہ و گدا کی

سمیعٌ ناصرٌ جن کے ہیں القاب
وہ سنتے ہیں پکار اپنے گدا کی

ہیں سب ارض و سما و عرش روشن
چمک ہے جلوہ ہائے جاں فزا کی

کہا جَآءُوْكَ نے آؤ یہاں پر
معافی ملتی ہے ہر ایک خطا کی

تصوف چاہئے گر تجھ کو صوفی
اطاعت کر امام الاصفیا کی

عطا فوراً کیا جو کچھ بھی مانگا
یہاں حاجت اگر کی ہے نہ لا کی

ازل کے روز سے کون و مکاں میں
انہیں کے نام کی نوبت بجا کی

فرشتوں نے کیا آدم کو سجدہ
یہ تھی تعظیم نور مصطفیٰ کی

ہوا مردود لعنت کا پڑا طوق
عبادت کی بھی نجدی نے تو کیا کی

کرم ان کا عنایت ہے یہ ان کی
خبر لیتے ہیں مجھ جیسے گدا کی

مجھے بندہ کیا شاہ ہدیٰ کا
بڑی رحمت ہوئی رب العلا کی

ہو مژدہ عاصیوں کو روز محشر
صدائیں آئیں گی اِنّی لھا کی

بدولت نقش پائے مصطفیٰ کے
بڑھی عزت حریم کبریا کی

تمہارا آستانہ مل گیا جب
مجھے خواہش ہو کیوں دارالشفا کی

ہمیشہ میں نے نافرمانیاں کیں
عنایت تم نے مجھ پر دائما کی

خدا نے کرلیا محبوب اپنا
خوشا قسمت محب مصطفیٰ کی

مری تقدیر میں لکھا ہوا ہے
کرم حق کا شفاعت مصطفیٰ کی

تمہارا روئے انور دیکھتے ہی
نظر آنے لگی قدرت خدا کی

یہ فرمایا شب اسریٰ خدا نے
کہ تیری امت عاصی رہا کی

کیا افلاک کو دو گام میں طے
یہ تیزی ہے براق برق پا کی

سلاطین زمانہ نے بصد عجز
تمہارے در پہ عرض مدعا کی

وہ پہنچی درجۂ مقبولیت پر
تمہارا نام لے کر جو دعا کی

ابھی جی اٹھیں مردے کلمہ پڑھتے
ہوا پہنچے جو دامانِ قبا کی

اٹھا کر لے گئیں حوریں جناں میں
قدم پر ان کے جس نے جاں فدا کی

اندھیری رات ہے وقت مدد ہے
گھٹا چھائی ہوئی ہے کس بلا کی

لٹا جاتا ہے جنگل میں اکیلا
خدارا لو خبر اس بے نوا کی

بھنور میں پھنس گئی کشتی ہماری
دوہائی ڈوبتوں کے ناخدا کی

جمیلؔ قادری تقدیر چمکی
کہ خدمت مل گئی مرشد رضاؔ کی

آؤ محفل میں غلامان رسول عربی
آج ہے جوش پہ فیضان رسول عربی

جھومتے پھرتے ہیں مستان رسول عربی
ہے مہک پر چمنستان رسول عربی

کیسے عشاق تھے یاران رسول عربی
اپنے سر کر دیئے قربان رسول عربی

ایسی وسعت سے بچھا خوان رسول عربی
سارا عالم ہوا مہمان رسول عربی

کعبہ و ارض و سما، شمس و قمر، حور و ملک
ہیں سبھی تابع فرمان رسول عربی

حور و غلماں کی تمنا ہو نہ شوق جنت
جس نے دیکھا ہے بیابان رسول عربی

اپنی قسمت پہ نہ کیوں فخر کروں لاکھوں بار
دیکھوں جب گنبد ایوانِ رسول عربی

اس نے اللہ کے جلووں کا کیا نظارہ
جس نے دیکھا رخ تابانِ رسول عربی

ان کی مدحت نہیں کچھ انس و ملک پر موقوف
ذرہ ذرہ ہے ثنا خوان رسول عربی

کس کو سرکار سے نعمت نہ ملی کون ہے وہ
جو نہیں بندۂ احسان رسول عربی

رمز محبوب و محب کون سمجھ سکتا ہے
حکم رحمٰن ہے فرمان رسول عربی

قبر و محشر کا انہیں غم ہی نہیں کچھ اصلاً
جن کے ہاتھوں میں ہے دامان رسول عربی

ان کا بندہ ہوا اللہ کا محبوب بنا
صاف فرماتا ہے قرآن رسول عربی

تیرہ بختوں کے مقدر کو ذرا چمکا دے
اے ضیائے درِ دندان رسول عربی

دین و دنیا کی میسر ہوئی ان کو شاہی
جو ہوئے دل سے گدایان رسول عربی

چھوڑ کر سلطنتیں ان کے بنے خاک نشیں
آفریں باد فقیران رسول عربی

روبرو مثل کف دست ہیں دونوں عالم
کیسی پر نور ہیں چشمان رسول عربی

بادۂ حب نبی خوب جمائی رنگت
ہو گئے مست غلامان رسول عربی

چشم و دل گور غریباں کو منور کر دے
میں فدا شمع شبستان رسول عربی

قبر میں جب کہ نکیرین کریں مجھ سے سوال
میں کہوں بندۂ دربان رسول عربی

داخل خلد کئے جائیں گے اہل عصیاں
جوش پر آئے گی جب شان رسول عربی

فاتح بابِ شفاعت کے سبب حکم ملا
جائیں جنت میں گدایان رسول عربی

یا الٰہی! یہ دعا ہے کہ بروزِ محشر
سر پہ ہو سایۂ دامان رسول عربی

اے جمیلؔ رضوی تیری حقیقت کیا ہے
جب خدا خود ہے ثنا خوان رسول عربی

یہ رضاؔ کا ہے تصدق کہ جمیلؔ رضوی
ہوا مشہور ثنا خوان رسول عربی

ہاں سنا کوئی غزل اور جمیلؔ رضوی
کہ ہیں مشتاق محبان رسول عربی

*****

عزتِ عرش و فلک پائے رسول عربی
عرش رحمٰن بنا جائے رسول عربی

سر میں یارب! رہے سودائے رسول عربی
اور آنکھوں میں تجلّائے رسول عربی

جن کے دل میں ہے تولائے رسول عربی
کیوں نہ بھائے انہیں صحرائے رسول عربی

داغ عشق شہ دیں روز ترقی پہ رہے
میری آنکھیں رہیں جویائے رسول عربی

اس قد پاک کا سایہ نظر آتا کیوں کر
نور ہی نور ہیں اعضائے رسول عربی

تشنہ کامو! تمہیں مژدہ کہ بروز محشر
جوش پر آگیا دریائے رسول عربی

عید ہو مجھ کو کہ دیکھوں کبھی دیدار خدا
اور کبھی صورتِ زیبائے رسول عربی

کیوں دکھاتا ہے تپش مہر قیامت ہم کو
دیکھ ہشیار کہ وہ آئے رسول عربی

اب برستی ہے شفاعت کی بھرن امت پر
بخشوانے کے لئے آئے رسول عربی

امتی ورد زباں تاج کرامت بر سر
یوں شفاعت کے لئے آئے رسول عربی

کیوں نہ محشر میں پریشان پھرے وہ کمبخت
جس کے سر میں نہیں سودائے رسول عربی

حکم ہوگا کہ اسے داخل جنت کردو
جس کے دل میں ہے تمنائے رسول عربی

زیر دامانِ نبی حشر میں ہم دیکھیں سیر
جب جلیں نار میں اعدائے رسول عربی

چشم صدیق سے دیکھے کوئی ان کی صورت
نور ہی نور نظر آئے رسول عربی

اپنی آنکھوں کو ملوں جان تصدق کردوں
دیکھوں گر نقش کف پائے رسول عربی

گر سوالات نکیرین سے وحشت ہو مجھے
منہ سے نکلے کہ ہوں شیدائے رسول عربی

حور و غلمان و جناں کیوں نہ ہوں تیرے مشتاق
ہے وظیفہ مرا اسمائے رسول عربی

ہے تمنائے جمیلؔ رضوی یا اللہ!
میرا مسکن بنے صحرائے رسول عربی

*****

یا خدا ہر دم نگہ میں ان کا کاشانہ رہے
دونوں عالم میں خیالِ روئے جانانہ رہے

اے عرب کے چاند! تیرے ذرے کا ذرہ ہوں میں
تا اَبد پُرنور میرے دل کا کاشانہ رہے

کیوں معطر ہو نہ خوشبو سے دو عالم کا دماغ
پنجۂ قدرت ترے گیسو کا جب شانہ رہے

جس مکاں کی اپنے پائے پاک سے عزت بڑھائیں
کیوں نہ سب امراض کا وہ گھر شفاخانہ رہے

زندگی میں بعد مردن ان کے نام پاک سے
یا خدا آباد میرے دل کا ویرانہ رہے

عینِ ایماں ہے یہی اور ہے ہر اک مومن پہ فرض
ان کے نام پاک کا دنیا میں مستانہ رہے

وردِ لب مصرع ہو یہ جب سیر ہوں پیاسے ترے
ساقی کوثر ترا آباد مے خانہ رہے

مست ان کے جھومتے ہیں جوش میں کہتے ہوئے
ساقی کوثر ترا آباد مے خانہ رہے

کیوں جلائے نار دوزخ اس کو اے شمع ہدیٰ
جو فدا دنیا میں تم پر مثل پروانہ رہے

محوِ نظارہ رہیں تا حشر آنکھیں یا خدا
اور دلِ وحشی رخ و گیسو کا دیوانہ رہے

کر بلند ایسا عَلم اسلام کا اے شاہ دیں!
مسجدیں آباد ہوں ویران بت خانہ رہے

ہے جمیلؔ قادری کے وردِ لب نعتِ نبی
بعد مردن بھی لحد میں ذکرِ جانانہ رہے

*****

یہ دل عرش اعظم بنا چاہتا ہے
گھر اس میں نبی کا ہوا چاہتا ہے

نہ پوچھو کہ بندے تو کیا چاہتا ہے
فقط اک تمہاری رضا چاہتا ہے

عجب کیا جو انس و ملائک ہیں شیدا
تمہیں تو تمہارا خدا چاہتا ہے

غلاموں پہ کیوں کر نہ تیرا کرم ہو
تو دشمن کا بھی کب برا چاہتا ہے

سبھی کی نظر ہے ترے دامنوں پر
ہر اک ان کی ٹھنڈی ہوا چاہتا ہے

خدا کی رضا کا ہے ہر ایک طالب
خدا تیرا تیری رضا چاہتا ہے

نہ کیوں دونوں عالم بنیں اس کے منگتا
عرب والا سب کا بھلا چاہتا ہے

ہر اک پیش خالق ازل سے ابد تک
وسیلہ اسی ذات کا چاہتا ہے

عجب پیارا مژدہ ہے یُحْبِبْکُمُ اللہ
کہ بندوں کو ان کے خدا چاہتا ہے

کنارہ بہت دور کشتی شکستہ
معاصی کا دریا چڑھا چاہتا ہے

خدارا خبر لو کہ کوہِ گناہاں
سرِ ناتواں پر گرا چاہتا ہے

عطا اس کو ہوتی ہے فی الفور صحت
جو اس در پہ آ کر دوا چاہتا ہے

نہ دنیا کی خواہش نہ جنت کا طالب
فقط اک تمہاری رضا چاہتا ہے

رہے ورد دنیا میں نام مبارک
قیامت میں ظل لوا چاہتا ہے

سہارا لگا ناخدائے غریباں
کہ اب غرق بیڑا ہوا چاہتا ہے

خدا را بلا لو کہ بندہ تمہارا
مدینے کی آب و ہوا چاہتا ہے

مدینے پہنچ کر دعا یہ کروں گا
کہ بندہ یہیں پر مرا چاہتا ہے

دمِ نزع للہ صورت دکھا دو
کہ دنیا سے بندہ اٹھا چاہتا ہے

غلاموں کی قبروں کو پرنور کر دے
کہ بندوں کا اب دم گھٹا چاہتا ہے

نکیرین پردہ اٹھا کر یہ کہہ دو
کہ بندہ تمہیں دیکھنا چاہتا ہے

فرشتو! مرا حال دیکھے تو جاؤ
مدینے سے پردہ اٹھا چاہتا ہے

منادی پکارے گا روزِ قیامت
وہی ہوگا جو مصطفیٰ چاہتا ہے

فَتَرْضیٰ ہے شاہد کہ روزِ قیامت
وہی ہوگا جو مصطفیٰ چاہتا ہے

تو ہو پہلے بندہ حبیبِ خدا کا
اگر بندۂ حق بنا چاہتا ہے

جمیلؔ اپنی جھولی بہت جلد پھیلا
کہ طیبہ سے صدقہ ملا چاہتا ہے

*****

دست قدرت نے عجب صورت بنائی آپ کی
والہ و شیدا ہوئی ساری خدائی آپ کی

آپ پر صدقے نہ کیوں کر ہوں حسینان جہاں
صانع مطلق کو شکل پاک بھائی آپ کی

آپ محبوب خدا کونین کے مختار ہیں
جب خدا ہے آپ کا ساری خدائی آپ کی

بادشاہان جہاں کو بھی یہی کہتے سنا
سلطنت دنیا کی چھوڑو لو گدائی آپ کی

ناروالے ایک دم میں نور والے ہو گئے
رحمت عالم عجب ہے رہنمائی آپ کی

ساری مخلوق الٰہی آپ کی فرماں پذیر
میں بھی بندہ آپ کا ساری خدائی آپ کی

امت عاصی کی بخشش آپ پر موقوف ہے
مخلصی دلوائے گی مشکل کشائی آپ کی

جمع ہوں گے روز محشر اولین و آخریں
سب پہ روشن ہوگی شانِ مصطفائی آپ کی

اب تو بلوا لو مدینے میں خدا کے واسطے
پارہ پارہ دل کو کرتی ہے جدائی آپ کی

یا الٰہی! روزِ محشر لب پہ جاری ہو مرے
المدد اے شافعِ محشر دوہائی آپ کی

جمع کر لے توشۂ عقبیٰ جمیلؔ قادری
کام دے گی حشر میں مدحت سرائی آپ کی

*****

حبیب خدا عرش پر جانے والے
وہ اک آن میں جا کے پھر آنے والے

خدا کو ان آنکھوں سے دیکھ آنے والے
وہ تفصیل سے سیر فرمانے والے

وہ اقصیٰ میں معراج کی شب پہنچ کر
امامت نبیوں کی فرمانے والے

وہ اُمّی ہیں ایسے کہ فضل خدا سے
ہیں علم مغیبات سکھلانے والے

انہیں کی ہے عالم میں نافذ حکومت
یہی ہیں درختوں کے بلوانے والے

اشارے سے ان کے قمر کے ہوئے دو
یہ ہیں دم میں سورج کو لوٹانے والے

انہیں کا لقب ہے شفیع غلاماں
یہ ہیں اہل عصیاں کے بخشانے والے

رہا ان کے ماتھے شفاعت کا سہرا
یہی ہیں گناہوں کے بخشانے والے

یہی تو ہیں ہر قسم کی نعمتوں کے
زمانے میں تقسیم فرمانے والے

نہ کیوں کر غنی دل ہوں ان کے کہ جو ہیں
حضورِ نبی ہاتھ پھیلانے والے

جو چاہو وہ مانگو جو مانگو وہ پاؤ
نہیں ہیں یہ انکار فرمانے والے

تمنا کجا سلطنت چھوڑتے ہیں
ترے در پہ جھولی کو پھیلانے والے

نہ کیوں چمکیں کونین میں بدر ہو کر
ترے نام اقدس پہ مٹ جانے والے

پہنچتے ہیں مقصود کو اپنے جلدی
قدم راہ مولیٰ میں دوڑانے والے

اجل سر پہ ہے تیز چل سوئے طیبہ
مدینے کے رستے میں ستانے والے

کریں آ کے نظارۂ سبز گنبد
جو اونچا فلک کو ہیں بتلانے والے

ہمارے ہی ہیں منتظر حور و غلماں
ہیں پہلے ہمیں خلد میں جانے والے

ہمیں ناز ہے دشت طیبہ پہ زاہد
جو ہیں آپ جنت پہ اترانے والے

گل خلد سے بدلوں میں خار طیبہ
ارے واہ شاباش للچانے والے

میں مجرم سہی پر نبی کے کرم سے
نہ روکیں گے مجھ کو کہیں تھانے والے

ہے سایہ فگن سر پہ پرچم نبی کا
نہیں مہر محشر سے گھبرانے والے

منادی کہے گا نہ گھبرائیں مجرم
اب آتے ہیں امت کے بخشانے والے

گنہگار کیا بلکہ ہیں انبیا بھی
تری ذات پر فخر فرمانے والے

جگا دے خدا را مرا بخت خفتہ
غلاموں کی قسمت کو چمکانے والے

جو عالم کو کرتے ہیں روشن مہ و خور
وہ ہیں تیرے ذروں سے شرمانے والے

ادھر بھی کوئی بوند گیسو کا صدقہ
مرے ابر رحمت کے برسانے والے

جو اچھوں کی قسمت میں ہے جام تیرا
بدوں کو بھی اک بوند مے خانے والے

ہے جن کا وظیفہ اغثنی حبیبی
یہ ہیں ان کی امداد فرمانے والے

جو دنیا میں ہیں منکر استعانت
وہ ہوں گے قیامت میں پچھتانے والے

ادب دل سے لازم ہے اے اہل محفل
حبیب خدا ہیں یہاں آنے والے

جلیں اور توصیف سرکار سن کر
جہنم کی آتش میں جل جانے والے

بنے گا تو بے شک جہنم کا کندہ
ارے نائب حق سے پھر جانے والے

جو کہتے ہیں ان کو نہ تھا علم بالکل
وہ بے شبہہ دوزخ میں ہیں جانے والے

دعا ہے کہ احباب میں ہو یہ چرچا
جمیلؔ اب مدینے کو ہیں جانے والے

وہیں پر رہوں اور وہیں جان نکلے
مدینے کے ہوں لوگ دفنانے والے

*****

کس سے ممکن ہے صفت حضرت رسول اللہ کی
جب کہ خالق خود کرے مدحت رسول اللہ کی

من رانی قد رأ الحقّ کے جلووں پر نثار
ہے بلاشک دید حق رویت رسول اللہ کی

یوں تو ان کی عام رحمت سے کوئی خالی نہیں
مومنوں پر خاص ہے رحمت رسول اللہ کی

لے گئے تشریف جس کوچہ سے شاہِ مرسلاں
اس گلی میں بس گئی نکہت رسول اللہ کی

راہ بھٹکیں کس لئے جویائے محبوب خدا
رہبر عشاق ہے نکہت رسول اللہ کی

دامن امید بھر کر کیوں نہ لائیں نامراد
پھیرنا خالی نہیں عادت رسول اللہ کی

جانور، سنگ و شجر، انس و ملک، عرش و فلک
جانتے ہیں جیسی ہے قدرت رسول اللہ کی

ق

اس کو لوٹایا تو اک ایما سے اس کے دو کئے
مہر و مہ سے پوچھئے طاقت رسول اللہ کی

واہ وا زور ید اللّٰہی کہ مشت خاک سے
چھا گئی کفار پر ہیبت رسول اللہ کی

سب فرشتوں میں انہیں اس واسطے افضل کیا
کرتے تھے روح الامیں خدمت رسول اللہ کی

جمع ہوں گے روز محشر اولین و آخریں
اور دکھائی جائے گی عزت رسول اللہ کی

ہم بھکاری بھول جائیں گے مصائب حشر کے
دیکھ لیں گے جس گھڑی صورت رسول اللہ کی

اک اکیلی جان خود معصوم فکر دو جہاں
مرحبا صد مرحبا ہمت رسول اللہ کی

انبیا و اولیا و اولین و آخریں
کون ہے جس کو نہیں حاجت رسول اللہ کی

اے زہے رحمت سیہ کاران امت کے لئے
ہوگئی آراستہ جنت رسول اللہ کی

داورِ محشر بروز حشر یوں فرمائے گا
جائے پہلے خلد میں امت رسول اللہ کی

اہل محشر کی نظر ان کی طرف کو کیوں نہ ہو
دیکھتا ہے خود خدا صورت رسول اللہ کی

اس کو حاصل ہوگیا قربِ خدا کا مرتبہ
جس کے ہاتھ آئی یہاں صحبت رسول اللہ کی

ختم کردی جاں نثاری حضرت صدیق نے
جب کہ مکہ سے ہوئی ہجرت رسول اللہ کی

قرب دنیا میں تھا اس سرکار سے صدیق کا
بعد رحلت بھی رہی قربت رسول اللہ کی

اے غلام چار یار و باصفا و غوث پاک
ہے حمایت پر تری عترت رسول اللہ کی

راستہ پوچھو نجوم مصطفیٰ سے گمرہو!
اور سفینہ نوح کا عترت رسول اللہ کی

ہیں اسی حالت سے زندہ جس طرح دنیا میں تھے
ظاہری صورت سے تھی رحلت رسول اللہ کی

آرزوئیں دل کی کرتی ہیں دعا اللہ سے
ہم بھی دیکھیں گے کبھی تربت رسول اللہ کی

آتے ہیں لاکھوں ملک جس کی زیارت کو انہیں
جانِ مومن کہیے یا تربت رسول اللہ کی

پیش منبر خارج مسجد اذاں خطبہ کی ہو
ہے مسلمانو! یہی سنت رسول اللہ کی

دیکھ لو اے نجدیو! وقعت رسول اللہ کی
عرش اعظم پر ہوئی دعوت رسول اللہ کی

ڈھل گئے سانچے میں بوجہل لعیں کے جو قلوب
کیا نظر آئے انہیں قدرت رسول اللہ کی

دل کے اندھو نجدیو! دنیا میں جو چاہو کہو
حشر کے دن دیکھنا عزت رسول اللہ کی

جھونک دے گی نار میں تنقیص شان مصطفیٰ
خلد میں لے جائے گی الفت رسول اللہ کی

علم مولیٰ سے بڑھایا علم شیطان لعیں
اس پہ دعویٰ یہ کہ ہوں امت رسول اللہ کی

منکر علم نبی کے واسطے نارِ جحیم
اور غلاموں کے لئے جنت رسول اللہ کی

کر دیا تیرا لقب مرشد نے مداح الحبیب
کر جمیلؔ قادری مدحت رسول اللہ کی

*****

یا نبی لب پہ آہ و زاری ہے
روز و شب تیری یادگاری ہے

آستانے پہ تیرے سر رگڑیں
ایسی قسمت کہاں ہماری ہے

تیرا دربار دیکھنے کے لئے
ایک عالم کو بے قراری ہے

سارے عشاق ہیں کمر بستہ
حکم کی تیرے انتظاری ہے

عرش تا فرش ہیں ترے محکوم
ہر جگہ تیرا حکم جاری ہے

جو ترا ہوگیا بنا مومن
تجھ سے جو پھر گیا وہ ناری ہے

ہم کو بندہ بنا دیا تیرا
واہ کیا شانِ کردگاری ہے

تم ہو قاسم تمہارا رب معطی
دین رب کی عطا تمہاری ہے

کردیا تاجور جسے چاہا
واہ کیا تیری تاجداری ہے

تیرے صدقے میں یا رسول اللہ
تیری امت بھی حق کو پیاری ہے

نہ اتارا عذاب دنیا میں
حق کو تیری یہ پاسداری ہے

عقل کل بھی رہے جہاں حیراں
حق سے تیری وہ راز داری ہے

بلبل اس جا وطن بنا کہ جہاں
دائما موسم بہاری ہے

دُرِ دنداں میں ہے چمک جیسی
کس گہر میں یہ آبداری ہے

کیوں نکیرین کرتے ہو جلدی
مجھ کو آقا کی انتظاری ہے

مجھ سے پوچھیں وہ حشر میں یارب!
کچھ تو کہہ کیسی بے قراری ہے

ق

میں کروں عرض یا رسول اللہ
سر پہ گٹھڑی گنہ کی بھاری ہے

ٹوٹی جاتی ہے پیٹھ عصیاں سے
اس سبب سے فغاں و زاری ہے

پھر تو فرمائیں یوں شفیع اُمم　　بحرِ بخشش ہمارا جاری ہے
تو ہمارا ہی نام لیوا ہے　　تجھ کو ہر غم سے رستگاری ہے
شور ہو حشر میں کہ صل علیٰ　　کیا غلاموں کی غم گساری ہے

لاج رکھ لے جمیلؔ رضوی کی
یہ بھی ادنیٰ ترا بھکاری ہے

*****

محمد مصطفیٰ جب حشر میں تشریف لائیں گے
تو اپنے نام لیووں کو اشارے میں چھڑائیں گے

جو محشر میں پکاریں گے اغثنی یا رسول اللہ
تو ان کی دستگیری کے لئے سرکار آئیں گے

اگرچہ خاطی و عاصی ہیں ہم لیکن یقیں یہ ہے
رسول اللہ ہماری حشر میں بگڑی بنائیں گے

جہنم چیختا جب عرصۂ محشر میں آئے گا
سیہ کاروں کو وہ دامانِ رحمت میں چھپائیں گے

گنہگاروں کی بخشش کا رہے گا ان کے سر سہرا
شفاعت کا رسول اللہ کو دولھا بنائیں گے

محمد ور دِلب دامانِ احمد دونوں ہاتھوں میں
گدایانِ نبی اس شان سے محشر میں آئیں گے

گزر جائیں گے پل سے رب سلم کی صدا سن کر
وہ بیڑا پار خود اپنے غلاموں کا لگائیں گے

تمامی اہل محشر انبیا کے پاس سے پھر کر
اسی سرکار میں آکر مرادیں اپنی پائیں گے

بحمد اللہ بچا کر نار سے فردوس اعلیٰ میں
وہ اپنے سامنے ایک ایک کو داخل کرائیں گے

شفاعت کر کے ہر امت کی درگاہِ الٰہی میں
خدائے پاک سے ماہِ مدینہ بخشوائیں گے

گنہ امت کے اڑ جائیں گے محشر میں ہوا ہو کر
نظر رحمت کی ہم پر ڈال کر جب مسکرائیں گے

مچل جائیں گے ان کے دامن اقدس پہ جب عاصی
انہیں تشریف لا کر حضرت رضواں منائیں گے

بجا ہے جس قدر روئیں غم عشق محمد میں
وہ رو کر پیشِ خالق ہم غلاموں کو ہنسائیں گے

جو ہوں گی حشر میں سوکھی زبانیں پیاس سے باہر
تو شاہِ خلد و کوثر جام بھر بھر کر پلائیں گے

اغثنی یارسول اللہ محشر میں مدد کیجے
ترے بے دست و پا کس طرح بارِ غم اٹھائیں گے

وہ جب آئیں گے محشر میں فَتَرْضیٰ کی سند لے کر
جو چاہیں گے وہی ہوگا جو مانگیں گے وہ پائیں گے

جو جلتے ہیں یہاں سن کر صدائے یارسول اللہ
وہاں ان کو فرشتے نارِ دوزخ میں جلائیں گے

جلائیں گے یہاں ہم منکروں کو یا نبی کہہ کر
وہاں ان کو فرشتے نارِ دوزخ میں جلائیں گے

نہیں گو مال و زر لیکن مدینے میں پہنچ کر ہم
درودوں کے پرو کر ہار روضے پر چڑھائیں گے

خدا چاہے تو پیشِ حق عدالت میں کھڑے ہو کر
جمیلؔ قادری نعت اپنے مولیٰ کی سنائیں گے

*****

ہے کونین کے سر پہ رحمت نبی کی — کرے پھر نہ کیوں ناز امت نبی کی
نہ کیوں کر رہے ہر جگہ سنیوں پر — خدا کا کرم اور عنایت نبی کی
ہمیں جائیں گے خلد میں سب سے پہلے — نبی کے ہیں ہم اور جنت نبی کی

بنائے گئے ہم شفاعت کی خاطر
ہمارے لئے ہے شفاعت نبی کی

وہی لطف پائیں گے روز قیامت
جو رکھتے ہیں دنیا میں الفت نبی کی

قیامت کا دن صرف اس واسطے ہے
کہ دکھلائیں اس روز عزت نبی کی

یہ رضواں کو حکم خدا ہے کہ پہلے
چلی جائے جنت میں امت نبی کی

فقط ایک عالم نہیں ان پہ شیدا
خدا کو بھی پیاری ہے صورت نبی کی

وہ فرماتے ہیں من رانی رأ الحق
کچھ ایسی بنائی ہے صورت نبی کی

چلے جائیں گے خلد میں زہد والے
گنہگار دیکھیں گے صورت نبی کی

زمانہ ہے شاہِ عرب کا بھکاری
دو عالم میں بٹتی ہے دولت نبی کی

نہ کیوں سبز گنبد پہ عالم ہو قرباں
کہ اس میں بنی پیاری تربت نبی کی

عجب جالیاں ہیں سنہری سنہری
عجب پیاری پیاری ہے تربت نبی کی

نہ لگتا تھا سدرہ پہ جبریل کا دل
گوارا نہ تھی ان کو فرقت نبی کی

فرشتوں میں افضل کیا یوں خدا نے
کہ کرتے تھے جبریل خدمت نبی کی

بلایا خدا نے انہیں لامکاں میں
ہوئی عرش اعظم پہ دعوت نبی کی

نہ ہوگا کوئی بعد ان کے پیمبر
بتاتی ہے مہرِ نبوت نبی کی

صحابہ ہیں سب مثل انجم درخشاں
سفینہ ہے امت کا عترت نبی کی

ابوبکر کی شان و عزت تو دیکھو
رہی بعد رحلت بھی قربت نبی کی

دوشنبہ کو افضل کیا یوں خدا نے
کہ اس میں ہوئی ہے ولادت نبی کی

بحکم احادیث ایمان یہ ہے
کہ ہو سب سے بڑھ کر محبت نبی کی

ہے تصدیق وحدانیت جزو ایماں
مگر اصل ایماں ہے الفت نبی کی

کتاب الٰہی یہ فرما رہی ہے
ہے طاعت خدا کی اطاعت نبی کی

نبی کے محب ہو تو محبوب رب ہو
خدا کو ہے اتنی محبت نبی کی

کسی کی کسی کو نہیں ہے نہ ہوگی
خدا کو ہے جتنی محبت نبی کی

وہ آئی وہ آئی وہ آئی وہ آئی
شفاعت شفاعت شفاعت نبی کی

نہ گھبراؤ بندو نہ گھبراؤ بندو
یہ کہتی ہے ہم سے وجاہت نبی کی

رأی رأ الحق یہ فرما رہا ہے
ہے رویت خدا کی زیارت نبی کی

دمک کر چمک کر یہ کہتی ہے صورت
کہ جلوہ خدا کا ہے طلعت نبی کی

ملا جس کو جو کچھ یہیں سے ملا ہے
ہے مشہورِ عالم سخاوت نبی کی

نہیں ہوتی کم خرچ کرنے سے کچھ بھی
عجب بڑھتی دولت ہے نعمت نبی کی

خدا نے دیا ہے مگر ان کے ہاتھوں
عطا تو خدا کی ہے قسمت نبی کی

عذابِ خدا منکروں پر اترتا
نہ ہوتی اگر عام رحمت نبی کی

عوض ظلم کے دشمنوں کو دعا دی
جہاں سے نرالی ہے عادت نبی کی

اشارے سے اک چاند کے دو بنائے
ہے تا عرش نافذ حکومت نبی کی

مہ و مہر، ارض و سما، عرش و کرسی
نہیں جانتا کون قدرت نبی کی

گرے آ کے اشجار قدموں پہ ان کے
جمادات نے دی شہادت نبی کی

دم نزع، مرقد میں، روز قیامت
خدایا میسر ہو قربت نبی کی

نہ چھوڑا کسی کو بھی دست عطا نے
ملا سب کو سب کچھ بدولت نبی کی

عدو کے جلانے کو اے سنیو! تم
کرو جس سے ظاہر ہو شوکت نبی کی

جمیلؔ اپنے ایماں کا ایمان یہ ہے
کہ ہو دل میں خالص محبت نبی کی

*****

نہ چھیڑو ذکرِ جنت اب مدینہ یاد آیا ہے
نبی کا سبز گنبد دل کی آنکھوں میں سمایا ہے

ملا کرتی ہیں منہ مانگی مرادیں تیرے روضہ پر
غلاموں نے ترے در سے جو مانگا ہے وہ پایا ہے

نظر آتا ہے اونچا آسمانوں سے ترا گنبد
بلند عرش معظم سے تری تربت کا پایہ ہے

نہ ہوتا تو اگر تو این و آں کچھ بھی نہیں ہوتا
ترے باعث یہ سارا باغِ عالم لہلہایا ہے

خدا کی سلطنت کے تم ہو دولھا یا رسول اللہ
تمہارے واسطے رب نے یہ سب عالم سجایا ہے

شب اسریٰ مبارک باد تھی یہ حور و غلماں میں
محمد کو خدائے پاک نے دولھا بنایا ہے

تو ہے آئینۂ وحدت کوئی کب مثل ہے تیرا
تو ہے سایہ خدا کا دو جہاں پر تیرا سایہ ہے

نمازوں میں، اذاں میں، کلمہ میں اور عرش پر ہر جا
خدا نے نام تیرا نام سے اپنے ملایا ہے

علوم اولین و آخریں سے بھر دیا سینہ
خدا نے تجھ کو ہر اک بات کا عالم بنایا ہے

زمیں کو چیرتے دوڑے ہوئے آئے ہیں خدمت میں
درختوں نے اشارہ آپ کا جس وقت پایا ہے

اجابت نے لیا بوسہ تمہارے پیارے ہونٹوں کا
دعا کے واسطے جس وقت تم نے لب ہلایا ہے

یہ ممکن ہی نہیں بیڑی نہ کاٹو تم غلاموں کی
کہ جب قیدی ہرن کو قید سے تم نے چھڑایا ہے

تمہاری ذات پر کیوں کر بھروسہ ہو نہ عالم کو
گنہگاروں کو تم نے نارِ دوزخ سے بچایا ہے

کوئی پرسان حال اپنا نہیں ہے یارسول اللہ
جو اپنا ہے تو تو ہے اور باقی سب پرایا ہے

ثنائے مصطفیٰ وہ بھی روایاتِ صحیحہ سے
جمیلؔ قادری کیا خوب تیرے پاس مایہ ہے

*****

مدینہ میں بُلا اے رہنے والے سبز گنبد کے
بدوں کو بھی نبھا اے رہنے والے سبز گنبد کے

سنہری جالیوں کے سامنے بستر لگے اپنا
وہیں آئے قضا اے رہنے والے سبز گنبد کے

جسے عشاق کی جنت کہا کرتے ہیں اہل حق
وہ ہے صحرا ترا اے رہنے والے سبز گنبد کے

گرے جاتے ہیں تیرے نام لیوا بارِ عصیاں سے
تو گرتوں کو اٹھا اے رہنے والے سبز گنبد کے

کنارہ دور ہے کشتی شکستہ اور بھنور حائل
خبر لے میں چلا اے رہنے والے سبز گنبد کے

دو عالم کی مرادوں کے لیے کافی و وافی ہے
ترا دستِ عطا اے رہنے والے سبز گنبد کے

اگر مل جائے چھینٹا قطرۂ رحمت سے عالم کو
تو ہو سب کا بھلا اے رہنے والے سبز گنبد کے

کھلیں جس سے یہ مرجھائی ہوئی کلیاں مرے دل کی
چلا ایسی ہوا اے رہنے والے سبز گنبد کے

رضائے حق کے طالب دو جہاں لیکن ترا مولیٰ
تری چاہے رضا اے رہنے والے سبز گنبد کے

گنہگاروں کی جانب سے خطاؤں پر خطائیں ہیں
مگر تجھ سے عطا اے رہنے والے سبز گنبد کے

دُرِ دنداں کا صدقہ قبرِ تیرہ کو بنا روشن
ذرا پردہ اٹھا اے رہنے والے سبز گنبد کے

مہِ بے داغ تیرے نور سے روشن زمانہ ہے
تو ہے بدرالدجیٰ اے رہنے والے سبز گنبد کے

تو ہی ظاہر تو ہی باطن تو ہی ہے ابتدا پیارے
تو ہی ہے انتہا اے رہنے والے سبز گنبد کے

مدینے میں، عرب میں، عرش پر، دنیا و عقبیٰ میں
تری پھیلی ضیا اے رہنے والے سبز گنبد کے

فرشتوں کا جھکا سر سوئے آدم کس کے باعث سے
ترا ہی نور تھا اے رہنے والے سبز گنبد کے

گھٹا چاروں طرف سے کفر کی اسلام پر چھائی
نظر فرما ذرا اے رہنے والے سبز گنبد کے

شہنشاہ مدینہ تو ہے حاکم سارے عالم کا
جہاں تیرا گدا اے رہنے والے سبز گنبد کے

سلاطین جہاں دیتے ہیں آ کر بھیک لینے کو
ترے در پر صدا اے رہنے والے سبز گنبد کے

ہزاروں کو حیاتِ جاوداں بخشی تو میرا بھی
دل مردہ جلا اے رہنے والے سبز گنبد کے

کھلا دیتی ہے مرجھائی ہوئی کلیاں غلاموں کی
مدینے کی ہوا اے رہنے والے سبز گنبد کے

تری خوشبو ہے جب رہبر تو زائر کس لیے پوچھیں
ترے در کا پتا اے رہنے والے سبز گنبد کے

کہیں بازارِ محشر میں نہ میرے عیب کھل جائیں
تو دامن میں چھپا اے رہنے والے سبز گنبد کے

وہ روضہ جس پہ ہیں جبریل بھی سو جان سے قرباں
ان آنکھوں سے دکھا اے رہنے والے سبز گنبد کے

جنابِ نوح نے کی ناخدائی ایک کشتی کی
تو سب کا ناخدا اے رہنے والے سبز گنبد کے

دکھائے آفتابِ حشر جب تیزی غلاموں کو
تو لے زیرِ لوا اے رہنے والے سبز گنبد کے

کرم والے تری چشمِ عنایت کے اشارے میں
ہوئے عاصی رہا اے رہنے والے سبز گنبد کے

خدا ہے تیرا واصف پھر جمیلؔ قادری کیوں کر
کرے تیری ثنا اے رہنے والے سبز گنبد کے

*****

اے دل تو درودوں کی اول تو سجا ڈالی
پھر جا کے مدینہ میں روضے پہ چڑھا ڈالی

کیا نذر کروں تیرے دربارِ مقدس میں
توصیف کے پھولوں کی لایا ہوں شہا ڈالی

احمد کو کیا آقا اور ہم کو کیا بندہ
اللہ نے رحمت کی کیا خوب بنا ڈالی

بس جائے دماغِ جاں عشاق کا خوشبو سے
لا باغ مدینہ سے پھولوں کی صبا ڈالی

خورشید و قمر ایسے ہوتے نہ کبھی روشن
تو نے ہی جھلک ان میں اے نور خدا ڈالی

تم سے نہ کہوں کیوں کر تم چاند عرب کے ہو
دیکھو تو شب غم نے کیا مجھ پہ بلا ڈالی

شرمندہ کیا مجھ کو آگے میرے آقا کے
اے نفس لعیں تو نے مجھ پر یہ بلا ڈالی

مولیٰ مرے نامہ سے دھل جائیں گے سب عصیاں
اک بوند اگر تو نے اے ابر سخا ڈالی

مجرم ترے ارماں کا ہے باغ پھلا پھولا
لے فرد گناہوں کی مولیٰ نے مٹا ڈالی

سب بھر دیئے زخم دل سرکار مدینہ نے
قلبوں میں غلاموں کے رحمت کی دوا ڈالی

کچھ ایسی گھٹا نوری امڈی کہ تری امت
پاک ہوگئی رحمت کی بارش میں نہا ڈالی

واللہ مدد ان کی ہر دم ہے کمر بستہ
جو بات مری بگڑی مولیٰ نے بنا ڈالی

مقبول اسے کیجے اور اس کا صلہ دیجے
لایا ہے جمیلؔ اپنے ارماں کی سجا ڈالی

*****

جو داغ عشق شہ دیں ہیں دل پہ کھائے ہوئے
وہ گویا خلد بریں کی سند ہیں پائے ہوئے

تمہارے در کے گداؤں کے واسطے یا شاہ
بہشت لائے ہیں رضواں دلہن بنائے ہوئے

اٹھا کے آنکھ نہ دیکھے وہ حور و غلماں کو
نظر میں جس کی ہیں ماہ عرب سمائے ہوئے

ہے عاشقوں کی نظر تیرے رخ پہ باطن میں
بظاہر اپنا کفن میں ہیں منہ چھپائے ہوئے

ہے ان کے دفن پہ قربان جان عالم کی
جو تیرے ہاتھ سے ہیں قبر میں سلائے ہوئے

ٹھہر ذرا ملک الموت دیکھ لینے دے
شہ مدینہ ہیں بالیں پہ میرے آئے ہوئے

اجل ہے سر پہ کھڑی دیر کر نہ اے غافل
رہِ مدینہ کو طے کر قدم بڑھائے ہوئے

نہ جائیں گے کہیں ہل کر اس آستانے سے
کہ ہم ہیں یا شہ طیبہ ترے بلائے ہوئے

وہ دن نصیب ہو ہاتھوں میں جالیاں تھامے
کھڑے ہوں ہم ترے روضہ پہ سر جھکائے ہوئے

فرشتے کرتے ہیں یوں زائروں کا استقبال
کہ یہ حبیب مکرم کے ہیں بلائے ہوئے

کچھ ایک ہم ہی نہیں ہیں در نبی کے گدا
قمر بھی داغِ غلامی ہے دل پہ کھائے ہوئے

خدا نے ان کو کیا سربلند عالم میں
ترے حضور میں آئے جو سر جھکائے ہوئے

فلک پہ، عرش پہ، جنت میں تیرا اسم شریف
خدا نے نام سے اپنے لکھا ملائے ہوئے

گلاب بلکہ سبھی پھول یا رسول اللہ
ترے پسینے کی خوشبو میں ہیں بسائے ہوئے

بہشت و خلد ہیں کیا بلکہ کل خزانوں کا
خدا کے گھر سے ہیں وہ اختیار پائے ہوئے

عجب ہے کیا جو کھلے ان پہ غیب کے اسرار
خدا کے ہیں وہ سکھائے ہوئے پڑھائے ہوئے

سنا ہے جب سے کہ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ تَرْضیٰ
تمہاری امتِ عاصی کے دل سوائے ہوئے

ترا کرم کہ تو فرمائے امتی ہر دم
ہمارا ظلم کہ ہم ہیں تجھے بھلائے ہوئے

زہے نصیب کہ امت کی مغفرت کے لیے
وہ ہیں جناب الٰہی میں ہاتھ اٹھائے ہوئے

غلام ان کے گرفتار کیوں ہوں محشر میں
وہ سب کو دامن اقدس میں ہیں چھپائے ہوئے

اگرچہ نیک عمل کچھ نہیں ہمارے پاس
مگر حضور کا ہیں آسرا لگائے ہوئے

سوا حضور کے کوئی نہیں رفیق اپنا
عزیز جن کو سمجھتے تھے وہ پرائے ہوئے

کچھ اس میں شک نہیں بد ہیں گناہگار ہیں ہم
مگر بدوں کو بھی رکھو شہا نبھائے ہوئے

حضور حشر میں بگڑی گناہگاروں کی
بنے گی کیسے بغیر آپ کے بنائے ہوئے

سفید نامۂ اعمال کیوں نہ ہوں اس کے
ترے کرم کی جو بارش میں ہیں نہائے ہوئے

ندا یہ حشر میں ہوگی کہ دیکھ لیں عشاق
نقاب وہ رخ انور سے ہیں اٹھائے ہوئے

ہے منکروں کے لیے روز حشر نارِ جحیم
قصور و خلد غلاموں پہ ہیں لٹائے ہوئے

مدد کرو کہ تمہارے غلام کے پیچھے
ہے دشمنوں کا ہجوم آستیں چڑھائے ہوئے

جمیلؔ قادری نعت نبی سنائیں گے
خدا کے سامنے جائیں گے جب بلائے ہوئے

جمیلؔ قادری چمکے نہ کیوں کلام ترا
کہ تو جنابِ رضاؔ سے ہے فیض پائے ہوئے

*****

احمد کی رضا خالق عالم کی رضا ہے
مرضی خدا مرضی شاہ دو سرا ہے

ہوتا ہے فَتَرْضٰی کے اشارات سے ظاہر
مرضی خدا وہ ہے جو احمد کی رضا ہے

اعدائے رضا جوئے نبی ہوتے ہیں رسوا
اور ان کے غلاموں کا دو عالم میں بھلا ہے

چاہے جو رضا ان کی خدا اس سے ہے راضی
طالب جو رضا کا نہیں مردودِ خدا ہے

محبوب الٰہی سے تمہیں بغض و عداوت
اے دشمنو! اللہ کے گھر اس کی سزا ہے

اللہ! کسی کی نہ ہو قسمت کا بدا یوں
جس طرح کہ اعدائے سیہ رو کا بدا ہے

اچھے کا جو اچھا ہے خدا کا ہے وہ اچھا
اچھوں سے جو پھر جائے بروں سے وہ برا ہے

احمد کو دیا فضل خدائے دو جہاں نے
ہاں اس کی رضا خالق عالم کی رضا ہے

حامد کی رضا احمد و محمود کی مرضی
وہ چاہے کہ منظور جسے حق کی رضا ہے

واللہ کہ بندہ ہوں میں احمد کی رضا کا
یہ نام مبارک مری آنکھوں کی ضیا ہے

اعدا کے مٹائے سے مٹے کب تری عزت
اللہ تعالیٰ نے تجھے وہ فضل دیا ہے

ایمان کی یہ ہے کہ ترا قول ہے ایماں
اور قول ترا وہ ہے جو فرمانِ خدا ہے

ہر ملک میں جاری ہے ترے نام کا سکہ
اور کیوں نہ ہو حق نے تجھے سلطان کیا ہے

اللہ کا بندہ ہے ترا تابع فرماں
حق سے وہ پھرا جو کہ ترے در سے پھرا ہے

اعدائے لعیں ظلم و ستم کرتے ہیں ہر دم
اور حلم ترا یہ کہ تو مصروفِ دعا ہے

رکھتا ہے سدا اپنے غلاموں کو تو منصور
یا شاہِ مدینہ تری کیا خوب عطا ہے

جو چاہے جمیلؔ رضوی کو تو عطا کر
مختار ہے تو اور وہ راضی برضا ہے

*****

مچی ہے دھوم پیمبر کی آمد آمد ہے
حبیب خالق اکبر کی آمد آمد ہے

کیا ہے سبز علم نصب بام کعبہ پر
کہ دو جہان کے سرور کی آمد آمد ہے

نہ کیوں ہو نور سے تبدیل کفر کی ظلمت
خدا کے ماہِ منور کی آمد آمد ہے

ہے جبرئیل کو حکم خدا خبر کر دے
کہ آج حق کے پیمبر کی آمد آمد ہے

خوشی کے جوش میں بلبلیں بھی نغمہ کناں
چمن میں آج گل تر کی آمد آمد ہے

دوزانو ہو کے ادب سے پڑھو صلاۃ وسلام
عزیزو! خلق کے مصدر کی آمد آمد ہے

جمیلؔ قادری کہہ دے کھڑے ہوں اہلِ سنن
ہمارے حامی و یاور کی آمد آمد ہے

*****

قصیدہ بوقت ذکر ولادت شریفہ برائے قیام

نبی آج پیدا ہوا چاہتا ہے
یہ کعبہ گھر اس کا ہوا چاہتا ہے

علم نصب ہے جس کا کعبہ کی چھت پر
بلند اس کا شہرہ ہوا چاہتا ہے

نہ کیوں آج کعبہ بنے رشکِ گلشن
وہ گل جلوہ فرما ہوا چاہتا ہے

یہ رو رو کے آپس میں بت کہہ رہے ہیں
خدا جانے اب کیا ہوا چاہتا ہے

تری ہے سماوا میں ، ساوا میں خشکی
نیا اب زمانہ ہوا چاہتا ہے

ندا آ رہی ہے کہ حق کے قمر کا
جہاں میں اجالا ہوا چاہتا ہے

وحوش و طیور آج گویا ہیں باہم
کہ رحمت کا در وا ہوا چاہتا ہے

خریدے گا عصیاں کو رحمت کے بدلے
خریدار پیدا ہوا چاہتا ہے

یہ عالم بنایا ہے جس کا براتی
ہویدا وہ دولھا ہوا چاہتا ہے

جو عالم کو قطرے سے سیراب کر دے
رواں ایسا دریا ہوا چاہتا ہے

فلک کے ستارے جھکے آ رہے ہیں
کہ پیدا وہ مولیٰ ہوا چاہتا ہے

خدا کے خزانوں کا مختار و حاکم
شہ دین و دنیا ہوا چاہتا ہے

سلاطین عالم گدا ہوں کہ اس کا
دو عالم پہ قبضہ ہوا چاہتا ہے

کہانت کے دفتر پہ آئی تباہی
ملائک کا پہرا ہوا چاہتا ہے

یہ کہتے ہیں اشجار و احجار باہم
نبی زیب دنیا ہوا چاہتا ہے

ملائک مؤدب رہیں حکم حق ہے
کہ محبوب پیدا ہوا چاہتا ہے

اٹھو بہر تعظیم اے اہل محفل
نبی جلوہ فرما ہوا چاہتا ہے

صلاۃ و سلام عرض کر اے جمیلؔ اب
اجابت کا در وا ہوا چاہتا ہے

*****

ایضاً برائے قیام

مومنو! وقت ادب ہے　　آمد محبوب رب ہے　　جائے آداب وطرب ہے
آمد شاہ عرب ہے

غنچے چٹکے پھول مہکے　　شاخِ گل پہ مرغ چہکے　　روتا ہے شیطاں یہ کہہ کے
آمد شاہ عرب ہے

خواہش زلف نبی میں　　مست ہیں گل کی شمیمیں　　جھوم کر آئیں نسیمیں
آمد شاہ عرب ہے

بدلیاں رحمت کی چھائیں　　بوندیاں رحمت کی آئیں　　اب مرادیں دل کی پائیں
آمد شاہ عرب ہے

بج رہے ہیں شادیانے　　بت لگے کلمہ سنانے　　ہر زباں پہ ہیں ترانے
آمد شاہ عرب ہے

ابر رحمت چھا گیا ہے　　کعبے پہ جھنڈا گڑا ہے　　باب رحمت آج وا ہے
آمد شاہ عرب ہے

قصر کسریٰ کانپتا ہے　　خشک ساوا ہو گیا ہے　　ہر طرف سے یہ صدا ہے
آمد شاہ عرب ہے

آتا وہ ماہ لقا ہے جس پہ پیارا کبریا ہے دو جہاں میں غلغلہ ہے
آمد شاہ عرب ہے

آنے والا ہے وہ پیارا دونوں عالم کا سہارا کعبے کا چمکا ستارہ
آمد شاہ عرب ہے

آتا ہے شاہِ حکومت فرض ہے جس کی اطاعت ہر نبی نے دی بشارت
آمد شاہ عرب ہے

ہونے والی وہ سحر ہے جو سحر رشک قمر ہے مقدم خیر البشر ہے
آمد شاہ عرب ہے

اٹھو آیا تاج والا عرش کی آنکھوں کا تارا سب کہو اے ماہ طیبہ
صلوات اللہ علیك

یانبی سلام علیك یارسول سلام علیك یاحبیب سلام علیك
صلوات اللہ علیك

آمنہ بی بی کا جایا بارہویں تاریخ آیا صبح صادق نے سنایا
صلوات اللہ علیك

السلام اے جان عالم السلام ایمان عالم شاہ دیں سلطان عالم
صلوات اللہ علیك

خاتم دور رسالت — اختر برج ہدایت — فاتح باب شفاعت

صلوات اللہ علیک

السلام اے شاہ عالی — السلام امت کے والی — عرض کرتے ہیں سوالی

صلوات اللہ علیک

نوح کے تم ناخدا ہو — خلق کے مشکل کشا ہو — سب کے تم حاجت روا ہو

صلوات اللہ علیک

بخش دو میری خطائیں — دور ہوں غم کی گھٹائیں — بھیج دو اپنی عطائیں

صلوات اللہ علیک

ہوں پھنسا افکار و غم میں — گھر گیا رنج و الم میں — دیر کیا ہے اب کرم میں

صلوات اللہ علیک

کفر کو تم نے مٹایا — خاک میں اس کو ملایا — دین کا ڈنکا بجایا

صلوات اللہ علیک

اب تو طیبہ میں بلالو — حسرتیں دل کی نکالو — اپنے بد کو بھی نبھالو

صلوات اللہ علیک

دل میں رنگ اپنا جما دو — پردۂ غفلت اٹھا دو — بخت خوابیدہ جگا دو

صلوات اللہ علیک

جان نکلے اس طرح پر آپ کا در ہو مرا سر سامنے ہو قبر انور
صلوات اللہ علیک

جاں کنی کے وقت آنا کلمۂ طیب سکھانا چہرۂ انور دکھانا
صلوات اللہ علیک

اے شفیع روز محشر ہیں سیہ عصیاں سے دفتر غوث کا صدقہ کرم کر
صلوات اللہ علیک

کچھ نہ کی ہم نے کمائی عمر سب یوہیں گنوائی اے عرب والے دوہائی
صلوات اللہ علیک

حشر میں تم بخشوانا اپنے دامن میں چھپانا ہر مصیبت سے بچانا
صلوات اللہ علیک

اے شہنشاہ رسالت ہیں یہاں جو اہل سنت تا ابد سب پر ہو رحمت
صلوات اللہ علیک

دین کا ہو بول بالا سنیوں کا رخ احالا دشمنوں کا مونھ ہو کالا
صلوات اللہ علیک

بانی محفل کی آقا التجا مقبول فرما پوری ہو ہر اک تمنا
صلوات اللہ علیک

اس جمیلؔ قادری پر ہو کرم محبوب داور چشم و دل کردو منور

صلوات اللہ علیک

*****

بس قلب وہ آباد ہے جس میں تمہاری یاد ہے
جو یاد سے غافل ہوا ویران ہے برباد ہے

رنج والم میں مبتلا وہ ہے جو تجھ سے پھر گیا
بے فکر وہ غم سے رہا جس دل میں تیری یاد ہے

اے بندگانِ محی دیں دل سے ذرا فریاد ہو
بغداد کا فریاد رس تو بر سرِ امداد ہے

محبوب سبحانی ہو تم مقبولِ ربانی ہو تم
بندہ تمہارا جو ہوا وہ نار سے آزاد ہے

ہوں نام لیوا آپ کا عاصی سہی مجرم سہی
مجھ پُرخطا کے واسطے سرکار کیا ارشاد ہے

بغداد کی گلیوں میں ہو آقا مرا لاشہ پڑا
ٹھوکر لگا کر تم کہو یہ بندۂ آزاد ہے

کیوں پوچھتے ہو قبر میں مجھ سے فرشتو دم بدم
لو دل کے اندر دیکھ لو غوث الوریٰ کی یاد ہے

جب روبرو قہار کے دفتر کھلیں اعمال کے
کہنا خدائے پاک سے یہ بندۂ آزاد ہے

مشکل پڑی جو سامنے آئی ندا بغداد سے
میں ہوں حمایت پر تری بندے تو کیوں ناشاد ہے

افکار میں ہوں مبتلا کوئی نہیں تیرے سوا
یا عبدقادر محی دیں فریاد ہے فریاد ہے

اٹھ بیٹھ گنبد سے ذرا چمکا دے بخت اسلام کا
یا عبدقادر محی دیں فریاد ہے فریاد ہے

تاریک شب، چوروں کا بن، ساتھی نہ کوئی راہبر
بغداد کے روشن قمر فریاد ہے فریاد ہے

قسمت ہی کھل جائے مری گر اے جمیلؔ قادری
آئے خبر بغداد سے عرضی پہ تیری صاد ہے

*****

رضائے غوث احمد کی رضا ہے
رضا احمد کی مرضی خدا ہے

کمالات و علوم مصطفیٰ سے
شہ جیلاں تجھے حصہ ملا ہے

تو آئینہ جمال مصطفیٰ کا
تو حق گو، حق شناس و حق نما ہے

جناب مصطفیٰ ظل خدا ہیں
تو ظل مصطفیٰ نور خدا ہے

ترے ہم ہو چکے تو ہے ہمارا
خدا کا تو ہے اور تیرا خدا ہے

جو منکر ہے ترا وہ حق کا منکر
جو بندہ ہے ترا عبد خدا ہے

ترا منگتا ہے مقبول الٰہی
ترے منکر پہ قہر کبریا ہے

محی الدیں نہ کیوں ہو نام تیرا
کہ تو نے دینِ حق زندہ کیا ہے

کوئی بغداد والے سے یہ کہہ دے
کہ وقت اسلام پر آ کر پڑا ہے

کوئی ہو اس طرف رحمت کا پھیرا
کہ بندہ راہ تیری تک رہا ہے

کدھر ہو قادری دولھا کدھر ہو
یہ ہر مجرم کے لب پر التجا ہے

شرف کس سے بیاں ہو تیرے سر کا
ولی کا تاج تیرا نقش پا ہے

قدم تیرا لیا ہے جس نے سر پر
وہ بے شبہہ ولی باخدا ہے

نہ کیوں ہوں ہند کے سلطان خواجہ
کہ آنکھوں پر قدم تیرا لیا ہے

ولی کہتے ہیں جن کو ہیں رعیت
شہ بغداد شاہِ اولیا ہے

تو ہے وہ پھول باغ مصطفیٰ کا
کہ خوشبو سے تری عالم بسا ہے

تو زہرا و علی کا نور عینین
تو شمع بزم شاہ کربلا ہے

حسن کے پھول مہکا تجھ سے بغداد
حسینی عطر تو سب میں بسا ہے

شہید عشق کر رنگت رچا دے
کہ تو ابن شہید کربلا ہے

سلاطین جہاں ہیں اس کے منگتا
جو تیرے آستانے کا گدا ہے

مریضانِ جہاں کی فضل رب سے
تمہارے ہاتھ میں کامل دوا ہے

شفا چاہو تو جلد آؤ مریضو!
در غوث الوریٰ دار الشفا ہے

لگا ہے دل غلاموں کا ٹھکانے
مریدی لا تخف جب سے سنا ہے

ترے دربار پُرانوار سے غوث
کوئی بھی لوٹ کر خالی پھرا ہے

جو دم میں چور کو ابدال کر دے
وہ رتبہ غوث اعظم کو ملا ہے

جہاں پھیلا دے جھولی ان کا منگتا
وہیں موجود داتا کی عطا ہے

ہماری مشکلیں آسان کر دے
کہ تو ابن علی مشکل کشا ہے

مٹا دے زور اعدائے لعیں کا
کہ تو ابن علی شیر خدا ہے

جو دربار الٰہی میں ہو پرسش
تو کہہ دینا کہ یہ بندہ مرا ہے

عمل والے تو ہیں نازاں عمل پر
مجھے یا غوث تیرا آسرا ہے

بلاؤں میں گھرا ہے تیرا بندہ
خبر لے غوث تیرا آسرا ہے

بھنور میں پھنس گیا میرا سفینہ
مدد فرما کہ تیرا آسرا ہے

نکیرین آ گئے میری لحد میں
مرے غوث اب تو تیرا آسرا ہے

ہے نیک و بد کی پرسش اور میں عاصی
مرے غوث آج تیرا آسرا ہے

سیہ ہیں نامۂ اعمال میرے
مرے غوث آج تیرا آسرا ہے

میں مجرم اور دربار عدالت
مرے غوث آج تیرا آسرا ہے

وہی کر جو مرے حق میں ہو بہتر
کہ تو شاہ عطا بحر سخا ہے

غلاموں کا نہ کیوں ہو پار بیڑا
کہ ان کے ہاتھ میں دامن ترا ہے

گلی ہو غوث کی اور میرا بستر
الٰہی! بس یہ اپنی التجا ہے

جمیلؔ قادری پھیلا دے جھولی
کہ ان کے در سے باڑا بٹ رہا ہے

ماہ ربیع الآخر ۱۳۳۵ھ میں فتح مقدمہ بدایوں پر حضور پُرنور مرشد برحق اعلیٰ حضرت
ام اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ڈیڑھ ماہ تک اہل اسلام مبارکیاں بڑی دھوم
ھام سے لاتے رہے اس موقع پر حضرت مولانا نے ہر دو قصائد ذیل تصنیف فرمائے جو
سلمانوں کے لئے فرحت بخش مسرت خیز اور منافقوں کے لئے شمشیر آبدار ہوئے۔

آبروئے مومناں احمد رضا خاں قادری
رہنمائے گمرہاں احمد رضا خاں قادری

علم میں بحر رواں احمد رضا خاں قادری
دین میں گوہر فشاں احمد رضا خاں قادری

علم کے ہیں گلستاں احمد رضا خاں قادری
باغ دیں کے گل فشاں احمد رضا خاں قادری

حق شناس و حق نما و نائب شمس الضحیٰ
وارث پیغمبراں احمد رضا خاں قادری

باغ دیں میں نغمہ خوان و خوش بیاں شیریں زباں
طوطی شکّر فشاں احمد رضا خاں قادری

چشم ایماں سے اگر دیکھو تو ہیں ایماں کی جاں
جان جاں روح رواں احمد رضا خاں قادری

تیرا علم و فضل و شان و شوکت و جاہ و حشم
شش جہت پر ہے عیاں احمد رضا خاں قادری

ہے عرب کے عالموں کا مدح خواں سارا جہاں
اور وہ تیرے مدح خواں احمد رضا خاں قادری

تم سے گلزار شریعت میں کھلے خوش رنگ پھول
باغ دیں میں گل فشاں احمد رضا خاں قادری

روز افزوں حشر تک یارب! ترقی پر رہے
لہلہاتا بوستاں احمد رضا خاں قادری

صدقۂ شاہِ عرب یوماً فیوماً ہو بلند
تیری عزت کا نشاں احمد رضا خاں قادری

دین کا دشمن ہو یا ہو دوست سب کے واسطے
ہے تری حق گو زباں احمد رضا خاں قادری

تیرے صدقہ میں خدا چاہے تو پائیں گے غلام
کل وہاں باغ جناں احمد رضا خاں قادری

حق تعالیٰ نے کئے بے حد کمالات و علوم
تیرے سینے میں نہاں احمد رضا خاں قادری

سیف اعدا کے لیے، مومن کے حق میں ہے سپر
آپ کی حق گو زباں احمد رضا خاں قادری

اہل سنت کے سروں پر دائما رکھے خدا
تجھ کو با امن واماں احمد رضا خاں قادری

عالمان مکہ و طیبہ نے لی تجھ سے سند
ہیں وہ تیرے قدرداں احمد رضا خاں قادری

کیا ستا سکتے ہیں تجھ کو تیرے اعدا مرشدا
حق ہے تجھ پر مہرباں احمد رضا خاں قادری

پڑ گیا ہے پشت پر اعدا کی اب کیا جائے گا
تیرے کوڑے کا نشاں احمد رضا خاں قادری

دیکھ کر جلوہ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّار کا
ہر عدو ہے بے زباں احمد رضا خاں قادری

چیر کر بد مذہبوں کے دل میں گزری وار پار
تیرے نیزے کی سِناں احمد رضا خاں قادری

آ چکی تھی شیخ نجدی کے بیاباں میں بہار
بھیج دی تو نے خزاں احمد رضا خاں قادری

فتح دی حق نے تجھے اعدائے دیں پر دائما
تجھ پہ ہے حق مہرباں احمد رضا خاں قادری

حق اسے کہتے ہیں دیکھو رد نہ کوئی کر سکا
تیرا فتوائے اذاں احمد رضا خاں قادری

کیا ستاتے تجھ کو اعدا، تھی یہ حکمت، خلق کا
ہو رہا تھا امتحاں احمد رضا خاں قادری ق

دعوی اعدا حقیقت میں کسوٹی تھا کہ ہوں
دوست اور دشمن عیاں احمد رضا خاں قادری

تھے وصی احمد محدث رحمۃ اللہ علیہ
آپ کے اک رتبہ داں احمد رضا خاں قادری

خاندان پاک برکاتیہ کا چشم و چراغ
کہتے تھے نوری میاں احمد رضا خاں قادری

شاہ پیلی بھیت کے حضرت محمد شیر خاں
تھے تمہارے مدح خواں احمد رضا خاں قادری

رامپوری صابری چشتی میاں ناصر ولی
جانتے تھے تیری شاں احمد رضا خاں قادری

حاضر و غائب ترے حق میں دعاؤں کے لیے ق
عمر بھر کھولی زباں احمد رضا خاں قادری

آپ کا حامد ہے حامد سید کونین کا
ہے وہ تیری عز و شاں احمد رضا خاں قادری

محی سنت اور مجدد اس صدی کے آپ ہیں
اے امام مفتیاں احمد رضا خاں قادری

یاد رکھیں گے قیامت تک غلامان رسول
تیرے جلسوں کا سماں احمد رضا خاں قادری

اے مرے اچھے کے اچھے مجھ کو بھی اچھا بنا
صدقۂ اچھے میاں احمد رضا خاں قادری

صدقۂ سرکار جیلانی پھلیں پھولیں مدام
مصطفےٰ، حامد میاں احمد رضا خاں قادری

دے مبارک باد ان کو قادری رضوی جمیلؔ
جن کے مرشد ہیں میاں احمد رضا خاں قادری

طبیعت آج کیوں ایسی رسا ہے — کہ خود اپنی زباں پر مرحبا ہے
صبا کیوں اس قدر اترا رہی ہے — چمن میں کون سا غنچہ کھلا ہے
عنادل گا رہے ہیں کیوں ترانے — یہ کیسا شاد ہر شاہ و گدا ہے
یہ کیسے شادیانے بج رہے ہیں — یہ کیوں باب مسرت آج وا ہے
تحیر جب بڑھا ہاتف پکارا — رضائے قادری دولھا بنا ہے
براتی ہیں تمامی اہل سنت — رضائے قادری دولھا بنا ہے
توکل کے شجر میں پھل یہ آیا — کہ عبدالمصطفیٰ دولھا بنا ہے
ترانے گا رہی ہیں قمریاں آج — کہ عبدالمصطفیٰ دولھا بنا ہے
امیدوں کے کھلے ہیں آج غنچے — کہ عبدالمصطفیٰ دولھا بنا ہے
بریلی کا نصیبہ جگمگایا — کہ عبدالمصطفیٰ دولھا بنا ہے
براتی آ رہے ہیں وجد کرتے — کہ عبدالمصطفیٰ دولھا بنا ہے
یہ دیکھو صدقۂ صدیق اکبر — کہ عبدالمصطفیٰ دولھا بنا ہے
یہ ہے فاروق اعظم کی کرامت — کہ عبدالمصطفیٰ دولھا بنا ہے
کرم عثمان ذوالنورین کا ہے — کہ عبدالمصطفیٰ دولھا بنا ہے
سخاوت ہے علی مرتضیٰ کی — کہ عبدالمصطفیٰ دولھا بنا ہے
گھٹا بغداد سے اٹھی کرم کی — کہ عبدالمصطفیٰ دولھا بنا ہے
یہ ہے بغداد والے کا تصرف — کہ عبدالمصطفیٰ دولھا بنا ہے
مبارک اہل سنت کو مبارک — رضائے قادری دولھا بنا ہے

کہیں کیوں کر نہ اچھے تجھ کو اچھا
حضور اچھے کا تو اچھا ہوا ہے

بھکاری آرہے ہیں بھیک لینے
رضا کے در سے باڑا بٹ رہا ہے

جلیں اعدائے دیں نار حسد میں
کہ یوہیں ان کی قسمت میں لکھا ہے

رضا کیوں کر نہ ہو اعدا پہ غالب
کہ وہ تو نائب شیر خدا ہے

منافق ہے عدو اس آستاں کا
جو سنی ہے وہ اس در کا گدا ہے

رخ قبلہ اگر پوچھو تو کہہ دوں
در احمد رضا قبلہ نما ہے

بحمد اللہ خوشبوئے رضا سے
دماغ اہل سنت بس رہا ہے

پھلے ان کا الٰہی! باغ اولاد
یہ ہر سنی کے لب پر التجا ہے

جمیل قادری الحمد للہ
کہ تو اس آستانے کا گدا ہے

*****

ترجیع بند

نہ کیوں کر مدینے پہ مکہ ہو قرباں
کہ ہیں جلوہ گر اس میں محبوب یزداں
برستے ہیں ہر وقت انوار سبحاں
ہے ہر ایک گوشہ وہاں کا گلستاں
عجب دل کشا ہیں مدینے کی گلیاں
معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

سر طور پر تھے جو جلوے نمایاں
ہیں انوار وہ ہی یہاں پر درخشاں
جناب کلیم آ کے دیکھیں اگر یاں
کہیں غش میں آ کر کہ یارب! تری شاں
عجب دل کشا ہیں مدینے کی گلیاں
معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

مدینے کی جانب چلوں پا بجولاں
نکلتے ہی گھر سے بنوں ان کا مہماں
پہنچ کر وہاں پر کروں یہ دل و جاں
سنہرے کلس سبز گنبد کے قرباں
عجب دل کشا ہیں مدینے کی گلیاں
معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

مدینے کی ہر شے نفاست بھری ہے
مدینے سے کعبے کو عزت ملی ہے
وہیں کی تو پھولوں میں خوشبو بسی ہے
صبا وجد میں جھوم کر کہہ رہی ہے
عجب دل کشا ہیں مدینے کی گلیاں
معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

وہ کوچہ ہے یا کوئی رحمت کا خواں ہے
کہ سارا زمانہ وہاں میہماں ہے
حقیقت میں وہ حور و غلماں کی جاں ہے
جہاں اس کی تعریف میں تر زباں ہے
عجب دل کشا ہیں مدینے کی گلیاں
معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

مدینے سے ہوتی ہے تقسیم نعمت
وہیں سے بٹا کرتی ہے ساری دولت
فدا اس پہ ہوتی ہے ہر وقت جنت
برستی ہے دن رات واں حق کی رحمت
عجب دل کشا ہیں مدینے کی گلیاں
معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

مرادیں یہیں سے گدا پا رہے ہیں
سلاطیں یہاں ہاتھ پھیلا رہے ہیں
بشر کیا ملائک یہاں آ رہے ہیں
جھکا کر سر عجز فرما رہے ہیں

عجب دل کشا ہیں مدینے کی گلیاں
معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

وہ گلیاں جہاں پر ملک سر جھکائیں
وہ گلیاں کہ عاشق کے دل میں سمائیں
وہ گلیاں کہ ہیں جن کی پیاری ادائیں
کسی کو ہنسائیں کسی کو رلائیں

عجب دل کشا ہیں مدینے کی گلیاں
معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

وہ گلیاں کہ چمکائیں زائر کی قسمت
وہ گلیاں کہ عشاق کے دل کی راحت
وہ گلیاں کہ جن میں نظر آئے جنت
وہ گلیاں کہ پھولوں میں ہے جن کی نکہت

عجب دل کشا ہیں مدینے کی گلیاں
معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

مدینے کی گلیوں کی گرخاک پاؤں
ملوں منھ پہ آنکھوں میں اپنی لگاؤں
حسینانِ عالم کو آنکھیں دکھاؤں
غزالانِ چیں کو یہ مژدہ سناؤں
عجب دل کشا ہیں مدینے کی گلیاں
معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

مدینے کو جس وقت گھر سے چلوں گا
تو پھر کس کے روکے سے میں رک سکوں گا
کہے لاکھ کوئی نہ ہرگز سنوں گا
جو احباب پوچھیں گے فوراً کہوں گا
عجب دل کشا ہیں مدینے کی گلیاں
معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

دماغ عرش پر کیوں نہ ہو اس زمیں کا
کہ روضہ ہے اس میں شہنشاہ دیں کا
ادھر ہی جھکا سر ہے عرش بریں کا
یہ کہتا ہے ہر ایک ذرہ یہیں کا
عجب دل کشا ہیں مدینے کی گلیاں
معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

رہو اے جمیلؔ اب مدینے میں جا کر
برستی ہے دن رات رحمت وہاں پر
کہ ہے اس میں باغِ احد کا گل تر
ہے ہر ایک کوچہ وہاں کا معطر

عجب دل کشا ہیں مدینے کی گلیاں
معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

*****

نظم بوقت ذکر ولادت سید رسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مومنو! ہے رحمت حق کا ورود
با ادب تم کیوں نہیں پڑھتے درود

ہے ملائک کا یہاں پر اِزدِحام
دست بستہ کیوں نہیں پڑھتے سلام

با ادب ہے بانصیب اے اہل دیں
بے ادب سے بدنصیبی ہے قریں

مژدہ لائی ہے صبا کس پھول کا
جس نے عالم کو معطر کر دیا

آج کعبہ کس لیے ہے شادماں
بند ہے آتش کدوں کا کیوں دھواں

بت کدوں میں کس لیے کہرام ہے
کفر کا کیوں ٹکڑے ٹکڑے دام ہے

دو جہاں میں کس کا لطفِ عام ہے
بٹ رہا اسلام کا انعام ہے

صف بصف ہیں کیوں فرشتے با ادب
شور کیسا ہے عجم سے تا عرب

جنتیں آراستہ ہیں کس لیے
شاد سب شاہ و گدا ہیں کس لیے

کون سا ماہِ منور آئے گا
چاندنا پھیلا ہے کس کے نور کا

زلزلہ کیوں قصر کسریٰ میں پڑا
کس کی آمد کا ہے ایسا دبدبہ

کیوں کہانت پر تباہی آگئی
کون سے سلطاں کی ہے جلوہ گری

جب تحیر اہل حیرت کا بڑھا
ہاتف غیبی نے یوں مژدہ دیا

آمد آمد سرور عالم کی ہے
آمد آمد رحمت اعظم کی ہے

آنے والا مالک دارین ہے
جس کے باعث خلقت کونین ہے

ہو رہا ہے آج کعبے کا سنگار
اور شیاطیں رو رہے ہیں زار زار

کوئی کہتا ہے کہ اے اہل جہاں
نائب رحمٰن آتا ہے یہاں

کوئی کہتا ہے کہ آئیں گے یہاں
وہ نبی الانبیاء با عز و شاں

جن کی آمد کی خبر عیسیٰ نے دی
ذکر فرماتے رہے جن کا نبی

نائب حق بادشاہِ دو جہاں
جان ایمان و مکین لامکاں

ہے نبی الانبیاء ان کا لقب
خاتم پیغمبراں فخر عرب

شافع محشر انہیں کا نام ہے
دین و دنیا میں انہیں سے کام ہے

در پر ان کے مانگتے ہیں تاجدار
دونوں عالم کے یہی ہیں شہریار

ذرہ ذرہ کا ہے ان کو اختیار
بانٹتے ہیں نعمتیں لیل و نہار

سنتے ہیں یہ ہی غریبوں کی پکار
سارے عالم کے یہی ہیں غم گسار

کرتے ہیں فریاد ان سے جانور
بے کسوں کی یہ ہی لیتے ہیں خبر

سر پر ان کے دونوں عالم کا ہے تاج
ان کو دیتے ہیں شہانِ دہر باج

مظہرِ علم خدا امی لقب
مخبرِ صادق شہنشاہِ عرب

ان کی عزت کون جانے جز خدا
خود وہ فرماتا ہے لولاك لما

سنگ ان کے پائے اقدس دیکھ کر
کھینچتے ہیں ان کا نقشہ قلب پر

کیوں نہ ہو ہے عرش کی عزت قدم
کیوں نہ ہو ہے فرش کی زینت قدم

خاکِ پا اکسیر کا بھرتی ہے دم
کھاتا ہے قرآن بھی جس کی قسم

جھولیاں ڈالے فقیر و بے نوا
ہاتھ پھیلائے ہوئے شاہ و گدا

کر رہے ہیں عرض با ذوق طرب
اے مرے مہرِ عجم ماہِ عرب

گاہ در دل ساز و گہ در دیدہ جا
ہر دو جائے تست یا بدرَ الدجیٰ

روسیاہ و بے کس و خاطی منم
چشم رحمت بر کشا عاصی منم

من نیم منکر خطاوار تو ام
بندۂ رسوا و ناکار تو ام

کارواں رفت و پریشانم بسے
رحم کن یا شاہ بر من بے کسے

دستگیر ما سیہ کاراں توئی
اے شفائے درد بیماراں توئی

لو وہ اٹھا ابر رحمت جھومتا
رحمت عالم کی چوکھٹ چومتا

قحط سالی خاک میں مل جائے گی
دل کی عالم کے کلی کھل جائے گی

ہے سواری آنے والی عنقریب
آنے والے ہیں یہاں رب کے حبیب

شاہِ شاہاں آنے والے ہیں یہاں
یوں سجائے جاتے ہیں کون و مکاں

سب ملک ہیں ایستادہ با ادب
جلوہ فرمائیں گے اب محبوب رب

سنیو! تم بھی بہت تعظیم سے
جھولیاں پھیلا کے ہو جاؤ کھڑے

اور کہو اے شاہِ شاہاں السلام
میرے آقا جانِ جاناں السلام

اے شفیع روز محشر السلام
ساقی تسنیم و کوثر السلام

احمد و محمود نامی السلام
رفعتِ دیں تاج والے السلام

اے مرے معراج والے السلام
رفعتِ دیں تاج والے السلام

عرش کی آنکھوں کے تارے السلام
دونوں عالم کے سہارے السلام

امتی فرمانے والے السلام
پیشِ رب بخشانے والے السلام

لمبے لمبے ہاتھوں والے السلام
پیاری پیاری زلفوں والے السلام

میرے مولیٰ میرے والی السلام
میرے وارث میرے آقا السلام

سرور عالم محمد ذی وقار
ہوں درودیں تم پہ نازل بے شمار

اے خدا کر مجھ کو عبد مصطفےٰ
تب یقیں جانوں کہ ہوں بندہ ترا

آل و اصحاب نبی کا رکھ غلام
اور نہ چھوٹے دامنِ غوثِ انام

قادری مے سے مجھے سرشار کر
مست بے خود بے خبر ہشیار کر

ہیں مشائخ سلسلہ میں جس قدر
میں نہ بھولوں یاد ان کی عمر بھر

دائما برکات کے برکات سے
مجھ کو حصہ ہر جگہ ملتا رہے

مجھ پہ اچھے کی رہے اچھی نظر
نور عرفاں سے ہو دل رشک قمر

میرے مرشد حضرت احمد رضا
کردے مجھ کو ذات میں ان کی فنا

ان کے فیض و لطف سے مسرور رکھ
قادری رضوی مجھے مشہور رکھ

دوست ان کا حشر تک پھولے پھلے
دشمنوں پر قہر کی بجلی گرے

ان کی سب اولاد اور خدام کا
یا خدا کر دونوں عالم میں بھلا

عزت و عیش و علوم و فضل دے
حشر تک یہ سلسلہ جاری رہے

ہو جمیلؔ قادری کی ہر دعا
یا خدا مقبول بہرِ مصطفےٰ

*****

رباعیات

ہیں مظہر ذات حق رسول اکرم
مختار و خلیفۂ خدائے عالم
صرف ان کے سبب سے سب اولوالعزم ہوئے
عیسیٰ ، موسیٰ ، خلیل و نوح و آدم

*****

عالم کا انہیں خدا نے سلطان کیا
جبریل امیں کو ان کا دربان کیا
ہر چیز کا اختیار ان کو دے کر
کونین کو حق نے ان کا مہمان کیا

*****

یارب! مرے دل میں عشق اپنا دیدے
حب نبی کا سر میں سودا دیدے
ہے بے سر و سامان جمیلؔ رضوی
رہنے کا مدینے میں ٹھکانا دیدے

سرکار کا فیض زیر و بالا دیکھا
ہر چیز میں نور شاہِ والا دیکھا
ہے عرش سے فرش تک اسی کا جلوہ
جب غور کیا مدینے والا دیکھا

*****

شاہا تری رحمت کا اشارہ ہوجائے
روشن مرے بخت کا ستارہ ہوجائے
اس صانع مطلق کو جو آئی ہے پسند
وہ شکل مری آنکھ کا تارا ہوجائے

*****

بتلادے کوئی نبی کا دیکھا سایہ
سایہ کا بھی ہوتا ہے کسی جا سایہ
جب سایۂ نور ازلی وہ ٹھہرا
پڑتا کیوں کر زمیں پر اس کا سایہ

*****

کیوں حشر سے ڈر جائیں گدایانِ نبی
کیوں قبر میں گھبرائیں گدایانِ نبی
دنیا میں جو ہیں حبیب حق کے بندے
تا حشر ہے ان کے سر پہ دامانِ نبی

ہیں کعبۂ کونین رسول الثقلین
ہیں قبلۂ دارین نبی الحرمین
کیوں دونوں جہاں نہ ان کے در پر مانگیں
ہیں قاسم کل شئ جدالحسنین

*****

کیوں حشر میں بگڑی ہوئی حالت ہوگی
کب ان کے غلاموں پہ قیامت ہوگی
کیا خوف کریں نارِ جہنم سے جمیلؔ
ہم پر تو وہاں نبی کی رحمت ہوگی

*****

تواریخ

تاریخ وصال مرشدی وملجائی زبدۃ العارفین سند المحققین حضور پُرنور اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت مجدد دین وملت مولانا مولوی مفتی حافظ حاجی شاہ عبد المصطفیٰ احمد رضا خاں صاحب قادری برکاتی قدس اللہ تعالیٰ سرہ

مرشد برحق شہ احمد رضا — عالم دیں وارث پیغمبراں
عکس جمال شہ آل رسول — آئینۂ حضرت اچھے میاں
غوث کے انوار و فیوض و علوم — سینۂ پُرنور میں جن کے نہاں
واقف اسرار خفی و جلی — عاشق و محبوب شہ مرسلاں
منبع سنت خیر الوریٰ — سیرت و اخلاق نبی کا نشاں
ماحی بدعات وضلالت وکفر — بیخ کن شجرۂ بد مذہباں
مانتے ہیں اہل عرب بھی امام — نیر دیں تاج سر مفتیاں
جمعہ کو پچیس صفر وقت ظہر — واصل حق ہوگئے باعز وشاں
مصرع تاریخ یہ لکھ اے جمیل — داخل جنت ہوا قطب زماں

۱۳ ھ ۴۰

ایضاً

پیرو مرشد مرے جناب رضا — حافظ و حاج، عالم و فاضل
مفتی دیں، مجدد ملت — علما جن کے فیض کے سائل

اہل ایماں بلکہ اعدا بھی
جن کے فضل و علوم کے قائل

جمعہ کے دن صفر کی تھی پچیس
اپنے رب سے وہ ہو گئے واصل

عرض کر اے جمیلؔ سال وصال
گیا باغ جناں میں وہ کامل

۱۳ ھ ۴۰

*****

تاریخ وفات جناب حاجی محمد عبد الرحمٰن خاں صاحب چشتی نیازی محمدی بریلوی نور اللہ مرقدہ والد ماجد حضرت مصنف

تاریخ وصال بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جنت میں

۱۳ ھ ۳۹

بندۂ حق عمر نہ کھو لہو میں
ہوش میں آ عقل کو اپنی سنبھال

سب کو فنا ہے نہ رہے گا کوئی
باقی و دائم ہے بس اک لایزال

وقت معین پہ اجل آئے گی
موت کے چنگل سے ہے بچنا محال

آئی شب انیسویں ذی الحجہ کی
رات کے بارہ بجے کا سن یہ حال

والد ماجد مرے رخصت ہوئے
عالم دنیا سے سوئے ذو الجلال

بدھ کا دن انیسویں بارہ بجے
دفن ہوئے قبر میں وہ خوش خصال

مصرع میں لکھ دے سن رحلت جمیلؔ
عاشق صادق نے کیا انتقال

۱۳ ھ ۳۹

*****

قطعہ تاریخ انتقال منشی عاشق حسین خاں صاحب مرحوم بریلوی

اے جمیلؔ قادری ہوشیار ہو ہوشیار ہو
ذات باقی کے سوا باقی نہیں ہے کوئی شے

پیر کی شب بست و یک ماہِ صفر بارہ بجے
کر گئے عاشق حسین اس منزل دنیا کو طے

سال رحلت کی مجھے تھی فکر ہاتف نے کہا
گلشن فردوس عاشق کی دلہن تاریخ ہے

۱۳ ھ ۴۰

*****

تواریخ انتقال برادر خرد مصنف مسمیٰ محمد حبیب الرحمٰن مرحوم
عمر یازدہ سال بعارضہ طاعون

اے آہ حبیب صاحب قبر
تیرے لیے کس طرح کریں صبر

یوں سر پہ پیام موت پہنچا
جیسے کہ قمر پہ آگیا ابر

تاریخ تھی ساتویں محرم
جاں بارگہ خدا میں کی نذر

تاریخ جمیلؔ ہو ہویدا
قصر شہوار منزل قبر

۱۳ ھ ۳۱

ایضاً

ساتویں ماہ محرم کو ہوئے رخصت حبیب
بن گیا کٹگھر کے گورستان میں ان کا مزار
پورے مصرع میں کہو تاریخ مداح الحبیب
کھل گیا ان کے لیے باب بہشت پُر بہار

۱۳ ھ ۳۱

ایضاً

یہ صدا سنتا ہوں میں قبر برادر سے جمیلؔ
پڑھ لو بھائی روح پر اس بے نوا کی فاتحہ

۱۳ ھ ۳۱

ایضاً

گیا میں قبر پہ اک روز اپنے بھائی کی
ہوا زبان پہ جاری کہ آہ آہ حبیب
بڑھا جو جوش محبت کا قلب پر زیادہ
پکارا ہاتف غیبی نے مجھ سے ہو کے قریب
جمیلؔ چپ رہو خاموش کیوں جگاتے ہو
ابھی تو چین سے سویا ہے ایک طفل غریب

۱۳ ھ ۳۱

تاریخ محبی و مخلصی جناب حاجی شیخ علیم اللہ صاحب رضوی بریلوی

حاج علیم محبی شد از عالم دنیا رخصت
چوں شد فکر سال وفاتش گفت جمیل چنیں در عجلت
یک کم کن از مصرع ثانی کرد رفیق ہمدم رحلت

۱۳ ھ ۴۰

*****

تم کلام المصنف

تواریخ طبع

تاریخ طبع از سید واحد علی صاحب رضوی بریلوی شاگرد حضرت مصنف

میرے استاد معظم کا چھپا مجموعہ
جس کے ہر شعر سے عشق نبوی ہے تاباں
طبع کے سال کی جب فکر ہوئی واحد کو
بولا ہاتف کہ لکھو دفتر نور عرفاں

۱۳ ھ ۴۱

*****

تاریخ طبع از صوفی عزیز احمد صاحب رضوی بریلوی شاگرد حضرت مصنف

میرے استاد کا چھپا وہ کلام
جس کا مدت سے دل میں تھا ارماں

طبع کا سن عزیزؔ رضوی نے
لکھ دیا دفتر گہر افشاں
۱۳ ھ ۴۱

*****

تاریخ طبع از جناب جمیل احمد صاحب رضوی بریلوی شاگرد حضرت مصنف

شکر خدائے بزرگ و برتر
آج مرادیں دل کی بر آئیں
غنچے چٹکے گلشن مہکے
سر پہ گھٹائیں نور کی چھائیں
خوب کلام چھپا نعتیہ
ہو مقبول خدایا آمیں
اس کا صلہ استاد مکرم
پائیں بحق طٰہٰ و یٰسٓ
طبع کا سن بر جستہ لکھ دے
احمدؔ رضوی شمس مضامیں
۱۳ ھ ۴۱

*****

تاریخ طبع از جناب منشی حاجی ولایت حسین صاحب رضوی بریلوی شاگرد حضرت مصنف

شکر خدا کا کلام استاد چھپ گیا وہ
جس کا ہر ایک مصرع ہے مخزن مضامیں

تاریخ طبع کی تھا میں فکر میں ولایتؔ
ہاتف نے یہ ندا دی لکھ گلشن مضامیں
۱۳ ھ ۴۱

*****

تاریخ طبع از جناب منشی رضا علی صاحب رضوی نقشہ نویس بریلوی

مدحت سرورِ دیں میرے محب نے لکھی
بالیقیں گلشن فردوس کی ہوگی یہ سبیل
واہ وا کہہ کے رضاؔ نے یہ لکھا طبع کا سن
چمن نعت کا گلدستہ ہے دیوان جمیلؔ
۱۳ ھ ۴۱

ایضاً

یہ گلدستۂ نعت کیسا چھپا ہے
کہ خوشبو سے جس کی معطر زمن ہے
ثنائے نبی مدحتِ غوث اعظم
کہیں ہے گلاب اور کہیں یاسمن ہے
خیال سن طبع آیا رضاؔ کو
کہ میرے مکرم کا پیارا سخن ہے

سر باغ سے لے کے تاریخ لکھی
مہک ہے رضا کی تو رنگ حسن ہے

۱۹ء ۲۰ + ۲ = ۱۹ء ۲۲

*****

قطعہ تاریخ طبع از جناب چودھری رحیم بخش صاحب رضوی شاگرد حضرت مصنف

میرے استاذ معظم کا کلام — چھپ گیا الحمد للہ العظیم
اہل سنت دیکھ کر ہیں باغ باغ — اور دشمن داخل نارِ جحیم
فکر سال طبع تھی دل نے کہا — زیور ایمان رضوی لکھ رحیم

۱۳ھ ۴۱

*****

تاریخ وفات حضرت مصنف از جناب زائر صاحب

قطعہ

ادھر یہ واصف حضرت سے کہہ رہی ہے اجل
ہر اک کو تیری طرح طالع سعید ملے
ادھر یہ ملہم غیبی نے دی ندا زائرؔ
جمیلؔ روح مقدس سے خوب عید ملے

۱۳ھ ۴۳

*****

ختم شد